1002

Bagh i Urdoo. The Hindustani translation of the Gulistan of Sadi (Persian) A.D. 1802

22.D.

22.D.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و احسان ہے خدا کا کہ غالب ہے سب پر اور بزرگ ہے سب سے
طاعت اسکی سبب ہے قرب کا اور شکر اسکا زیادہ کرنیوالا ہے نعمت کا
جو دم کہ نیچے حلق کے جاتا ہے مددگار حیات کا ہے اور جو اوپر آتا ہے
فرح بخش ذات کا پس ہر ایک سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور
ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب **بیت** عبد کے دست و زبان ہیں
چیز کیا ؛ شکر سے اسکے جو ہو عہدہ برآ ؛ چنانچہ خدا تعالی کہتا ہے عمل
شائستہ کرو اے آل داؤد ایسی نعمتوں کے شکر میں اور میری بندے
شکر گذار تہوڑے ہیں **قطعہ** خوب ہے بندہ وہی جو عجز سے ؛ در پہ
صاحب کے کرے عذر خطا ؛ ورنہ لایق صاحبی کے اسکے یہاں ؛ کس سے
ہو سکتا ہے جو لاوے بجا ؛ اسکے رحمت بے حساب کا مینہ سبہونپر
برسا ہے اور اسکی نعمت بیدریغ کا دسترخوان سب جگہہ بچہا ہے

بندونکی

بندونکی ناموس کا پردہ بہ سبب گناہ فاحش کے نہیں پہاڑتا اور روزینہ
کسیکی روزی کا خطائے زشت کے باعث بند نہیں کرتا **قطعہ** تیرے خزانہ
غیبی سے اے خدای کریم ؛ مدام پاتے ہیں روزینہ گبر اور ترسا ؛ محال ہے
کہ تیرے دوست تجسے ہوں محروم ؛ کہ اپنے دشمنونکو نعمتیں تو ہے دیتا ؛
باد صبا کے فراش کو ارشاد کیا کہ فرش زمردی بچہا دی اور دایہ ابر
بہار کو فرمایا کہ ہر روئیدگی کو دختران شیرخوار کی مانند زمین کے پالنے
میں پالے درختوں کیتئیں نوروز کو خلعت سبز پتونکا پہنایا اور موسم
بہار کے آنے سے شگوفے کا تاج اطفال شاخ کے سر پر رکہا ؛ شیرہ
انگور کا اسکی قدرت سے شہد خالص ہوا اور تخم خرما اسکی پرورش
سے نخل بلند بالا **قطعہ** ابر و باد و فلک و شمس و قمر کام میں ہیں ؛ کہ تو
روٹی کو جو پیدا کرے غفلت سے نہ کہاے ؛ ہینگے سرگشتہ و محکوم سبہی
تیرے لئی ؛ منصفی یہہ نہیں جو حکم سے تو یوں پہر جاے ؛ سردار کائنات
کا فخر موجودات کا باعث رحمت عالمیونکا برگزیدہ آدمیونکا تتمہ زمانیکا
بیت شفیع و قاسم نار و جنان نبی کریم ؛ شکیل و سرور و خندہ دہان
خلیق و جسیم ؛ **بیت** گری دیوار امت کب سہارا اسکو ہی تیرا ؛
ڈرے وہ موج سے کیوں نوح ہووے ناخدا جسکا ؛ **شعر** رتبہ عالی
کیتئیں پہنچا ہی اس شہ کا کمال ؛ ظلمتیں کرتا ہی روشن اسکا نورانی

جمال ؛ نیک ہینگے بسر اُس پاک طینت کے خصال ؛ لایق صلواۃ
وہ ہیگا فقط اور اُسکی آل ؛ یون کہتا ہی کہ جو کوئی بندۂ گنہ گار پریشان
روزگار درگاہ مین خداے بزرگ و برتر کی ہاتہہ کارہاے بد سے کہینچ کر
اجابت کی امید پر پہیلاوے حق تعالی اُسپر نظر لطف کی نکرے پہر اُسکی
جناب مین اگر زاری کرے تب بہی روے رحمت پہیر لے اُسپر بہی
وہ تضرع سے ہاتہہ نہ اُٹہائے اور پہر اُسیطرح عجز سے گڑگڑاے تب
خداے کریم کہے اے فرشتو حیا کی مین نے اپنے بندے سے کہ نہین ہے
اُسکا رب کوئی اور سواے میرے پس بخشا مین نے اُسکو دعا
اُسکی قبول کی اور حاجت اُسکی بر لایا کہ اپنے بندے کی کثرت
دعا سے اور زاری سے شرماتا ہون بیت دیکہہ تو کیا کچہہ ہے
لطف کردگار ؛ عبد ہین عاصی وہ ہیکا سرشار ؛ معتکف اُسکے کعبۂ
جلال کے اپنی عبادت کے قصور پر مقر ہین کہ عبادت نہین کی ہمنے
تیری جو حق عبادت کا ہی اور وصف کرنے والے اُسکے جمال کے حیران
ہو کر کہتے ہین کہ نہین پہنچانا ہمنے حق تیری معرفت کا قطعہ جو کوئی
مجسے پوچہے اُسکا وصف ؛ بی نشان کا پتا بتاؤن کیا ؛ ہینگے
عشاق کشتۂ معشوق ؛ کب نکلتی ہے کشتگان کی صدا ؛
ایک صاحبدل مراقبے مین گیا تہا اور کشف کے دریا مین ڈوبا تہا

جسوقت

جسوقت کہ اُس حالت سے نکلا ایک اُسکے ہم صحبت نے گستاخی
سے کہا جس باغ مین کہ تو تہا وہانسے ہمارے واسطے کیا تحفہ لایا کہا
اُسنے ارادہ تہا کہ جب پہولونکی درخت تک پہنچونگا یارون کے
واسطے دامن بہر لونگا جب کہ پہنچا گل کی باس نے ایسا مست کیا
کہ دامن میرے ہاتہہ سے چہٹ گیا بیت مین چاہا کہ باغ سے چنون
پہول ؛ گل دیکہہ کے بو سے ہو گیا مست ؛ قطعہ تو سیکہہ چلن عشق کے
پروانے سے بلبل ؛ وہ جلکے ہوا راکہہ پہر آواز نہ آئی ؛ یہہ مدعی
آگاہ نہین عشق سے مطلق ؛ واقف جو ہوئے اُنکی خبر پہیر نہ پائی ؛ قطعہ
اے وہم اور قیاس سے باہر گمان سے دور ؛ بلکہ جو کچہہ کہ ہمنے
سنا اور ہے پڑہا ؛ مجلس تمام ہو گئی اور عمر پر تیرے ؛ پہلے ہی
وصف مین مین رہا جسطرح سے تہا ؛ اوصاف پادشاہ اسلام
کے ہمیشہ رکہی اللہ ملک اُسکا سعدی کی خوبیونکا چرچا کہ عوام
مین اسقدر پہیلا ہی اور آوازہ اُسکے کلام کا اکثر ملکونمین پہنچا ہے
شیرینی اُسکی سخن کی کہ مثل شکر کے کہاتے ہین اور پرزے
اُسکے نظم اور نثر کے ہندی کے کاغذ کی مانند لیجاتے ہین سبب
اُسکا فضل و کمال اُسکا نہین بلکہ خداوند جہان قطب دایرۂ زمان
جانشین سلیمان مددگار اہل ایمان شاہنشاہ عظیم الشان

اتابک اعظم یعنے اتالیق بزرگتر مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی نے سایہ
خدائے بزرگ کا رہے ملکوں پر اسکے ائی پروردگار خوشرو اسکے
اور خوش رکھے اسکو چشم عنایت سے اسپر نظر کی ہے اور صدق
ارادت سے تحسین و افرین بہت سی فرمائی ہی اسواسطے ناچار
تمام خلق کو اسکی محبت پر رغبت ہوئی کہ الناس علی دین ملوکہم
یعنے آدمی اپنے بادشاہونکے روے اور طریق پر چلتے ہین رباعی جب سے
کہ مجھہ گدا پر شاہا تیری نظر ہی شہرہ جہانمین میرا خور سے زیادہ تر ہی
ھین عیب جتنے جگہین وہ مجھہ مین ہین سراسر لیکن جو عیب شہکو بھاوے وہی
ہنر ہی قطعہ گل خوشبو مجھے حمام کے بیچ کسی محبوب نے لیکدن عطا
کی کہا مین نے عبیر و مشک ہے تو کہ تیری بو سے ہی یہہ مجکو مستی
کہا اسنے گل ناچیز تہی مین ہر ایک مدت جو گل کے پاس بیٹہی
کمال اسکے نے کی مجھہ مین یہہ تاثیر وگرنہ مین وہی مٹی ہون مٹی
الٰہی بہرہ مند کر مسلمانونکو اسکی عمر دراز سے اور دو چند کر اسکی
خوبیون اور نیکیونکے ثواب بلند کر دیجے اسکے حاکمون اور
دوستونکے ہلاک کر اسکے دشمن اور بدخواہ محفوظ و مامون
رکھہ اسکے ملک اور فرزند شام و پگاہ بحرمت ایات کلام اللہ
شعر اسکی نت نیکی رہے دنیا ہوئی سب جس سے نیک کی مدد

ایزد نے اسکی دیکے نصرت کا لوا وہ شجر یون ہین رہے سرسبز
جسکی ہے وہ جڑ حسن ہر روئندگی اکرام ہیکا تخم کا اللہ تعالی زمین
پاک شیراز کو حاکمان با عدل کی ہیبت کے باعث اور عالمان
باعمل کی توجہ کے سبب قیامت تلک سلامتی کے امان مین رکھے
قطعہ تو جانتا نہان ہے غربت کی بستیونمین کی مین نے ایک مدت
کسواسطے درنگی باہر نکل گیا تہا جب چہور تنگ ترکان تب تہا
جہان درہم مانند موے زنگی فرزند آدمی کے تھے گرچہ سارے
لیکن مانند بہتریونکی تہی سبکو تیز چنگی ایا جو پہنچا یا اسود
ملک بلکہ چیتونمین پہنچا تک خصلت پلنگی تھے اندرون
کشور مردان نیک سیرت باہر ہر ایک سپاہی مانند شیر جنگی
اگلونکے دور مین تو ویسا ہے نہا جو دیکہا یعنے جہان نہان
تہی فریاد و فکر و تنگی پر فضل ایزدی سے اور لطف سرمدی سے
یہہ چہہ ہوا بعہد بوبکر سعد زنگی قطعہ اقلیم پارس کو نہان کچھہ
خوف و ہر مین جب تگ کہ اسکے سر پہ ہے توسایہ خدا ہرگز
کہو تا نہ سکے ایک شخص بھی کوئی جای امن جگہین تیرے آستان
سوا دلجوئی بیکسونکی ہے تجہیر مدام اور ہمپری شکر حق پہ
ہی دنیا تجھے مبرا یارب فساد و فتنے سے محفوظ رکھہ وہ ملک

جب تک کہ ہووے باد کو اور خاک کو بقا ۔ سبب تالیف کتاب کا

ایک رات میں گذرے ہوے دنو پر تامل کرتا تہا اور عمر جو رائیگان
ہوئی تہی اُسپر تاسف سے رُو رُو یہہ بیتیں حسب حال اپنی کہتا مثنوی
دم گذرتا ہیکا ہر دم عمر سے ۔ دمبدم ہوں دیکہتا کھٹتے اِسے سال
تیری عمر کے گذرے پچاس ۔ اب تلک یہہ نیند ہے اے بے حواس
چیت جاگ کہول آنکہیں ذرا ۔ پانچ دن باقی ہیں انکو مت
گنوا ۔ ہوگیا ناکام ہے وہ شرمسار ۔ بجگیا نقارہ اور للدا نہ بار
میں شیریں تو ہی خواب سحر ۔ راہ رَو کو راہ کا مانع ہی پر ۔ جو کہ آیا
ایک نئی تعمیر کی ۔ خود گیا اور دوسرے کو سونپ دی ۔ کی ہوس
اُس بے خرد نے بہی وہی ۔ پر کسی نے یہہ نبا آخر نہ کی ۔ دوست مت
رکہہ غیر ثابت آشنا ۔ لایق یاری نہیں وہ بیوفا ۔ مرمٹے کا نیک و بد ہے
جگ میں جو ساتہہ نبکی جسکے ہی ہے خوب رُو ۔ بہیج اپنی گور میں
ساماں عیش ۔ جو تجھے وہاں بہی ملی بستان عیش ۔ پیچھے یہہ
مشکل ہے پہلے بہیج تو ۔ دہیل مت کر ایک پل اے نیک خو ۔
عمر برف اور گرم ایسا آفتاب ۔ کچہہ رہی ہے سو وہ جاتی ہے شتاب
اب بہی ہے خواجہ کو نخوت اور غرور ۔ قابل تحسیں ہے اُسکا شعور
عیش کا مایہ ہے انساں کا شکم ۔ جاری ہو تدریج سے تو کہا ہے ہم

ہند ہو ایسا جو پہر چہتنے نہ پاے ۔ تو ہے لایق زیست سے ورنہ اتہاے
اور چہتے یوں جو نہ پہر کر بند ہو ۔ تو کہو جینے سے اپنے ناتہہ دہو ۔ ہیں مخالف
طبع میں شش پنج چار ۔ پانچ دن ہو جاتے ہیں آپسمیں یار ۔ ایک ہو
ان چار سے غالب اگر ۔ جان شیریں تن سے کر جاوے سفر ۔ بالضرورت
مرد کامل ذی شعور ۔ زیست سے دنیا کی دل رکہتا ہے دور ۔ متہیان
خالی ہیں دونو سر بسر ۔ تو گیا بازار کس امید پر ۔ خوب سے ہیگا دہر کتا
دل میرا ۔ تو نہ لاویگا رو مال اپنا بہرا ۔ ہنسی کہیگی چوکہ کچہی کہا ئیگا ۔ سیلا
چنے اور جا گہہ جائیگا ۔ پند سعدی جی سے سن اور کر عمل ۔ راہ یہہ ہے
مرد تو ہووے تو چل ۔ ان باتوں میں تامل کر کے پہر یہہ صلاح دیکہی کہ گوشہ
تنہائی میں بیٹہوں لوگونکی صحبت چہوردوں اور دفتر پریشاں
گفتار یکے دہو والوں بلکہ پہر کلام منتشر نہ کہوں بیت جو گوشہ بگیرے
کات اپنی زبان کو اور بنے گونگا نہووے حکم ہاں جسکی زباں
اُسے ہی وہ اچہا ۔ کہ ایک دستور ہاں سے وہ دوست جو محنت
کے کماوے ہاں انیس تنہا اور محبت کے جرے میں جلیس موافق
رسم قدیم کے آیا بغیر اُسنے ہنسی تہٹہا کیا اور پیار جتایا جواب
اُسکو ہاں نے دیا اور سر کو زانوے بندگی سے نہ اتہایا تب نگاہ
رنجیدگی سے مجکو دیکہہ کر کہا اُسنے قطعہ ہنسی خوشی سے ذرا آج

بول لے بہائی ؛ کہ ابتلک تجھے ہیکا کلام کا امکان ؛ اصل کا پیک جو کل تیرے
پاس پہنچیگا ؛ تو بالضرور کریگا تو بند اپنی زبان ؛ ایک میرے علاقے مند
نے اسکو موافق حال کے آگاہ کیا کہ فلانے شخص نے قصد کیا ہے اور نیت
استوار کی ہے کہ جتنے عمر کے دن باقی ہیں انمیں گوشہ نشین ہوکر
بیٹھے اور خاموشی اختیار کرے تو بہی اگر قدرت رکہتا ہے تو چلا جا
اور کنارہ کر کہا اسنے قسم ہے عزت خداے عظیم کی اور صحبت
قدیم کی کہ دم نہ مارونگا میں اور قدم نہ اٹہاؤنگا مگر اسوقت کہ
کلام عادت مالوف پر اور طریقۂ معروف پر کہا جاے اسواسطے
کہ آزردہ کرنا دوستونکا جہل ہے او کفارہ قسم کا سہل خلاف
راہ راست کا ہے اور برعکس راے صاحبان دانش کا کہ ذوالفقار
علی علیہ السلام رہے میان میں اور زبان سعدی کی خاموش
دہان میں قطعہ در خزانہ اہل ہنر کی ہی کنجی ؛ شعور مند کے کام و دہن
کے بیچ زبان ؛ کوئی نجانے اگر بند ہووے دروازہ ؛ گہر فروش
ہیں اس گہر میں یا ہیں شیشہ گران ؛ قطعہ ادب ہے گرچہ خاموشی
ہر ایک ذی عقل کے آگے ؛ پہ وقت مصلحت بہتر یہہ ہے نے تو رہے
چپکا ؛ سبک ان دو سے ہوتی ہے مقرر عقل انسان کی ؛ سخن
وقت خموشی بولنے کے وقت چپ رہنا ؛ حاصل یہہ ہی میں نے

اپنے

اپنے میں طاقت نپائی کہ اسے کلمہ و کلام نکرون اور اسبات سے
مہہ پہیرون کہ مروت سے نہایت بعید ہی اسطواسطے کہ وہ یار موافق
اور محب صادق تہا بیت اسے لڑ جسے ہو سکے چارا ؛ یا کہ ہو بہاگنے
سے چہٹکارا ؛ بنا بر ضرورت کے باتیں اسے کیں میں نے اور خموشی
خوشی فصل ربیع میں کہ جاڑا اعتدال پر تہا اور وقت بہار کا پہنچا تہا
اسکے ساتہہ سیر کو باہر گیا مثنوی نئے او سبز تھے ایسے ہی پیراہن
درختونکے ؛ گلے میں عید کے جامے ہوں جیسے نیک بختونکے ؛ شروع
ماہ اردی موسم گل جیٹہہ کا اول ؛ کرے تھی چہچہے بلبل ہر ایک پہولونکی
والی پر ؛ رخ شاہد پہ ہوں غصی میں جوں قطرے پسینے کے ؛ گل و
غنچے کے ہیں رخساریوں اوس کے گوہر ؛ اتفاقاً باغ میں ایکدوست
کے ساتہہ رات کی رات رہے واقعی مقام پاکیزہ تہا مکانات
اسمیں سہاونے اور درخت گھنے تھے گویا ریزہ ریزہ آبگینہ ہوکر
اسکی زمین پر چہٹکا تہا اور کچہا ثریا کا اسکے تاک میں لٹکا شعر
ایک گلشن آب جسکی نہر کا شیرین و صاف ؛ پیڑ پر وہاں بولتے ہیں
طایران خوشنوا ؛ وہ بہرا ہے سر بسر گلہاے رنگارنگ سے ؛ یہہ
بہت اقسام کے میوؤں سے سارا ہی لدا ؛ چہاؤنمیں وہانکے درختان
زمرد فام کی ؛ باونے ہیگا بچہایا فرش رنگارنگ کا ؛ وقت صبح کہ ارادہ

پہر آنیکا بیٹھنے کے قصد پر غالب آیا کہا دیکھتا ہون کہ دامن اُسنے
گل و ریحان سے بہرا ہی اور عازم شہر کا ہوا ہی کہا مین نے تو جانتا ہے
کہ باغکے پہولونکو بقا نہیں اور اُسکی بہار کو وفا نہیں تسپر حکیمون نے
بہی کہا ہے جو چیز دیرپا نہین اُسسے تعلق خاطر کا روا نہیں بولا وہ
کہ طریقہ کیا ہے تب مین نے کہا کہ دیکھنے والونکی نزہت کے لیئے اور
حاضرونکی واشد کے واسطے کتاب گلستان تصنیف کر سکتا ہون کہ باد
خزان اسکے ورق پر دست درازی کر نسکے اور گردش زمانیکی
اُسکے عیش ربیع کو طیش خریف بدل نسکے **مثنوی** کیا تیرے کام
آئیگا گل کا طبق ؛ لے گلستان کا میرے کوئی ورق ؛ پہول کی ہے
پانچ دن کی تازگی ؛ یہہ گلستان نت رہیگی ڈہڈہی ؛ جو ہیں یہہ بات
مین نے کہی دامن سے پہول اُسنے پہینک دیئی اور میرا دامن پکڑ لیا
کہ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا یعنے بزرگوں کو وفاے وعدہ لازم ہے پس
دو فصلیں معاشرت کے حسن میں اور محاورے کے آداب مین
جس نہج سے کہ متکلموں کو مفید پڑین اور لکھنے والونکی بلاغت
مین ترقی دیں اُسی دن لکہیں حاصل یہہ ہے کہ باغمیں پہول کچہہ
باقی تہی کہ گلستان تمام ہوئی پر حقیقت میں اُسوقت تمام ہوگی
جو بارگاہ میں جہاں پناہ کی کہ وہ سایہ کردگار کا اور لطف پروردگار

کا توشہ

کا توشہ زمانیکا مدد کیا گیا آسمان کا مقام امان کا بہگانے والا دشمنون کا
قوت دینے والا دولت کا روشن کرنے والا ملت کا زیب انام کا فخر اسلام
کا سعد ابن اتابک اعظم شہنشاہ معظم صاحب گروہونکا سردار عرب
و عجم کے پادشاہون کا سلطان خشکی و تری کا وارث ملک سلیمان
کا مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی ہے ہمیشہ رکھے حق تعالی دولت و
اقبال اُنکا اور ہر ایک خیر کو کر دیوی مال اُنکا پسند پڑے اور الطاف
و مہربانی سے وہ مطالعہ فرماوے **قطعہ** وہ لطف سے جو توجہ کرے
تو ہووے یہہ ؛ نگارخانۂ چینی و نقش ارژنگی ؛ امید ہے کہ نہ مہہ
پہرے اس سخن سے وہ ؛ کہ دلکشا ہے گلستان نہ جائے دلتنگی ؛
خصوص یہہ جو ہے دیباچۂ مبارک و سعد ؛ بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگی ؛
مراد نگارخانۂ چینی سے یہان اغلب وہ نگارخانہ ہے کہ اہل چین نے
اسکندر رومی کے دیکہلانے کے واسطے بنایا تہا اور نقش ارژنگ
علم خانۂ مانی ہے چنانچہ وہ ایک تختہ تہا یا ایک چادر تہی کہ اسپر قسم
قسم کی تصویرین اُسنے بنائیں تہیں اور اُسے اپنا معجزہ ٹہرا کر دعوی
نبوت کا کیا تہا **تعریف امیر کبیر فخر الدین ابی نصر کے بیٹے کی** اور میری
فکر کی دلہن بے جمالی سے باہر نہ آئے خجالت کی پشت پا سے آنکہین
یاس کی نہ اُٹہاے اور صاحب جمالونکی گروہ مین بہی جلوہ گر نہووے

جب تک کہ زیور قبول سے اسکو زینت نہ بخشے امیر کبیر عالم عادل مظفر
کامل پشت و پناہ تخت سلطنت مشیر بے نظیر تدبیر مملکت جاے پناہ
فقرا اور غربا مربی فضلا محب اتقیا فخر آل پارس پادشاہ خاصان
قوت بازوے شاہان فخر دولت و دین فریاد رس اسلام و مسلمین
عمدۂ ملوک و سلاطین ابوبکر بن ابی نصر بڑہاوے باریتعالی عمر اسکی
اور زیادہ کرے مرتبہ اسکا کہ وہ ممدوح بزرگان آفاق کا ہی
اور مجمع کرم اور اخلاق **بیت** اسکے سایئے مین جو ہے شام و پگاہ
دشمن اسکا دوست اور طاعت گناہ غرض ہر ایک بندے اور خدمتگار
پر ایک خدمت مقرر ہی اگر اسمین کاہلی اور سستی کرے تو البتہ پوچہا
جاے اور محل عتاب مین آئے مگر گروہ درویشونکا کہ شکر بزرگونکی
نعمت کا واجب ہے اور ذکر انکے خوبیونکا اور دعاے خیر انکی حق مین لازم
اور یہہ خدمت پس غیبت اولاتر ہے نہ حضور مین کہ یہہ بناوٹ
سے نزدیک ہے اور وہ تکلف سے دور **قطعہ** خرمی سے آسمانکی
پشت خم سیدہی ہوئی مادر ایام نے فرزند جب تجا جنا ایک
بندے کو مقرر مصلحت کو عام کی محض حکمت ہے اگر کر دیوے لطف
کبریا بعد اسکے نام کو زندہ کریگا ذکر خیر نت کی دولت پائی یہان
جو نیکنامی سے جیا ہو تیرا مداح اہل فضل جگمین یا نہو حاجت مشاطہ

کب

کب رکہتا ہے مہہ محبوب کا **عذر قصور خدمت کا اور سبب اختیار عزلت کا**
قصور اور بیٹہہ رہنا یعنے حاضر نہونا ہمیشہ خدمت عالی مین کہ اس
عاصی سے ہوتا ہی بنا بر اسکے ہے کہ ایک گروہ حکماء ہند کا بزرجمہر کی
فضیلتونمین گفتگو کرتا تہا آخر عیب اسکا کچہہ معلوم نہوا مگر یہہ کہ دیر مین بات
کرتا ہی چاہیئے کہ سننے والا بہت سا منتظر رہے تو وہ تقریر سخن کی کرے
بزرجمہر یہہ مذکور سنکر بولا سوچنا اسواسطی کہ کیا کہوں بہتر ہے اس پشیمانی
سے کہ کیوں کہا **مثنوی** بہت بڈہا سخندانی مین پکا وہ پہلے سوچ لے
تب لب کرے وا کبہو تو لے تامل لب کو مت کہول سخن شایستہ
کہہ گو دیر مین بول بغیر اندیشہ ایکذرہ نہ دم مار تو بس کہنے کے
پہلے بس کر اے یار تو گویائی سے ہے حیوان سے بہتر جو انسان
پوچ گو ہووی تو ہے خر پہر کیونکر روبرو ارکان حضور کے کہ مجموعہ صاحبدلونکا
ہے اور جلسہ علماے متبحر کا اگر سخن رانی مین دلیری کروں تو گستاخی ہے
اور عزیز مصر کے روبرو متاع اندک کا لانا غرض پوت جوہریونکے بازار
مین عوض جو کے نہیں بکتا چراغ آفتاب کے حضور نور نہیں رکہتا اور
منارہ بلند آگے کوہ الوند کے ہے نیچا **مثنوی** کرے ہے دعوے سے
اپنی بلند جو گردن ہر ایک سمت سے اسپر ہی دوڑے ہیں دشمن
حقیر و عاجز و آزاد جگمین ہے سعدی گرے سے لڑنیکو آتا نہیں کبہو

کوئی ؛ بغیر سوچ کسی سے نہ بولیو زنہار ؛ بنالے نیو کیتیں پہلے پہر اتہا دیوار ؛
باغبانی جانتا ہوں لیکن نہ گلستانمیں ؛ ایک محبوب خوب بینچتا ہون
ولیکن نہ کنعاں میں ؛ لقمان حکیم سے پوچہا کہ حکمت کسے سیکھی کہا
اسنے اندہونسے کہ جب تلک جاگہہ عصا سے ٹٹول نہ لیں پاوں نہ رکہین
مقدم رکہہ برآمد کو درآمد پر مصرع پہلے مردی آزما تب بیاہ کر ؛ قطعہ
گرچہ ہے مرغ جنگ میں چالاک ؛ پر وہ مارے نہ آگے باز کے پر ؛ ہیگا
چیتے کے آگے موش بلاو ؛ حق میں چوہے کے لیک ہے وہ ببر ؛ لیکن
بڑونکے اخلاق کی کثرت کے اعتماد پر کہ زیردستونکے عیبونسے انکہین
بند رکھتے ہیں اور چہوٹونکے گناہوں کو افشا نہیں کرتے چند کلمے بطریق
اختصار کہ عجیب و غریب اشعار ہیں اور تحفہ تحفہ حکایتیں نقلیں خصایل
ملوک وغیرہ کی اس کتاب میں داخل کیں اور عمر گرانمایہ قدرے
اسمین خرچ کی غرض موجب گلستانکی تصنیف کا یہہ تہا قطعہ یہہ نظم و نثر
رہیگی جہانمیں برسوں تک ؛ ہماری خاک پڑی ہوگی آہ ہر ایک جا ؛
پس ایک نقش ہمارا رہیگا دہر کے بیچ ؛ کہ اپنی ہستی کی ہم دیکھتے نہیں
ہیں بقا ؛ مگر یہہ ہے کہ کسی روز کوئی صاحبدل ؛ کرے فقیر کے حق میں کرم
سے اپنے دعا ؛ ترکیب کتاب میں آراستگی ابواب میں اور اختصار
سخن میں جب غور کی تو یہہ صلاح پڑی کہ یہہ باغ پر برگ و بار اور گلشن

وسیع

وسیع و دایم بہار اتہہ بہشت کی مانند متضمن اتہہ باب کا ہو اس سبب
سے مختصر ہوا کہ انجام اسکی سیر کا موجب ملال کا نہو پہلا باب پادشاہونکی
سیرت میں دوسرا باب درویشونکے اخلاق میں تیسرا باب
قناعت کی فضیلت میں چوتہا باب خاموشی کے فایدونمیں
پانچواں باب عشق و جوانی میں چہٹا باب ضعف و پیری میں
ساتواں باب تربیت کی تاثیر میں اٹھواں باب صحبت کے
آداب میں مثنوی شگفتہ دل تھے ہم جب مثل گلشن ؛ سن ہجری
تھے چہہ سو اور چہپن ؛ نصیحت تہی فقط کرنی سو کی وو ؛ گئے ہم اور
تجھے سونپا خدا کو ؛ پہلا باب پادشاہونکی سیرت میں پہلی حکایت
میں نے سنا ہے کہ ایک پادشاہ نے کسی بیگناہ کے قتل کی
چشم غضب سے اشارت کی بیچارہ سمجہا کہ حکم حاکم مرگ مفاجات
ہے زندگانی سے مایوس ہوا اور جو زبان کہ اسکی تہی اسی میں
پادشاہ کو بے تامل گالیان دینے لگا اور کلمے ناشایستہ حضور
اعلی میں زبان پر لایا جیسا کہ کہتے ہیں مثنوی اپنے جینے سے
ہاتہہ دہووے جو ؛ کہے جو کچہہ کہ جی میں آوے سو ؛ بہاگنے کا وقت
بناوے اگر ؛ ہاتہہ میں لے شوق سے تیغ و سپر ؛ بیت وقت
مایوسی دراز انسانکی ہوتی ہی زبان ؛ جیسے عاجز ہو کے گربہ

سگ پہ ہو حملہ کناں حضرت جہان پناہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہی
وزیروں مں سے ایک وزیر نیک خصلت پاکیزہ طینت عرض
کی کہ اے خداوند عالم یہہ کہتا ہی وے لوگ جو مارتے ہیں غصے
کو اور بخشتے ہیں خطا آدمیونکی محبوب ہیں تو جہانمیں وے ہی ہیں
اور اللہ تعالی چاہتا ہی احسان کرنے والون کو پادشاہ کو
رحم ایا اور قتل سے اسکے درگذرا دوسرا وزیر کہ مقابل اس
والا تدبیر کے تہا یوں کہنے لگا کہ اے بہائی نہیں لایق ہے کہ پادشاہ ہو
درگاہ مں سے کوئی سوای سچ بات کے کچہہ اور کہے اسنے پادشاہ ٢ مین ہم
کی جناب مں بے ادبی کی نا شایستہ کہا تو نے خلاف اسکی
گفتگو کے عرض کیا پادشاہ کے چہرۂ مبارک پر آثار غصے
کے ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ جہوتہہ اسکا پسند خاطر اقدس کی
ہوا اس سچ سے کہ تو نے کہا کہ اسکا حصول اصلاح تہی اور اسکی
بنیاد بدی عقلمندوں نے کہا ہی وہ جہوتہہ کہ جسمیں امید ش
صلح کی ہو بہتر ہے اس سچ سے کہ فساد برپا کرے بیت جسکے
کہنے پر عمل کرتا ہوا کثر پادشاہ حیف ہی اگر کچہہ کہے وہ نیک
باتونکے سوا اور یہہ لطیفہ شگفتہ اوپر طاق ایوان فریدونکے
لکہا تہا مثنوی جہان کس سے کرتا ہے بہائی وفا تو خالق سے بس اپنے

دلکو

دلکو لگا جہانکی نرہنا تو امید پر کہ مارے ہیں تجہے بہت پال کر
نکلنے لگے تن سے جب جان پاک تو مرنے کو یکسان ہی تخت و خاک
دوسری حکایت خراسان کے ایک پادشاہ نے سلطان
محمود سبکتگین کے بیتے کو بعد اسکے وفات کے جب سے برس گذرے
تو خواب مں دیکہا کہ کوئی استخوان اسکے جسم کا باقی نہیں رہا بلکہ
تمام بدن خاک ہوکر خاکمین مل گیا مگر انکہین اسکی کاسۂ چشم
مں پہرتی ہیں اور نگاہ حسرت سے ادہر اودہر دیکہتیں ہیں تمام
حکیم اور سارے ندیم اسکی تعبیر مں عاجز ہوے مگر ایک فقیر
نے دریافت کیا اور کہا کہ چشم عبرت بین اسکی یہہ ہے
دیکہتی کہ غیرونکے تصرف مں ہے مملکت اسکی قطعہ بہتیرے
نامور جو گزرے ہیں زمین مں ہستی سے انکی جگمں کہیں ایک
نشان نہیں وہ کہنہ لاش خاک مں گاری ہوئی جو تہی کہا یا یہہ
اسکو خاک نے ایک استخوان نہیں نوشیراں کا نام ہی دنیا مں
عدل سے گرچہ ایک عمر گذری کہ نوشیروان نہیں کچہہ کام نیک
کرلے بہت کم ہے زندگی ایکدن کہینگے لوگ تجہے بہی یہاں نہیں
تیسری حکایت ایک بادشاہزادے کو سنا ہے مں نے
کہ کوتاہ قامت اور حقیر بے نہایت تہا بہائی اسکے دراز قد

اور خوبصورت بیحد تھے باپ اُنکی سیرت کو چشم حقارت اور
نظر کراہت سے دیکہا کرتا تاکہ اُس لڑکے ذکی الطبع نے بینائی عقل اور
رسائی ذہن سے اسبات کو پایا اور شرط خدمت کی بجالاکر یہہ عرض
کیا کہ اے پدر عالی قدر دانا پست قد بہتر ہے نادان دراز قد سے
یہہ کیا لازم ہے جو چیز کہ قامت مین کلاں ہو وہ قیمت مین بہی گراں
ہو چنانچہ کوا ہر چند کہ جثے مین کلاں ہے پر طوطی سا حقیقت مین کہانی
بکری پاکیزہ و لطیف ہے ہاتہی مردار اور کثیف **بیت** چہوٹا اگرچہ
سارے پہارونمین طور ہی ٭ پر قدر مین بڑا وہی پیش غفور ہی ٭ کیا
سمع مبارک مین یہہ لطیفہ نہین پہنچا **قطعہ** یوں کہا ایک دبلے دانا
نے ٭ کسی احمق جسیم سے ہنسکر ٭ ہوئے کتنا ہین ناتوان گہوڑا
٭ پر قوی خر سے ہی کہیں بہتر ٭ پادشاہ ان باتونکو سنکر بہت ہنسا
اور ارکان دولت نے نہایت پسند کیا لیکن بہائیونکا دل کمال
آزردہ ہوا **قطعہ** انسان ہے جب تلک عزیز چپکا ٭ جو عیب
و ہنر اُسمین ہی رہتا ہے چہپا ٭ مت کر یہہ گمان کہ خالی ہر جنگل
ہے ٭ سوتا نہ کہیں اُسی مین ہووے چیتا ٭ **قطعہ** یہہ سچ ہی کہ چپکا
ہے جب تک بشر ٭ چہپا ہے ہر ایک اُسکا عیب و ہنر ٭ ہر ابلق پہ مت
کر گمان شکار ٭ مبادا وہ چیتا ہو اے بیخبر ٭ القصہ عنقریب

اسی

اسی مذکور کے ایک دشمن قوی اُس شہریار غفلت شعار سے دوچار
ہوا جسوقت دونو لشکر آپسمین مستعد لڑائی کے ہوئے اور نعرے مردانگی
سے دلیران طرفین کرنے لگے سب سے پہلی اُس لڑکے نے گہوڑا چلایا
اور یہہ کہا **قطعہ** یہہ نہین ہونمین کہ دیکہو پیٹہ مری روز جنگ ٭ وہ ہونمین
جو سب سے آگے رزم مین سر کو کٹاے ٭ جو کوئی لڑتا ہے کہیلے ہے وہ
اپنے جان پر ٭ خون لشکر اُسکی گردن پر جو پہلے بہاگ جاے ٭ یہہ
کہا اور سپاہ دشمن پر حملہ کیا الغرض کتنے بہادران جنگ آزمودہ کو
تیغ بیدریغ سے خاک مذلت پر گرا کر روبرو باپ کے آیا اور زمین
ادب کو چوم کر یہہ عرض کیا **قطعہ** تجکو ہر چند مین حقیر لگا ٭ گندگی پر نجانیو
تو ہنر ٭ اسپ لاغر بہی جنگ مین جو ہو ٭ بیل فربہ سے ہے کہین بہتر ٭ کہتے
ہین کہ سپاہ دشمن کی لاانتہا تہی اور فوج انکی تہوڑی کہ ایک
جماعت نے مضطرب ہو کر قصد بہاگنے کا کیا شہزادے نے اس حال
کو ملاحظہ کر کے نعرہ کیا اور کہا اے بہادرو وقت کوشش ہے
لڑائی سے مہ مت پہیرو یا وضع عورتون کی اختیار کرو سوارونکے
دلپر سنتے ہی اس سخن کے ایک جوش دلیریکا آگیا یکبارگی سب کے
سب نے حملہ کیا اور اُس لشکر شکست اثر کو تلوارونکے نیچے دہر لیا
طرفۃ العین مین لڑائی مار لی اور دشمن کو شکست فاش دی پادشاہ

نے اُسکی بہادری اور جوانمردی اُس مرتبہ جو دیکھی تفضلات سے ماتھے
کو اُسکے چوما اور گلے سے لگا لیا پھر تو ہمیشہ نظر توجہ کی اُسی پر تھی تاکہ
ایکدن ولی عہد اپنا کیا اور کاروبار سلطنت کا اُسکو سونپا تب تو
بھائیون کو اسبات سے حد سے زیادہ ہوا اور ہر ایک نے ارادہ اُسکے
مارنیکا کیا غرض ایکدن مکر و فریب سے اُسکی دعوت کی بلکہ عداوت کی
کہ طعام زہر آلودہ اُسکے روبرو رکھہ دیا بہن اُس اقبالمند کی حرکات
زبون اُن کینہ وروں کی کہڑکی مین سے دیکھتی تہی چنانچہ شہزادیکو اشارت
سے جتا دیا اور دسترخوان بند کر لیا فی الفور شہزادے نے طیش کہا کر
کہانے سے ماتھہ کھینچا اور یہہ کہا مشکل ہے کہ یون موت آئے
ہنرمندون کو اور اُنکی جا کہہ ملجاے پڑے ہنرون کو قطع گونہا کا
نام جگ سے اتھہ جاے بوم کے سائے تلے کوئی نہ اے القصہ
یہہ احوال پر ملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچاؤ وہین اُن
ناعاقبت فہمونکو حضور مین بلا کر کما حقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی
دی پھر ہر ایک کے واسطے حصے معین کر کے ملک کو تقسیم کر دیا تا آسمین
سے فتنہ و فساد تمام و کمال اتھہ جاوے اور نزاع کسی طرح کی باقی
نرہے کہتے ہین کہ دس فقیر ایک کملی جس مین سے سوویں اور
دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین قطعہ ایک رہتی پاس

رکہتا

رکہتا ہو اگر مرد خدا ادہی اُسمین سے مقرر دے فقیروں کیتئین ساتون
اقلیمونکا مالک کوکہ ہووے بادشاہ ملک کی خواہش نہو پھر اسکو یہہ
ممکن نہین ۴ چوتہی حکایت عرب کے چورونمین سے ایک طائفہ پہاڑ کی
بلندی پر بیٹہا رہتا تہا اور رستا کارواں کی آمد و رفت کا بلکہ سب
مسافرونکے بہی آنے جانیکا مسدود کیا تہا شہر شہر کی رعیت اور
گاؤن گاؤن کے باشندے تاخت و تاراج سے اُنکی تنگ آئے
تہے اور لشکر بادشاہ کا بہی مکر و فریب سے اُنکے نہایت عاجز تہا
اُسمین سے کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک جاے پناہ اُنکے ہاتہہ آئی تہی
اور اُسی مین جاے بود و باش بنائی تہی صاحب تدبیر اُس مملکت
کے اور رئیس وہانکی سلطنت کے اکثر باہم مصلحت کرتے کہ اگر یہہ
گروہ اُسی ڈیرے پر ایک مدت رہا تو پہر تاب مقابلے کی اُس سے محال
ہوگی مثنوی ہونے پاوے نہ گرد رخت قوی اُسکو ایک شخص نے
اکہاڑا ابہی چندے اُسکو ہی گرچہ مہلت دیے پہر نہ اکہڑے
فلک کے ریلے سے ایاب چشمہ مہانیکو جسکے بیلچا لیکے بند
کر دیجے پہر جو پانی اُسی مین جاوے بہر ہووے مشکل گذار
ہاتہی پر آخر اُن بات نے قرار پایا کہ ایک شخص چست و چالاک
کو اُنکی جستجو کے لیئے معین کیجیئے تاکہ بروقت خبر کرے چنانچہ ایک

جاسوس عیار کو مقرر کیا اور یہیجا فرصت وقت کی دیکھتے تھے اور
اسی کہات میں تھے کہ چند اشخاص جنگ دیدہ اور کار آزمودہ کو بہیجا وے
کہات دیکہہ کر جا بجا دروںہیں بہا رکے چہپے رہے تاکہ چور مبلغ بے
حساب اور بہت سا اسباب لوٹ کر سفر سے رات کو پہرائے
ہتہیار اپنے اپنے کمر سے کہولے اور مال لوٹ کا جمع کر کے ایک جا گہہ
رکہہ دیا پہلا دشمن انکا خواب تہا کہ راہ چشم سے در آیا اور انکو غفلت
مین دال دیا بیت ہو روز آخر جہپا افتاب سیہ رات نے مہہ پہ والا لقا
غرض جونہیں پہر رات گئی کہ مردان بہادر اور دلیران دلاور کہات
سے کود ے اور ہر ایک کی مشکیں باندھ لیں وقت صبح بادشاہ
نے سبکے قتل کی بسرعت اشارت کی اتفاقاً اس جماعت مین
ایک جوان تہا کہ ثمر تخل جوانیکا اسکی ہنوز تر و تازہ تہا اور سبزۂ گلستان
رخسار کا اسکے نو دمیدہ اور قد ہا وزیرون مں سے ایک وزیر نے
بادشاہ کے پایہ تخت کو چوما اور عجز سے پیشانی اپنی زمین پر
رکہہ کر کلمات شفاعت آمیز اسکے واسطے حضور معلا مین عرض کرنے لگا
کہ اس لڑکے نے ہنوز باغ زندگانی سے پہل نہین کہایا اور ریحان
جوانی سے گل امید نہیں پایا امیدوار فضل و کرم ہے کہ اسکی
جان بخشی کی منت اوپر خانہ زاد کے رکہین اور اسکے تقصیرات

۲ بہیجو رہتے تھے اور جا بجا انکی خالی ہی کہ

عفو فرماوین بادشاہ نے اسبات کو سنکر چین بجبین ہوئے
اور اسکی طرف سے مہہ پہیر لیا اسواسطے کہ سخن پست اسکا سلطا
کی رای بلند کو پسند نہ آیا اور کہا بیت خونہ لے نیکو نکی ہووے جسکی
طینت مین بدی گیند گیند پری ناداں تربیت نا اہل کی آور یون فرمایا
کہ انکی فساد کی نسل کاٹنی اور بیخ و بنیاد اکہاڑنی مناسب ترہے اگ
کو بجہانا اور انگارے کو چہوڑ دینا یا سانپ کو مارنا اور سنپولے
کو پالنا کام عقلمندون کا نہیں قطعہ ابر بہار سے گرچہ آب حیات
بید کی شاخ پہل نہ لائیگی پر کہو نہ اوقات اپنی سفلی سے کہ نے
بو ریا ندیگی شکر وزیر نے اسبات جبراً و قہراً پسند کیا اور بادشاہ
کی خوش عقل پر آفرین کی اور کہا جو کچہہ کہ جہان پناہ نے ارشاد کیا
وہی حق ہے اور عین صواب لیکن اگر صحبت مین ان بدونکی تربیت
ہوتا البتہ خو بو انکی ہی پکڑتا غلام کو امید ہے کہ اگر خدمت مین
اچہونکی اور صحبت مین نیکونکی تربیت پاوے تو خو انکی ہی اختیار
کرے اسواسطے کہ ہنوز لڑکا ہی سیرت بدونکی اور خصلت بدونکی
دلمین اسکے نہیں سمائی اور حدیث مین آیا ہے کہ نہیں کوئی
لڑکا مگر تحقیق کہ پیدا کیا گیا ہے اوپر طریق اسلام کے پس ماباپ
اسکے یہودی کردیں اسے یا نصرانی یا مجوسی قطعہ بد طینتون مین

بیٹہہ کے بیٹے نے نوح کے ؛ یوں اپنا خاندان نبوت دبو دیا ؛
؛ اور چند روز ہی سگ اصحاب کہف نے ؛ خدمت جو کی بزرگونکی بس آدمی
ہوا ؛ قطعہ اہلیتہ نے لوط کے بد طینتونکا ساتہہ دے ؛ کہو دیا اپنی
بزرگی کا ہزار افسوس گہر ؛ اور اطاعت کر کے نیکونکی سگ اصحاب
کہف ؛ ہو گیا تہوڑے دنونکے بیچ مانند بشر ؛ یہہ کہا اور ایک
گروہ کو پادشاہ کے ندیمونسے اسکی شفاعت کے واسطے اپنی
ساتہہ متفق کر لیا الغرض پادشاہ اسکے قتل سے دست بردار
ہوا اور یہہ کہا جان بخشی مین نے اگرچہ مصلحت ندیکہی بیت تو جانے
ہی جو زال نے رستم سے کہا ؛ دشمن کو حقیر جسنے سمجہا چوکا ؛
پانی جو زیادہ چہوٹے چشمے مین ہوا ؛ اونٹونکو دیا بوجہہ سمیت
اسنے بہا ؛ قصہ کوتاہ اس لڑکے سفلہ منش کو وہ وزیر ناقص تدبیر
پرورش کرنے لگا اور ایک استاد معقول اسکی تربیت کے
واسطے مقرر کیا چند روز مین مخاطب ہونیکا طریق پسندیدہ اور
رد کرنا جوابکا بآئین شایستہ بلکہ تمام آداب پادشاہونکی
خدمت کے اس ناہموار کو بحسب ظاہر سکہا دیئے بہتونکا
مقبول خاطر اور اکثرونکا منظور نظر ہوا بارے ایکدن وزیر نے
جو وقت پایا کچہہ کچہہ حسن اخلاق کہ بظاہر اس بد باطن نے حاصل

کئے

کئے تھے حضور معلا مین اظہار کرنے لگا کہ داناؤن کی تربیت نے اور نیکونکی
صحبت نے فضل رب عزت سے اور اقبال خداوند نعمت سے اسکی
طبیعت مین جیسا کہ چاہیئے ویسا ہی اثر کیا اور جہل قدیم اسکی
طینت پر کدورت سے ایک لخت گیا حضرت ان باتون کو سنکر
مسکرائے اور یہہ فرمایا بیت بہیڑے کا بچہ ہوگا بہیڑا ؛ آدمی کے
ساتہہ ہووے گو بڑا ؛ برس دو ایک گذرے تھے کہ کتنے اوباش
و بدمعاش محلے کے اس سے ملے اور رفیق ہوے بلکہ
یہہ عہد کیا کہ رفاقت اسکی کسی وقت ترک نکریں اور ہر حال
مین شریک اسکے رہیں غرض فرصت کا وقت پاکر وزیر کو دونو
بیٹیوں سمیت مارا اور دولت بے نہایت ہمراہ لیکر چورونکے
غار مین گیا اور بدستور مقام پر باپ کے قایم ہوا جونہین خبر
اس سانحے کی حضرت کی سمع شریف مین پہنچی بے اختیار دست
مبارک کو حسرت سے کاٹا اور یہہ کہا قطعہ آہن بد سے بنے کسطرح
سے شمشیر خوب ؛ تربیت سے اہل ہوتے ہیں کہیں نہی ناکسان ؛
؛ مینہہ کی طینت وہی ہے پاک و پاکیزہ ولے ؛ کہاس جنگل مین
اگے اور گل چمنکے درمیان ؛ قطعہ کب ہو سنبل زمین شور کے بیچ ؛
اسمین تخم امید کیون بونے ؛ نیکی کرنی بدونسے ہی ایسی جیسی

نیکونسے کی بدی تو نے ۔ پانچوین حکایت ایک کوتوال کے بیٹے
کو پادشاہ اغلمش کے در دولت پر دیکھا مین نے کہ فہم و عقل زیادہ
وصف سے رکھتا تہا اور لڑکائی مین آثار بزرگی کے پیشانی سے
اسکے ظاہر تھے بیت پیشانی نازنین بہ اسکی چمکی تہا ستارۂ بلندی
حاصل کلام یہہ ہے کہ پادشاہ کا منظور نظر ہوا کہ حسن صورت اور خوبی
سیرت رکھتا تہا چنانچہ خردمندون نے کہا ہے کہ تونکری نہر سے
ہی نہ بسبب مال کے اور بزرگ عقل سے ہی نہ بسبب سن و سال
کے ہمچشمونکو اسکی پہ حالت دیکہہ کر نہایت حسد ہوا اور
اسپر ایک خیانت کی تہمت کرکے سعی بیجا اور کوشش بیفایدہ
اسکے قتل پر کی مصرع دشمن سے کچہہ نہو سکے جو مہربان ہو دوست
پادشاہ نے پوچہا کہ موجب خصومت کا اور سبب عداوت کا تیر
حق مین کہا ہے آداب بجالاکر اسنے عرض کیا کہ اس دولت
پر غلام نے سبکو راضی کیا مگر حاسد راضی نہین ہوتے اللہ
بزوال نعمت سے مصرع مین ہون اور دولت و اقبال شہنشاہی
ہو قطعہ کسی کے دلکو نہ دون رنج چاہتا ہون یہہ کیا کرون
کہ حسود آپ سے ہے دکہہ مین سدا حسود مرکہ خلاصی ہو
رنج ہیگا یہہ مشقت اسکی سے جز مرگ تو نہیں چہٹتا قطعہ

ارزو سے ہیں چاہتے بہ بخت مقبلو لیکا زوال نعمت و جاہ
شپرہ چشم ونکو دیکہے نہ جو اسمین کیا آفتاب کا ہے گناہ
سچ تو یون ہے کہ انکہیں ایسی ہین رہیں اندہی یہ ہو نہ مہر سیاہ
چہٹی حکایت عجم کے ایک پادشاہ کی نقل کرتے ہین کہ ناحق
ظلم کا اسنے رعیت کے مال پر دراز کیا تہا اور جور و ستم حد سے
زیادہ روا رکہا تہا یہان تلک کہ ایک عالم اسکے ظلم کی تاب سے ہلاک
ہوا تہا اور ایک انبوہ خلایق کا اسکے جور کی سختی سے وطن
چہوڑ کر نکل گیا تہا جب رعیت کم ہوئی اور مملکت کی تحصیل
مین نقصان آیا اور خزانہ بہی خالی ہو گیا تب دشمن چہار طرف
سے اسپر فوج کشی کرکے چڑہ ائے قطعہ دادرس چاہیے
مصیبت کے دنومین جو شخص اسکو لازم ہے کہ ثروت مین
کرے مہر و عطا قہرمت کر کہ نہیں رہیگا ایک عبد مطیع
شفقتین کر کہ جو بیگانہ ہے ہوگا اپنا ایکدن اسکی مجلس
مین اشخاص چند شاہنامہ پڑہتے تھے اور وہ مقام کہ جسمین احوال
زوال دولت ضحاک کا تہا اور آنا فریدون کا کہ ایک پیر دوراندیش
نے پادشاہ سے سوال کیا کہ کیونکر جانا چاہیئے کہ فریدون مال و
حشم نرکہتا تہا پہر کسطرح ملک اسکے قبضے مین آیا اور پادشاہ

ہوا پادشاہ نے کہا جیسا کہ سُنا ہے تو نے کہ ایک انبوہ خلق
کا حلقۂ اطاعت میں اسکے در آیا اور مددگار اسکا ہوا اس سبب
سے سلطنت اسکے آئے وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند ہر گاہ
کہ جمع ہونا خلایق کا موجب سلطنت کا ہے پس سوا اسطے آپ خلق کیتائین
کرتے ہین مگر خیال سلطنت کا حضرت کو نہیں ہے قطعہ نکہو فوج
کو بات ہے یہہ بُری کہ سلطان کو لشکر سے ہی سر ورین
دل و جان سے لشکر کیتئس اپنے پال کہ ہے فوج سے شہ کو جاہ و
جلال پادشاہ نے فرمایا کہ باعث جمع ہونیکا رعیت کے
کیا ہی وزیر نے عرض کی کہ پادشاہ کو کرم چاہیئے تا خلق اُس سے
گرویدہ ہو اور رحم درکار ہے تا پناہ دولت مں اسکے چین
سے اوقات بسر کرے اور جہان پناہ کے مزاج میں یہہ دونو
نہین مثنوی سلطنت رہتی ہے کب ظالم کے ہاتھہ بہتر یا کیا
جانے چرواہے کی گہات ظلم جس شاہ نے کیا ایجاد ملک کی اپنے
توڑی خود بنیاد وزیر ناصح کی نصیحت جو موافق پادشاہ کی نہ تھی
اسواسطے پسند نہ آئی سنکہ اسبات کو شکل غصے کی بنای
اور وزیر کو قید خانے مین بھیج دیا بہت دن نگذرے تھے کہ چچا کے
بیٹیون نے اُسکے واسطے برخاش کے مستعد ہو کر فوج کو ارستہ کیا

طبقت ۲

اور

اور اپنی باپ کا ملک اُس سے چاہا وے لوگ کہ ظلم سے اُسکے تنگ آکر
پراگندہ تھے متفق ہو کر اُنکے مددگار ہوئے اخر الامر ملک پادشاہ کے
تصرف سے نکل گیا اور اُنکے تخت مین آگیا قطعہ زیردستونکو
حکومت مان ستاوے جو شاہ روز بد دوست جو تہا اسکا
وہ ہو دشمن تر صلح کر اپنے رعیت سے نہ در دشمن سے شاہ
عادل کی رعیت ہی فقط ہے لشکر ساتوین حکایت ایک
بادشاہ سوار تہا کشتی مں اور ایک غلام عجمی بہی حضور مین حاضر
تہا لیکن غلام نے کبہی حالت دریا کی نہ دیکھی تہی اور صعوبتیں کشتی
کی انتہا تین تہا بے اختیار رونے لگا اور مارے ڈر کے کانپنے ہر چند
تسلی کرتے تھے مطلق چپ نہ ہتا تہا پادشاہ کا مزاج عیش سے نہایت
منغض ہوا اور اسبات کا چارہ کچہہ نہو سکا اتفاقاً ایک حکیم
بہی اُس کشتی مں تہا اُسنے پادشاہ کی جناب مین عرض کیا کہ اگر
ارشاد ہو تو مین اس غلام کو ایک وضع سے ابہی چپ کروا دون
پادشاہ نے فرمایا کہ یہہ امر نہایت ہماری خشنودی اور
رضامندی کا ہے اور موجب زیادتی الطاف کا واسطے
تمہارے بہی ہوگا یہہ سنتے ہی حکیم نے کہا کہ ہان اس غلام کو
جلد دریا مین ڈال دین بموجب اسکے حکم کے لوگون نے اُسکو

دریا میں گرا کر دو تین غوطے دیئے بعد اُسکے موے سر پکڑ کر کشان
کشان ناو کے پاس لے آئے غلام نے ہاتہہ سے سکّان کشتی کو پکڑا اور ایک
کونے میں آکر چپکا بیٹہہ گیا پادشاہ کو یہہ احوال دیکہکر نہایت
تعجب آیا کہ اسمیں کیا حکمت تہی حکیم نے عرض کی کہ غلام نے پہلے مصیبت
دوبنے کی نہ کہینچی تہی اور قدر سلامتی کشتی کی نجانتا تہا سچ ہی کہ
قدر عافیت کی وہ شخص معلوم کرتا ہے کہ جو مصیبت میں پڑتا ہی قطعہ
بہانیکی تیرے تئین نہیں ای سرنانِ جو ؛ خواہش ہے جسکی
مجہکو وہ آگے ہے تیرے زشت ؛ جو جنتی ہیں سمجہیں ہیں اعراف
کو جحیم ؛ اور دوزخی یہہ سمجہیں کہ اعراف ہے بہشت ؛ ظاہر ہے
فرق بر میں ہو انساں کے نگار ؛ اُس سی کہ در سے لگ رہی
ہو چشم انتظار ؛ آٹھوین حکایت شاہزادہ ہرمز سے بعضے شخصوں
نے سوال کیا کہ اپنے باپ کے وزیرون سے کیا خطا دیکھی تہی کہ
قید کیا جواب دیا کہ ایسی کوئی خطا اُنکی مجھپر ثابت نہیں ہوئی
کہ سبب قید کا ہوتی لیکن جب یقین ہوا مجھے کہ میری ہیبت اُنکے
دلونمین نہایت ہے اور میرے قول قسم پر اعتماد تمام نہین
رکھتے ڈرا مین کہ اپنی اذیت کے خوف سے قصد میرے مارنے کا
کریں تب حکیمون کے قول پر عمل کیا مین نے کہ کہہ گئے ہیں قطعہ در حکیم

اُس

اُس سے جو خایف تجھسے ہو ؛ گو کہ ویسے سو سے کر سکتا ہو جنگ ؛
پانوں یوں کاٹے ہے چرواہے کا سانپ ؛ شاید اسکا سر وہ
کچلے لیکے سنگ ؛ مضطرب جو ہوے بلی بے نکال ؛ اپنے چنگل سے وہیں
چشم پلنگ ؛ نوین حکایت ملک عرب کا ایک پادشاہ حالت
پیری میں بیمار تہا اور رشتۂ زیست کی آس قطع کرکے موت کا امیدوار
اتفاقاً اسی حالت میں ایک سوار یکایک دروازے میں نظر آیا اور یہہ
خبر فرحت اثر لایا کہ فلانے قلعے کو فضل ایزد متعال سے اور حضرت کے
اقبال سے فتح کرکر دشمنوں کو قید کر لیا اور سپاہ و رعیت جتنی وہانکی
تہی سب مطیع و فرمان بردار ملازمان حضرت کی ہوی پادشاہ نے
اُس نوید کو سنکر ایک نفس سرد کہینچا اور فرمایا کہ اس مژدے کی
خشنودی مجھے نہین بلکہ میرے دشمنوں کو ہے یعنے ملک کے
وارثاں کو قطعہ اسی امید مین آخر ہوئی دریغ یہہ عمر ؛ کہ دلمین
ہے میرے جو کچہہ وہ در سے ہووے پدید ؛ امید بستہ تو
برآئی لیک فایدہ کیا ؛ کہ عمر گذری ناوے کی پہر نہین یہہ امید ؛ قطعہ
بجے ہے کوچ کا نقارہ مرگ آپہنچی ؛ وداع سر کیتئیں تم کرو اے
دیدۂ تر ؛ ای دست و ساعد و بازو و گردن و بر دوش ؛ سفر کا
وقت ہے رخصت ہو جلد یکدیگر ؛ لبوں پہ جان ہے عدو کر چکا ہے

کام تمام ؛ خدا کے واسطے ای یار وا بتو آؤ ادہر ؛ بسر ہوی میری اوقات
آہ غفلت مین ؛ کیا نمین نے حذر گو پہ کیجو تمتو حذر ؛ دسوین حکایت
دمشق کی جامع مسجد مین سرہانے تربت یحیی پیغمبر علیہ السلام کے
معتکف تہا مین کہ عرب کے پادشاہون مین سے ایک پادشاہ کہ بے
انصافی مین مشہور تہا اور سراپا اسکا ظلم و ستم سے معمور اتفاقاً
زیارت کو آیا اور نماز اسنے پڑہی پہر دعا کی بعد اسکے حاجت چاہی بیت
اس خاک در پہ کہتے ہین پیشانیان سبہی ؛ محتاج ہین زیادہ جو
ہینگی بہت غنی ؛ پہر مجہسے یہہ کہا کہ عطا درویشونکی اور دعا سینہ ریشونکی
اعلی اور پذیرا ہے توقع کہ مجہپر توجہ کرو کہ ایک دشمن قوی سے ڈرتا
ہون اور اسی کے سوچ مین اکثر رہا کرتا ہون کہا مین نے کہ ضعیفان
رعیت پر اور غریبان مملکت پر ترحم کر کہ ہرگز دشمن قوی سے
رنج نہ دیکہیگا قطعہ بازو قوی و سخت سے پر روز ہاتہہ سے ؛ پنجے کو ناتوان
کے ہے توڑنا خطا ؛ گرتے ہوؤنکو جسنے نہ تہا بنا یقین ہے ؛
جسدن گرے وہ ہاتہہ نپکڑے کوئی ذرا ؛ تخم بدی کو بوکے بہلائی
کی رکہتے آس ؛ کچہہ بہی ٹہکانا اسکے ہے بیہودہ فہم کا ؛ غفلت
کو چہوڑ داد خلایق کی جلد دے ؛ گر تو نہ دیگا تو ایکروز دیویگا ؛ مثنوی
ہر ایک کا ہے جون عضو ہر ایک بشر کہ بنیاد انکی ہے از یک گہر ؛ اذیت

جو دے

جو دے ایک کو روزگار ؛ کسی شخص کو پہر نہووے قرار ؛ کسی کے جو دکہہ
نہین تجہکو کام ؛ تو کیون آدمی اپنا رکہا ہے نام ؛ گیارہوین حکایت
ایک درویش کہ قبول ہوتی تہین جسکی دعائین سد البغداد مین وارد ہوا
حجاج بن یوسف نے یہہ مژدہ جو نہین سنا درویش کو باشتیاق تمام
بلوا بہیجا اور یہہ التماس کیا کہ امیدوار دعا کا ہون درویش نے
کہا ای خداے داور اسکی روح جلد قبض کر حجاج نے کہا کہ از براے
خدا یہہ کونسی دعا ہے فقیر بے ریا بولا یہی دعاے خیر ہے تیرے حق
مین بلکہ جمیع مسلمانونکے مثنوی ای زبردست چہوڑ یہہ اطوار ؛
زیردستون کیتئین ندے آزار ؛ آخر الامر سر دہوویگا ؛ گرم
کب تک رہیگا یہہ بازار ؛ تیری کس کام کی جہانداری ؛ خلق کو تجہہ سے
ہیکے بیزاری ؛ تجہہ کو موت آے جلد تجہہ سے تو ؛ نہین چہٹتی ہے مردم
آزاری ؛ بارہوین حکایت ایک پادشاہ بے انصاف
نے ایک اہل دل سے پوچہا کہ عبادتون مین میرے واسطے کونسی
مناسب اور بہتر ہے کہا اسنے کہ سونا دوپہر تلک تجہکو ہر طرح اولی
ہے اور سب طاعتون سے اعلی اسواسطے کہ خلق خدا ایک ذرا آسایش
پاوے قطعہ دوپہر تک سوتے ایک ظالم کو دیکہا مین نے جو ؛ یون
کہا فتنا ہے بہتر ہی اسے جتنا ہو خواب ؛ جاگنے سے جسکا سونا

ہووے اولی دوستو ایسے تو بد زیست کا اچہا ہے مرجانا شتاب

تیرہوین حکایت سنا گیا ہی کہ پادشاہون مین سے کسی پادشاہ نے
ایک رات کو عیش و عشرت مین روز کیا تہا اور انتہاے مستی مین
یہہ شعر پڑہتا تہا بیت مجکو اسدم ساجہا نمین کوی خوشتر دم نہین نیک
و بد کی کچہہ نہین ہے فکر مطلق غم نہین ایک فقیر ننگا جاڑے مین سوتا تہا
وہ بہی یہہ بیت پڑہنے لگا بیت ای کہ اقبال و حشم مین مثل تیرا جم
نہین غم نہین گو تجکو لیکن کیا مرا بہی غم نہین پادشاہ کو یہہ سخن اسکا
بہت بہایا اور نہایت پسند آیا فی الفور ہزار دینار کہڑکی مین سے
بخشنے لگا اور یہہ فرمایا کہ دامن پہیلا فقیر نے عرض کی کہ دامن کہان سے
لاؤن کہ قبای عریانی پہنے ہون شہریار کو اسکی خستہ حالی و
بے پر و بالی پر زیادہ ترحم آیا ایک خلعت بہی اس نقد پر افزود کیا
اور اسکے پاس بہیج دیا فقیر اس مبلغ کثیر کو ایک مدت قلیل مین
خرچ کرکے پہر آیا رباعی کف آزاد پر رہے کب مال سرف کردیوے اسکو
یہہ فی الحال صبر ایک آن و اب یک لمحہ دل عشاق نہ رکہتے نے غربال
جس حالت مین کہ پادشاہ کو پرواہ اسکی نتہی لوگون نے احوال کو
اس مسرف کے عرض کیا حضرت نے بے نہایت طیش کہایا
اور منہ غصے کا بنایا یہین سے ہے جو صاحب دانش اور اہل فراست

نے کہا

نے کہا ہے کہ طبیعت سے پادشاہونکی حذر کیا چاہیے کہ اکثر خاطر انکی
امور مملکت مین متعلق رہتی ہے اس واسطے ہر گہڑی توجہ احوال عوام پر
نہین کرتے بیت سے جو چاہے عز و نعمت و جاہ وقت فرصت
پہ اسکی رکہے نگاہ جب تو دیکہے نہین سخن کی مجال قدر مت کہو
زیادہ کرکے مقال آخر الامر پادشاہ نے غصے سے فرمایا کہ نکال دو
اس فقیر بیحیا مسرف کیتئین کہ آنے بہت سی نعمت کو تہوڑی سی
مدت مین برباد کردیا اور خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینونکا ہے نہ
طعام اخوان شیاطین کا فرد جو کہ احمق دنکو روشن شمع کافوری کرے
دیکہنا ایکدن تو شبکو اسکا پے روغن چراغ کہ ایک وزیر والا تدبیر
مادب ہوکر عرض کرنے لگا ای خداوند مصلحت یہہ ہے کہ ایسے
اشخاص کو خرچ روزمرہ بتدریج دیا چاہئے تو نفقے مین اسراف
نکرین اور جو کچہہ لعنت و ملامت حضور اعلی سے ہوئی وہ سراسر
واسطے تربیت کے ہے لیکن کتنے ناقص اسکو حمل اوپر بخل کے کرینگے
اور صاحبان ہمت کو مناسب نہین کہ ایک شخص کو لطف سے
امیدوار کرین اور پہر ناامیدی سے مایوس بیت مت کہول آگے
اہل طمع کے در عطا اور کہول دے تو بند نکرنا کہو ذرا ممکن نہین
ہے یہہ کہ مسافر حجاز کے وہان جمع ہووین آن کے حسن جا ہو اب شور

میتہا ہو جس مقام میں چشمہ یقین ہے ؛ اکثر وہیں کھڑے رہیں انسان
و مرغ و مور ؛ چودہوین حکایت اگلے پادشاہونمیں سے ایک
پادشاہ رعایت مملکت میں سستی کرتا اور لشکر کو بیچ سختی کے
رکھتا جوں ایک دشمن اسکے مقابل ہوا لشکر تمام بہاگ گیا بیت
سپاہی سے زر کا کرے جو دریغ ؛ تو کب اسکے دشمن پہ کھینچے وہ
تیغ ؛ دلیری لڑائی میں وہ کیا کرے ؛ جو نت دست خالی کو دیکہا کرے
انمیں سے کہ جنہون نے یہہ عذر اور مکر کیا تہا ایک شخص مجھسے بہی
دوستی رکہتا تہا ملامت کی میں نے اسکو اور یہہ کہا کمینہ اور سفلہ
ناشکر اور حق ناشناس وہ شخص ہے کہ تہوڑے سی تغیر حال
مین اپنے مخدوم قدیم سے پہر جاوے اور برسون کی نعمتون کے
حقوق کہو دیوے کہا اس شخص نے کہ اگر معذور رکھے تو تو کچہہ مین
بہی کہوں لایق ہے کہ میرے گہوڑے کو جو میسر نہو ویں اونمد
میرے زین کا بہی گرو ہو پس جو پادشاہ کہ زر کا بخل سپاہی سے
کرے ایسے کا ساتہہ کون دے اور کیوں جوکھوں اٹہائے اور
کسواسطے مرے بیت زر سپاہی کو جو تو دیگا تو وہ دیویگا سر ؛
گر نہ زر دیگا تو وہ جائیگا چاہیگا جدہر ؛ سیر ہو تو ہو غضب سے شیر پر
حملہ کنان ؛ اور جو بہوکہا ہو تو بہاگے تو مری سے پہلوان ؛ پندرہوین

حکایت

حکایت وزیرون میں سے ایک وزیر منصب وزارت سے تغیر ہوکر
درویشون کے زمرے مین داخل ہوا انکی صحبت کی برکت نے
اسکے دلمین اثر کیا اور استغنا اسکو بخوبی حاصل ہوا پادشاہ
نے اسکے احوال پر پہر نوازش فرمائی اور چاہا کہ خدمت وزارت
کی بدستور سابق عطا کرے وزیر نے قبول نکی بلکہ یون عرض کی کہ
یہہ عزلت بہتر ہے مجکو خدمت سے مثنوی گوشے مین جو اشخاص کہ بیٹھے
تنہا ؛ منہہ ہر کس و ناکس کا انہون نے باندہا ؛ کاغذ کیتیں پہاڑا قلم کو توڑا ؛
اب خوف سخن گیرونکا انکو نرہا ؛ پادشاہ نے پہر فرمایا کہ اسوقت
میرے تئین ایک عقلمند دانا تر چاہئے کہ تدبیر مملکت کی لیاقت
رکہتا ہو وزیر نے التماس کیا کہ نشان دانشمند کامل کا یہہ ہے
کہ ایسے کاموں کے نزدیک نہ آوے بیت دیکہہ ایک جانور کو ندے کہائے
استخوان ؛ پہر کیوں نہو ہما کو شرف طایروں مین یہاں ؛ سولہوین
حکایت سیاہ گوش سے پوچہا کہ تو نے صحبت شیر کی کیون
اختیار کی کہا اسنے کہ بچا ہوا اسکے شکار مین سے کہا لیتا ہون
اور دشمنونکے شر سے اسکی پناہ مین زندگانی کرتا ہون کسی نے
کہا کہ اب تو سایۂ حمایت میں اسکے آیا تو اور شکر نعمت پر اسکے
اقرار کیا تو نے کسواسطے نزدیک اسکے نہین جاتا کہ تجکو اپنے

مخصوصوں میں داخل کرے اور اپنے مخلصوں میں گنے کہا اُسنے کہ اس
مرتبہ اُسکے غضب سے نڈر نہیں ہوں جو اتنی جرات کرون **بیت**
برسوں ہیں پوجے گبر اگر آگ کیتئین ؛ جو نہین گرے وہ اُسمین
تو جل جاے بس وہیں ؛ ہوتا ہے کہ ہمنشین پادشاہ کے مال و
متاع سے منتفع ہوتے ہیں اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ گردن مارے
جاتے ہین چنانچہ حکیموں نے کہا ہی کہ پادشاہوں کی طبیعت کے
تلوّن سے ڈرا چاہئے کہ کبہی سلام کرنے سے آزردہ ہوتے ہیں
اور کبہی عوض گالی کے خلعت دیتے ہیں اور کہتے ہین کہ کثرت ظرافت
کی اور زیادتی خوش طبعی کی ہنر ندیمونکا ہے اور عیب حکیمونکا **بیت**
مت جہوڑ قرینہ جو رہے قدر مدام ؛ بازی و ظرافت ہے ندیموں کا
کام ؛ **سترہوین حکایت** رفیقوں میں سے ایک شخص کلہ روزگار
ناہنجار کا آگے میرے کرنے لگا کہ آمدنی تہوری رکہتا ہوں اور عیال
بہت طاقت فاقہ کشی کی بہی مجہ میں نہیں اکثر اوقات یہہ جی میں آتا ہی
کہ چلا جاؤن کہین خواہ وہاں سکہہ سے گذری یا دکہہ سے غرض کسیطرح
سے ایام زندگانی فانی نے کٹ جائین اور اُس ملک کے باشندے
میرے نیک و بد سے خبر نپائین **قطعہ** بیکس کوئی سو گیا جو بہوکا ؛ جانا نہ
کسی نے کون ہیگا ؛ جان لب پہ کسیکی آگئی آہ ؛ لیکن کوئی ایک ذرا نہ رویا ؛

پر شماتت

پر شماتت اعدا سے اندیشہ کرتا ہوں کہ میرے پیچہی طعنے دیکر نہین اور
میری کوشش کو میری عیال کے حق میں اوپر بے مروتی کے حمل کرین اور
کہین **قطعہ** اُس بے حیا کو دیکہہ کہ ہرگز جہانمیں ؛ نیکی کا منہہ کبہی وہ نہ دیکھے گا
ایک نظر ؛ اوقات اپنی کاٹے وہ آسودگی کے ساتہہ ؛ فرزند و زن
کی سختی میں لیو نہ تک خبر ؛ علم حساب میں تہوڑی سی مہارت اور فن سیاق
میں اندکے قدرت رکہتا ہوں اگر تمہاری سعی سے میرا مدد خرچ
معین ہو جاے تو موجب جمعیت خاطر کا ہوگا اور بقیہ عمر میں اسکے
شکر کے عہدے سے نکل نسکونگا کہا مین نے کہ اے برادر عمل
پادشاہونکا دو طرف رکہنا امید نان کی اور دہشت جان کی خلاف
راے خردمندونکا ہے کہ اُس امید مین اور اس بیم مین اپنے تئین ڈالیے
قطعہ کوئی آتا نہیں حاکم کی طرف سے ہرگز ؛ حاصل باغ و زمیں مانگنے درویش
کے گہر ؛ یا غم و غصہ و تشویش سے راضی ہو تو ؛ یا جگر بند کو رکہہ زاغ کے
آگے ہو نڈر ؛ پہر کہا اُسنے کہ یہہ سخن موافق میرے حال کے نکہا تو نے
اور جواب میرے سوال کا ندیا نہیں سنا ہے تو نے کہ کہہ گئے
ہیں جو کوئی خیانت کرے ہاتہہ اُسکا حساب دیتے ہوئے
کانپنے لگے **بیت** کجی کو چہوڑ دے ہے راستی خوشنودی مولا ؛ کہ سیدہی
راہ مین ہوتے کسیکو کم نہین دیکہا ؛ اور حکیموں نے کہا ہے چار شخص چار

آدمیونسے جانسے رنجیدہ ہیں محصول دینے والا سلطان سے اور چور
پاسبانسے فاسق چغل خور سے اور فاحشہ محتسب سے اور جس کسیکا کہ
حساب پاک ہے اسکو محاسبے سے کیا باک **قطعہ** جو وقت خدمت
و رفعت نہ حد سے گذرے تو ؛ تو پہر حساب کے دن ہو عدو سے تجکو بناک ؛
اگر تجھے نہیں آلودگی تو چین سے رہ ؛ کہ دہوبی سنگ پہ چہانٹیں ہیں
جامہ ناپاک ؛ کہا مین نے کہ نقل اس لومڑی کی مناسب تیرے حال کے ہے
جو بہاگتی تہی اور گرتی تہی اور اٹھتی تہی کسی نے پوچہا اسے ایسے کونسی آفت
ہے جو موجب اتنی دہشت کا ہوئی کہا اسنے سنا ہے مین نے کہ اونٹونکو
بیکار پکڑتے ہیں حاضرون نے کہا ای گدھی اونٹ کیئین تجھسے کیا مناسبت
اور تیرے نئین اسے کیا مشابہت بولی وہ چپ رہ کہ اگر دشمن واسطے
غرض کے کہدین کہ یہہ بہی بچہ شتر ہے اور پکڑی جاؤن تو کسکو اندیشہ
میرے چہوڑانیکا ہوگا اور تجسس احوال کا میرے کون کریگا جب تلک
تریاق عراق سے آوے سانپ کا کاٹا ہوا مر جاوے فی الحقیقت تجھے
ایسی ہی فضیلت و امانت ہے اور تقوی و دیانت لیکن دشمن بیچ
گہات کے ہیں اور مدعی سخت بدذات جو کچہہ کہ حسن سیرت تیری ہے
اگر خلاف اسکے تقریر کرین تو البتہ بادشاہ کے محل عتاب اور معرض
عقاب مین آوے تو پہر اس حالت میں کسکو مجال مقال کی ہو پس مصلحت

یہہ دیکہا

یہہ دیکہتا ہوں کہ ملک قناعت کو اختیار کرے تو اور ترک ریاست
کہ کہتے ہیں **بیت** دریا مین فایدے ہیں بہت بلکہ بے شمار ؛ چاہے
سلامتی تو کنارہ کر اختیار ؛ اس سخن کو سنکر نہایت غصے ہوا منہہ
اس نقل سے پہیر لیا اور باتین رنجش امیز کرنے لگا کہ یہہ کیا عقل ہے
اور کیا یہہ شعور قول حکیمونکا راست ہوا جو کہہ گئے ہیں کہ دوست
زندان مین گام آتے ہیں اور دشمن بہی دسترخوان پر دوست نظر آتے
ہین **قطعہ** دیکہنا زنہار اسکو آشنا مت جاننا ؛ وقت نعمت جو کرے
اظہار اپنی دوستی ؛ دوست اپنا جانیو بے شبہہ تو اس شخص کو ؛
ہووے روز بد میں جس سے دستگیری غم خوری ؛ جب دیکہا میں
نے کہ آزردہ ہوتا ہے اور نصیحت بغرض سنتا ہے مجبور ہو کر
دیوان کے پاس گیا میں اور بسبب سابقہ اتحاد کہ مجہہ مین اور
اسمیں تہا صورت حال اسکو تہ اندیش کی کہی اور اہلیت اور
استحقاق اسکا کما ینبغی ظاہر کیا غرض ایک چہوٹا سا کام اسکے
واسطے معین ہو گیا کتنے دن اوپر اسکے گذرے تھے کہ رسائی
اسکی طبیعت کی دیکھی اور اسکی تدبیر کی خوبی پسند کی غرض اس
کام سے اسکا مرتبہ گذر گیا تب ایک امر عمدہ اور اسکے واسطے
مقرر ہوا اسی طرح سے ستارہ اسکی دولت کا اور اختر اسکی

حشمت کا ترقی میں تہا غرض نہایت اوج دولت کو پہنچا اور مقرب
حضرت سلطان کا اور معتمد ہوا ترقی اور خوشحالی اسکی دیکہہ کر خرم
وشادان ہوا مین اور یہہ کہا مین نے **بیت** ترش رو رگردش ایام
سے اتنا مت ہو ؛ صبر کڑوا لوہے پر پہل وہ رکھے ہے شیرین ؛
شکستہ دل نہو ہرگز تو کار بستہ سے ؛ کہ تیرگی نپٹ وہان جہان ہے
آب حیات ؛ **شعر** غمگین اسقدر نہو ای مورد بلا بہتیرے لطف رکھی ہے
پوشیدہ کبریا اتفاقاً قریب اسی وقت کے کتنے آشناؤن کے ساتہہ
سفر حجاز کا کیا مین نے جب کہ مکے کی زیارت کرکے پہرا مین تو دو منزل
میرے استقبال کے واسطے آیا وہ ظاہر احوال اسکا دیکہا نہایت
پریشان تہا اور بمرتبہ حیران عقلیہ جانا مین نے کہ معزول ہے جو
اتنا معقول ہے غرض دوست دیوانی کتنین آشناؤنکی ملاقات کی
فرصت اسوقت ہوتے ہی جب خدمت سے تغیر ہوتا ہی
قطعہ خدمت وجاہ وحشم ثروت کے بیچ ؛ آشناؤن سے نہ کچہہ
مطلب نہ کام ؛ ہوے جب بیچارگی تب درد دل ؛ دوستون ہی
سے کہیں آکر مدام ؛ القصہ پوچہا مین نے کہ یہہ کیا حال ہے کہا اسنے
جیسا کہ تو کہتا تہا کتنے اشخاص کو میرا حسد ہوا بلکہ ایک خیانت
سے مجھے متہم کیا اور اسبات کی تحقیق کرنے پر بادشاہ کا مزاج

نہ آیا

نہ آیا تاسف یہہ ہی کہ ایک بہی آشنا کلمۂ حق نہ بولا اور مدتونکی صحبت
کو سب نے بہلا دیا **قطعہ** جو ہو صاحب جاہ تو کرکے وصف ؛ دہرے ہاتہہ
سر پر ہر ایک دمبدم ؛ گرا دیوے جو اسکے تئین روزگار ؛ تو رکھین سبھی
اسکے سر پر قدم ؛ حاصل کلام یہہ ہی کہ انواع عقوبت مین گرفتار
تہا اور سر کو میرے زانوے غم سے سروکار تہا کہ اس ہفتے مین
حاجیون کے آنے کا مژدہ پہنچا بارے اس قید شدید سے مجہکو رہا
کیا اور ملک قدیم ہی میری یعنے قناعت مجہپر معین کی کہا مین نے
کہ اسوقت میری نصیحت نمانی تو نے چنانچہ مین نے کہتا تہا کہ عمل بادشاہونکا
مانند سفر دریا کی ہے فایدہ مند اور خوفناک یا گنج پائیگا تو
یا رنج مین مرجائیگا ؛ ہاتو نمین یا تو اپنے وہ موتی بہت سے لے
یا موج اسکا مردہ کنارے پہ پہینک دے ؛ اسسے زیادہ مصلحت
ندیکھی مین نے کہ زخم نہانی کو اسکے ناخن سرزنش سے چہیلون
اور نمک ملامت چہڑکون ان دو بیتون پر اکتفا کیا **قطعہ** مصیبت
قید و بند اب دیکہتا ہے ؛ نصیحت ناصحون کی کیون نمانی ؛ اٹہا
سکتا نہیں گر نیش کا دکھ ؛ تو گہر مین کیون رکہی بچہو کے انگلی ؛
اٹہارہوین حکایت چند اشخاص میری صحبت مین تھے کہ
صلاح سے آراستہ انکا ظاہر حال تہا اور باطن بہی تقوی و

طہارت سے مالا مال سردارونمیں ایک عمدہ انسے کمال رسوخ رکہتا تہا
چنانچہ اسنے انکی معیشت کے واسطے کچہہ روز مقررہ کیا کہ انمیں سے ایک
شخص نے وہ حرکت کی کہ مناسب حال فقیر انکے اور موافق طور صلحا کے
نتھی یقین میں اس شخص کے خلل آیا اور رتبہ انکی عظمت کا کم ہو گیا
چاہا مین نے کہ کسی طور سے یارونکی روزینے کو پہر جاری کرواؤن اسواسطے
اسی عمدہ کے در دولت پر گیا مین لیکن دربان نے مجکو نچہوڑا اور باریاب
نہونے دیا بلکہ کچہہ لایعنی اور ناشایستہ کہا مین نے اسکی برداشت
کی بلکہ بہت سی معذرت اسواسطے کہ دانا کہہ گئے ہیں قطعہ بیوسیلہ
نجہا کنا ہرگز ؛ در میر وزیر و سلطان کو ؛ سگ و دربان غریب دیکہین اگر ؛
کھینچے ایک جیب ایک دامان کو ؛ اتنے میں مقربان درگاہ اس
بزرگ کے میرے احوال سے آگاہ ہوئے اعزاز و اکرام سے مجھے لے
آئے اور ایک مقام بلند میرے واسطے مقرر کیا لیکن عجز و انکسار
سے مین نہایت نیچے بیٹہا اور یہہ شعر پڑہا بیت بندہ ادنی ہون
ای صاحب میرے ؛ امر ہو تو بیٹہون بندونمین ترے ؛ کہا اسنے
مصرع ایسی باتونکی یہہ جاگہہ نہین اللہ اللہ ؛ بیت کر میرے انکہون پہ تو
بیٹہے یہین ؛ ناز اٹہاؤن مین تیرا ای نازنین ؛ القصہ بیٹہہ کر ہر مجلس
و مقام سے مذکور کرنے لگا مین یہان تلک کہ یارونکی ذلت کی باتیں

بہی

بہی درمیان آئین تب کہا مین نے قطعہ گناہ کونسا دیکہا ہے اس سے
منعم نے ؛ کہ اپنے بندے کو نظرونمیں خوار رکہتا ہے ؛ بزرگواری و
الطاف ہے خدا کو فقط ؛ جو رزق عاصیونکا برقرار رکہتا ہے ؛ حاکم نے
جو یہہ باتیں سنین نہایت پسند کین اور وجہ معاش یارونکی بدستور
سابق معین کر دی اور چڑہے ہوئے روز بہی انکے دلوا دیئے اس نعمت
کا شکر کیا مین نے اور زمین خدمت کی چومی غرض گستاخی و دلیری
کی معذرت حد سے زیادہ کی اور وقت روانگی و رخصت کے یہہ
کہا قطعہ چو کعبہ قبلہ حاجت ہوا تو دور سے لوگ ؛ طواف کرنے
کو جاتے ہین مجتمع ہو کر ؛ تجھے تحمل اہل غرض مناسب ہے ؛ کہ مارتا
نہیں کوئی سنگ نخل بے بر پر ؛ انیسوین حکایت ایک شہزادے
نے بہت سا مال باپ کے ورثے کا پایا اور ہاتہہ بخشش کا کہول دیا داد
و دہش بہت سی کی اور سخاوت کی داد دی غرض سپاہ کو
نعمت بلا کد اور رعیت کو مال و دولت بیحد بخشی قطعہ دماغ و دل
کو کیا گو ہے اگر پاس ؛ رکھہ آتش پر جو دیوے بوی عنبر ؛ سخاوت
کر جو چاہے ہے بڑائی ؛ نہ بن بوئے آگے دانا زمین پر ؛ ایک
ہمنشین تنگدل یون نصیحت کرنے لگا کہ اگلے بادشاہون نے
اس نعمت کو بہت کوشش سے جمع کیا ہے اور واسطے ایکدن

کے رکھا ہی بخشش تک سوچ کر کیجے اور سخاوت سے تنگ ہاتھہ
کھینچ لیجے کہ ابھی بہت سی گہاتیان آگے ہین اور دشمن پیچھے ایسا
نہو کہ وقت حاجت ہاتھہ تنگ ہو جاے اور چرخ بوقلمون
جلوہ کچھہ اور رنگ دیکھاے قطعہ گنج اگر بخشش سے تیری لین
عوام ہے صاحب ہر خانہ پاوے یک برنج ہے گر تو یکیک جو بھی روپا
سب سے لے ہے جمع ہو تیرے کینے ہر روز گنج ہے پادشاہزادہ اس پست
ہمت کے کلام سے برہم ہوا کہ موافق اسکی طبع عالی کے تنہا
اور اسپر غصہ گیا کہ خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے مجکو مالک
اس مملکت کا اور سلطان اس سلطنت کا کیا ہے چاہیے
کہ ہر طرح کی لذتین اٹہاؤن مین اور ہر ایک محتاج کو تونگر بناؤن
نہ پاسباں ہون کہ اسکی محافظت کیا کرون بیت چالیس گنج
رکہتا تہا قارون موا گیا ہے چھوڑا جو نام نیک نوشیروان موا ہے
بیسوین حکایت کہتے ہین کہ نوشیروان عادل کسی شکارگاہ
مین ایک شکار کو کباب کرتا تہا اتفاقاً لون نتہا کہ ایک غلام کو
بنیئن کے پاس بہیجا تاکہ لون لاوے اور اسے یون فرمایا کہ
لون زور سے نلیجو بلکہ قیمت دیکے ایسا نہو کہ گاؤن مین خرابی
اور خواری ہو اور یہہ رسم ہمیشہ جاری ہو حاضرون نے التماس کیا کہ

اسقدر

اسقدر لون کیا قدر رکہتا ہی کہ موجب شورش و برہمی اور باعث خرابی
اور خستگی کا ہوگا بادشاہ نے ارشاد کیا کہ بنا ظلم کی پہلے جہان مین
تہوڑی تہی جو کوئی آیا اسنے کچھہ اسپر افزایش کی تا اس نہایت
کو پہنچی قطعہ جو شاہ باغ رعیت سے کہاوے ایک ہی سبب ہے غلام اسکے
اگہارین درخت میوہ دار ہے جو نیم بیضے کی مقدار ظلم سے ہو ہے پرو و
سنج مین اسکی سیاہ مرغ ہزار ہے اکیسوین حکایت سناہی
مین نے کہ ایک وزیر غافل بلکہ جاہل رعیت کے گہر خراب کرتا اسواسطے
کہ خزانہ بادشاہ کا زیادہ کرے پے خبر تہا قول حکما سے کہ گہہ گئے ہین
جو شخص کہ اپنے خالق کو رنج دیوے اس لئے کہ ایک مخلوق کے دل کو
راضی کرے قادر کریم اسی مخلوق کو اسکی سرزنش کے واسطے
متعین کرے تاکہ اپنے کئے کی سزا اسکے ہاتہہ سے پاوے بیت
آفت جان اگ ہے بہر سپند ہے قہر ہے پرو و دل دردمند ہے چنانچہ
سب حیوانون کا سردار شیر ہے اور جانورون مین کمتر کد ہے لیکن عقلمند
تر و نیک کد ہا بوجہہ کا اٹہانے والا بہتر ہے شیر درندون سے مثنوی ہے
خر مسکین اگرچہ بے تمیز ہے بوجہہ لے چلتا ہے اسے عزیز گاؤ خر بوجہہ
اٹہاون ہمنشین ہے ادمی موزی سے ہیں بہتر کہین ہے پہر آیا مین آستان
پروز زیر غافل کی تہوڑے سے اخلاق زبون اسکے بادشاہ کو معلوم

مین کھینچا

ہوئے فی الفور اسکو شکنجے اور طرح بطرح کے غذا یونسے مارا قطعہ
نہ حاصل ہو تجکو رضاے ملک ٭ رکھے تا نہ تو خاطر بندگان ٭ اگر چاہتا ہے
عطاے خدا ٭ تو کر خلق سے اسکے تو نیکیان ٭ اور یون کہتے ہین کہ ایک
ستم رسیدونمین سے اس طرف وارد ہوا اور اسکے حال تباہ کو دیکہا
اسنے اور یون کہا قطعہ زور و قوت جسکو ہو لازم نہین اسکے تئین ٭
سلطنت مین کہاے تہمت سے وہ مال مردمان ٭ ناف کے اندر جو لیوے
چاک ہو جاوے شکم ٭ لیک ہے ممکن کہ نکلے حلق سے وہ استخوان ٭ بیت
نرہیگا ستمگر و غدار ٭ اسپہ لعنت رہیگی لیل و نہار ٭ بائیسوین حکایت
ایک مردم آزار کی نقل کرتے ہین کہ کسی پرہیزگار کے سر پر اسنے
پتہر مارا درویش کو قدرت بدلا لینے کی نتہی پر اس پتہر کو اپنی پاس
رکہتا تہا کہ ایک وقت پادشاہ اوپر اسکے غصے ہوا اور ایک کوے مین
اسکو قید کیا درویش وہان آیا اور اسی پتہر کو اسکے سر پر مارا
کہا اسنے تو کون ہے اور میرے تئین کسواسطے پتہر مارا کہا اسنے
کہ مین وہی شخص ہون اور یہہ وہی پتہر ہی کہ فلانی تاریخ میرے سر پر
مارا تہا تو نے بولا وہ کہ اتنی مدت کہان تہا تو کہا اسنے کہ تیری
جاہ سے اندیشہ کرتا تہا اب کہ تجھے چاہ مین دیکہا غنیمت جانا کہ
عقلمندون نے کہا ہے مثنوی دیکھے نالایق کو جب تو بختیار ٭ عاقلون

کی

کی طرح کر صبر اختیار ٭ تیز تر ناخون جو رکہتا نہین ٭ تو بدون کے ساتہہ
بس لڑنا نہین ٭ جو کوئی شہ روز سے پنجہ ملاے ٭ ناتوان پنجے سے
اپنے ہاتہہ اٹہاے ٭ جب کہ اسکے ہاتہہ باندھے آسمان ٭ تب نکال
اسکا تو مغز استخوان ٭ تیئیسوین حکایت ایک پادشاہ کو مرض
ایسا کدہپ تہا کہ جسکا ذکر نکرنا بہتر ہے کتنے حکیم یونان کے متفق
ہوے کہ اس درد کی کچہہ دوا نہین مگر پیٹا آدمی کا کہ کتنی صفتین اسمین
ہوویں پادشاہ نے فرمایا جلد پیدا کریں ایک زمیندار کے لڑکے کو
انہین صفات سے کہ حکیمون نے کہین تہین پایا اور ماباپ کو اسکے
بہت سا مال دیکر راضی کیا اور قاضی نے بہی اسکے قتل کا فتوا دیا
کہ خون ایک شخص کا رعیت مین سے پادشاہ کی سلامتی کے واسطے
جایز ہے جلاد نے اسکے مارنے کا قصد کیا لڑکے نے آسمان کی طرف
دیکہا اور مسکرا کر کچہہ ہونٹون مین کہنے لگا پادشاہ نے پوچہا کہ
اس حالت مین ہنسنے کا کیا موقع ہے لڑکے نے کہا کہ لاڑ فرزند کا
ماباپ پر ہوتا ہے دعوا آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور داد پادشاہ
سے چاہتے ہین جب کہ ماباپ واسطے حاصل ہونے دنیا کے
میرے خون پر بخوشی راضی ہوئے اور قاضی نے میرے قتل
کا فتوا دیا اور پادشاہ نے بہی اچہا ہونا اپنا میرے ہلاک ہونے

مین دیکھا اب سوای حافظ حقیقی کے پناہ نہیں رکھتا مین بیت آگے
کرون کسکے جاکے تیری فریاد مانگوں ہوں تیرے ظلم کی تجھ ہی داد
یہہ باتین سنکر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رو دیا بعد اسکے فرمایا
کہ مرنا میرے تئین بہتر ہے ایسے بیگناہ کے خون کرنے سے یہہ
کہہ کر پشانی اُس لڑکے کی چومی اور گود مین لے لیا غرض خون اسکا
معاف کیا اور مال وزر بہت سا دیا کہتے ہین کہ بادشاہ
نے اُسی ہفتے مین شفایابی قطعہ غرق ہونگا فکر مین اُس بیت کی مین
اب تلک ہے ایک مہاوت جو کھڑا پرتا تہا بجز نیل پر جو کہ ہے اول
چیونٹی کا تیرے زیر قدم فیل کے باون تلے حال اُسے ہے
تیرا بتر چوبیسون حکایت عمر لیث کے ملازمونمین سے
ایک غلام بہاگ گیا تہا لوگ اُسکے پیچھے واسطے تلاش
کے گئے اور لے آئے وزیر کو سانہہ اسکے لاگ تہی
اسواسطے قتل کی اُسکے اشارت کی تو اور غلام ایسی حرکت
نکریں بندہ مسکین نے عجز سے عمر لیث کے آگے سر اپنا
زمین پر رکھہ دیا اور کہا بیت کچھہ ہی مجرم ہو جو اچہا تو کہے تو ہے
روا بندہ کہا دعوا کریے ہے حکم صاحب کا بجا لیکن سبب
اِسکے کہ نمک پروردہ اِس خاندان کا ہون نہین چاہتا کہ فردائے

قیامت

قیامت آپ میرے خون کے مطلبی مین گرفتار ہوون اور جو یہہ
مرضی مبارک ہے تو مجھے سانہہ ایک حیلۂ شرعی کے قتل کیجیے بادشاہ
نے فرمایا کہ حیلۂ شرعی کیونکر کرون غلام نے عرض کیا کہ حکم ہو تا مین
وزیر کو مار ڈالون پہر مجکو اُسکے قصاص مین قتل کرو ایسے تاکہ خون
ناحق تم سے نہو بادشاہ ان باتونکو سنکر بے اختیار ہنسے اور وزیر
سے کہا اب کیا مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر نے عرض کی کہ ائی خداوند
عالم واسطے خدا کے اِس شوخ چشم عیار کو اپنے باپ کی قبر کے
صدقے سے آزاد کرو نہین تو مجکو کسی بلا مین گرفتار کریگا گناہ
میرا ہے کہ حکیمون کے قول پر عمل نکیا مین نے کہ کہہ گئے ہین قطعہ
کہیون تو سنگ اندازے جاکر ترا اپنی نادانی سے بہورا اپنا سر
بروے دشمن پر جو پہینکا تو نے تیر اُسکا اب تو ہے نشانہ کر
حذر چوبیسون حکایت ملک روزبان کے ملازمون مین ایک سردار
نیک سیرت خوش خصلت تہا سب نجیبونسے روبرو اُنکے بہوت
پیش آتا اور پس غیبت انکو نیکی یاد کرتا اتفاقاً اُسے ایک حرکت
صادر ہوئی کہ بادشاہ کو بُری لگی تاوان لیا اور عذاب شدید اُسپر
کیا بادشاہ کے سرہنگ جو اُسکی بھلی نعمتون کے مقر اور شاکر
تہے اسواسطے مدت متعینہ مین اپنی عطوفت اور ملایمت کرتے رہے

اور سرزنش و ملامت کو روا نرکھا قطعہ صلح دشمن سے جو خواہش
ہے تو جسوقت تجھے پیچھے وہ ہٹ کے تو آگے کر اسکی تحسین منہ سے
دشمن کے نکلتا ہے سخن اسکو تلخ بات اسکی نہ بہاوے تو دہن کر
شیرین الغرض جو کچھ کہ مضمون اعتراضات بادشاہ کا تھا بعضے
کا جواب دہ ہوا اور رقیبہ کی جہت سے قید میں رکھتے ہیں کہ بادشاہو
من جو قریب اس نواح کے تھے ایک بادشاہ نے مخفی پیغام
اسکو بطریق نوشتے کے بھیجا کہ سلاطین اس طرف کے قدر
ایسے بزرگوار کی نجانتے تھے جو ایسی بے عزتی کی نہایت ہم پر
یہہ بات ناگوار ہوئی اگر طبیعت تمہاری ہماری طرف ملتفت ہوئی
تو ادہر آنا عین صلاح ہے ہر طرح سے تمہارے حق میں رعایت و سعی
کی جائیگی اور سردار بھی اس مملکت کے تمہارے دیدار کے مشتا
و منتظر ہین اور اسکے جواب کے منتظر القصہ خواجہ اسکے مضمون سے
مطلع ہوا اور خوف و خطر سے اندیشہ کر کے فی الحال ایک جواب
مختصر لکھا اور روانہ کیا لاکن اتفاقاً خط پکڑا جاوے تو موجب فتنہ و فساد
کا نہو اتفاقاً بادشاہ کے ملازمون سے ایک شخص اس حال سے آگاہ تھا
حضور اعلیٰ میں اسنے عرض کیا کہ فلانے شخص کو کہ حضرت نے
قید کیا ہے اس نواح کے بادشاہون سے نامہ و پیغام رکھتا ہے

بادشاہ

بادشاہ اس کلام کو سنکر غصے ہوے اور اس خبر کو کھول دیا
اخر الامر حسب الارشاد قاصد کو پکڑا اور مکتوب کو پڑھا لکھا تھا اسمین کہ
حسن ظن ہر گون کا زیادہ بندے کی فضلیت سے ہے اور واسطے
آنے کے اس دیار مین کہ اس عاصی کو لکھا ہے اجابت کا اسکی مقدور
نہین رکھا بحکم اس امر کے کہ پالا ہوا نعمت اس خاندان کا ہے اسی
بات کے واسطے و لی نعمت قدیم اپنے سے بیوفائی نہین کر سکتا
ہے دیکھیے جبکا سدا احوال پر اپنے کرم بد نہ لیجائے اگر اسے کبھی
ہوا ایک ستم بادشاہ کو سیرت حق شناس اسکی نہایت
خوش آئی خلعت و نعمت دیکر عذر چاہا کہ خطا کی مین نے جو تجھے
ایذا دی کہا سنی ای خداوند اس امر مین آپ کی کچھ خطا نہیں
بلکہ تقدیر مین بھی تھا کہ اس بندیکو کسیطرح رنج پہنچے بس حضرت
کے ہاتھ سے اولی ہے اسواسطے کہ آپ کی اگلی نعمتونکے حقوق
اس فدوی پر ہین اور بہت سے احسان مثنوی جو رنج خلق
سے پہنچے تو مت لے اسکا نام کہ خلق دے نہین سکتی کسیکو رنج
آرام عدو و دوست مین ہوے خلاف حق سے جان کہ دلیر
دونو کے حاکم وہی ہے کہنا مان گذار تیر کا ہے تو صحی کمان کے سبب
نہ جانتے ہین کماندار ہی کو دانا سبب چھبیسوین حکایت

پادشاہونمیں سے عرب کے ایک پادشاہ کو سنا ہے مین نے
کہ اپنے مقربونسے کہتا تہا کہ فلانے شخص کی جتنی رسو میں معین ہین
اُنسے دو چند کردو کہ ملازم سرکار کا ہے اور فرمان بردار سوائے
اُسکے جو خدمتگار ہین لہو و لعب میں چست ہین اور ادائے
خدمت میں سست اِس کلام کو سنکر ایک اہل دل نے فریاد
و فغان کیا لوگون نے پوچہا کہ کیا دیکہا تو نے کہا اُسنے کہ درجے
اعلیٰ بندون کے بہی حق تعالیٰ کی درگاہ میں ایسی ہی مثال رکھتے
ہیں مثنوی کرے جوان کے دو روز کوئی خدمت شاہ ٭ تو اسپہ
تیسرے دن پڑہی جاے شہ کی نگاہ ٭ اُمید ہے جو پرستش
کرین ہیں دل سے اُسے ٭ انہین نہ پہیریگا مایوس اپنے در سے الٰہ ٭
قبول حکم مین سرداری او بڑائے ہے ٭ دلیل یاس ہے ترک
اُسکا اور بُرائے ہے ٭ یقین جان جو رکھتا ہے راستوں کی جبیں ٭
وہ آستاں پہ رکہتا ہے نت ہی سر کتیں ٭ ستائیسوین حکایت
ایک ظالم کی نقل کرتے ہین کہ لکڑیاں فقیرونکی زبردستی سے لیتا تہا
اور دولتمندوں کو مفت دیتا ایک صاحبدل نے اُسکے پاس
آکر یوں کہا بیت سانپ ہے تو جسکو دیکھے اُسکو وہیں کاٹ
کہاے ٭ یا ہے الو جس جگہہ بیٹھے وہانکی خاک اُڑاے ٭ قطعہ

کب

کب خداوند قوی سے زور تیرا چل سکے ٭ ہان مگر عہدہ برآ تجسے نہون
ہم ناتوان ٭ زور مت اہل زمین پر اسقدر کر ایعزیز ٭ شاید اُنکی
بہی دعا کی ہو پہنچ تا آسمان ٭ کہتے ہیں کہ ظالم نے اُسکے کہنے سے
رنجیدہ ہوکر مہہ غصے کا بنا لیا اور اُسکی طرف متوجہ نہوا مناسب
حال اُسکے حاصل معانی اِس آیہ کا ہے یعنے حمیت نے اُسکی نچہوڑا
اُسکو اور گناہ پر قایم رکہا کہ ایک رات باورچی خانے کی آگ اُسکی
لکڑیوں کے انبار مین گر کر لگی اور تمام املاک کو اُسکی جلا دیا
اور اُسکو نرم بچہونے سے اٹہا کر گرم راکہہ پر بٹھلا دیا اتفاقاً وہی
شخص اُسکے پاس سے گذرا دیکہا اُسکو کہ اپنے یارون سے
کہتا تہا نہین جانتا ہون کہ یہہ آگ میرے گہر میں کہانسے لگی
کہا اُسنے کہ انہیں درویشون کے دلکے دہوئین سے قطعہ کر حذر
دو دن مجروح سے یہہ بات مان ٭ زخم پنہان اُسکا آخر سر کو خون
مین تر کرے ٭ رنج مت دینا کسیکے دل کتئیں مقدور بہر ٭ آہ اُسکی
وہ ہے جو ایک خلق کو ابتر کرے ٭ مشہور ہے کہ تاج کیخسرو پر لکہا تہا
قطعہ ایک عمر بلکہ قیامت تلک زمین پر کہا ٭ نہوگا خلق کے پاؤن
کا سر پہ اپنے گذر ٭ یہہ ملک آیا ہے مجہہ پاس جیسے دست
بدست ٭ مگر نجائیگا یون ہیں بدستہاے دگر ٭ اٹھائیسوین حکایت

ایک شخص کشتی لڑنے کی صنعت مین طاق ہوا تہا اور شہرہ آفاق
تہن سو ساتہہ داؤ عجیب و غریب یک مشت اسکی منتہی تہی
اور چالاکیون کے طور سیکے سب اسکے ہاتہون مین ہر روز ایک
نئی وضع سے کشتی لڑتا اور ناظرون کو کمند حیرت مین پکڑ تا مگر
طبیعت اسکی ایک شاگرد خوش شمایل پر مایل تہی چنانچہ تین
سو ساتہہ داؤ اسکو سکہائے الا ایک داؤ کے سکہانے
مین تامل اور تساہل کرتا تہا قصہ مختصر وہی لڑکا چند روز مین
قوی ہیکل اوضعت کشتی مین پے بدل ہوا کسی پہلوان کو
اس زمانے مین اسسے تاب مقابلے کی اور مجال مجادلے کی
نہ تہی یہان تلک غرور مین ایا کہ بادشاہ عصر کے حضور کہنے
لگا کہ استاد کو فضلت مجہپر بسبب برسون کی اور حق تربیت کے
ہے وگرنہ قوت و صنعت مین اسسے مین بہی کمتر نہین بلکہ برابر
ہون شہریار کے مزاج پر سخن اس ناہموار کا نہایت ناگوار
ہوا کہ چہوٹا منہ اور بڑی بات اسیکو کہتے ہین فی الفور ارشاد
کیا کہ ہن آپسمین کشتی لڑین اور ایک مکان بلند کو اس
عالی مقام نے مناسب اس امر کے درست کروایا الغرض ارکان
دولت اور مقربان حضرت بلکہ زور اور ان جہان تمام مجتمع ہوئے

جسوقت جاکہہ لڑائی کی آراستہ ہوئی لڑکا مانند مست ہاتی
کی اس زور شور سے ایا کہ اگر پہاڑ از دہات کا وہان ہوتا
تو جاکہہ سے اسکو اکہاڑتا اور اسفند یار روئین تن بہی سامنے اتا
تو اپنی آمد کے دبدبے ہی سے پچہاڑتا استاد نے دیکہا کہ شاگرد
قوت مین مجہسے قوی نرہے وہی داؤ کیا جو اسسے مخفی تہا
لڑکے کو طریقہ دفع کا اسکے نہ آتا تہا پے بس ہو گیا اخر الامر
استاد نے اسکو اکہاڑا اور زمین پر مارا اخلاق مین ایک
شور پڑ گیا اور غوغا بلند ہوا حضرت اعلیٰ نے استاد کو
خلعت مہربانی مع نعمت جاوید انے عنایت فرمایا اور اس
لڑکے کو نہایت ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے ناحق
ہیونائی کی تو نے اور دعوا مقاومت کا تمام نکیا لڑکے عرض
کی کہ جو کچہہ حضور سے ارشاد ہو فی الواقع یون ہی ہے لیکن
استاد کو زور مین مجہپر غلبہ نہ تہا بلکہ ایک نکتہ فن کشتی کا
مجہسے مخفی کیا تہا اسکے سبب آج کے دن غالب ہوا
استاد نے کہا اسی دن کے واسطے چہپایا تہا کہ کہہ گئے
ہین دوست کو اتنی قوت نہ دے کہ احیاناً اگر دشمن کا
قصد کرے تو کر سکے بیت جو خرد بے ادب کہ بزرگ اپنے

سے لڑے ہرگز وہ پہر نہ اٹہہ سکے ایسا ہی گر پڑے نہیں سنا
ہے تو نے کہ کیا کہا ہے اُس شخص نے کہ جسنے اپنے پالے ہوئے سے
جفا دیکہی تہی قطعہ یا وفا موجود عالم مین نتہی اے دوستو یا کسے نے
کی اس دنیا مین مجہسے ہی وفا مین نے علم تیر سکہلایا بدل جسکو
ندان تیر کا اپنے نشانا اُسنے مجکو ہی کیا انتیسوین حکایت
ایک درویش اکیلا کسی جنگل کے کونے مین بیٹہا تہا ایک بادشاہ
اُسکے طرف سے گذرا فقیر کو از بسکہ فراغت ملک قناعت
سے تہی اُسکی طرف سے گذر التفات نکی اور بادشاہ کو بمرتبہ
غرور سلطنت کا تہا رنجیدہ ہوا اور کہا کہ یہہ طایفہ خرقہ پوشونکا
مانند حیوانون کی ہے آہلیت اور ادمیت نہین رکہتا وزیر نے
یہہ بات سنکر درویش سے کہا ای مرد غرور بادشاہ
روے زمین کا تیری پاس آیا کسواسطے خدمت اُسکی
نکی تو نے اور شرطین ادب کی بجا نہ لایا جواب دیا اُسنے
کہ بادشاہ کو کہو کہ متوقع خدمت کا اُس شخص سے ہو کہ توقع
نعمت کی تجہسے رکہے اور دوسرے یہہ ہے کہ بادشاہ رعیت
کی نگہبان کے واسطے ہین نہ رعیت بادشاہونکی بندگی کے
واسطے قطعہ گرچہ دولت سے اُسکے نعمت ہے پر ہے شہ پاسبان

فقیر

فقیرونکا بہیڑ چوپان کی خادمی کو نہین بلکہ مامور وہ ہے خدمت کا
ایک خورسند و کامران ہے آج غم کی ہے دل مین دوسرے کے
سنان اہل پندار کے بہی سر کو خاک کہائیگی صبر کو تو چندے
یہان جب قضاے نوشتہ آپہنچی فرق شاہی و بندگی مین کہان
گر تو کہولیگا قبر دونونکی شاہ و درویش پائیگا یکسان بادشاہ
کے دل مین درویش کی گفتگو نے ایسا اثر کیا کہ نقش کالحجر ہو گئی
تب کہا اُسسے کہ مجہسے کسی امر کی درخواست کر درویش نے کہا
یہہ چاہتا ہون کہ پہر مجہے تکلیف نہ دے تو بادشاہ نے متنبہ ہو کر
پہر کہا کہ ای صاحبدل کچہہ مجہے نصیحت کر فقیر نے یہہ شعر پڑہا بیت حکومت
مین کر غور بیچارگان کہ ملک و نعم جاے ہے یہان سے وہان
تیسوین حکایت وزیرون مین سے یک وزیر ذوالنون مصری
کے پاس گیا اور اُسسے مدد چاہی کہ دن رات بادشاہ کی
خدمت مین مشغول ہون نعمت کا اُسکی امیدوار اور عقوبت
سے پر اضطراب ذوالنون نے ان باتون کو سنکر رویا اور
یہہ کہا کہ اگر مین بادشاہ حقیقی سے ایسا ڈرتا کہ جیسا تو بادشاہ
مجازی سے تو صدیقونمین سے ایک مین بہی ہوتا قطعہ ساتہہ
دکہہ کے گر نہو سکہہ کی امید پاؤن درویشونکے ہووین بر فلک

جسقدر خایف ملک سے ہی وزیر ؛ حق سے گر ہوتا تو ہو جاتا ملک ؛

ایکتیسوین حکایت پادشاہ نے کسی بیگناہ کے مارنے
کا حکم کیا عرض کی اُسنے کہ ای پادشاہ بسبب اِس غضب کے
جو آپ کو اوپر اِس عاصی کے ہے اپنا آزار نچاہیئے کہ یہہ عذاب
ایکدم مین مجپر سے گذر جائیگا اور گناہ اسکا تمپر ہمیشہ رہیگا رباعی
دوران بقا باد کی مانند گیا ؛ نے خوب ہے نے بد ہے نہ کڑوا میٹھا ؛
کیا غم جو کیا مجپہ ستمگر نے ستم ؛ مجپر سے گیا اور اسکی گردن پہ رہا ؛
پادشاہ کو نصیحت نے اسکی اثر کیا اور اسکے خون سے درگذرا

تیسوین حکایت نوشیران کے وزیر نے بیچ ایک
مہم کے واسطے مصلحت مملکت کے اندیشہ کرتے تھے اور
عقل لگاتے تھے پادشاہ بہی انہیں کی طرح سے متفکر اُسی
تدبیر مین تہا کہ ابوزرجمہر نے پادشاہ کی راے کو ترجیح دی
وزیرون نے مخفی اُسسے کہا کہ پادشاہ کی رای میں کیا زیادتی
دیکہی تو نے جو اتنی حکیمون کی راے پر اختیار کی ابوزرجمہر نے
کہا اسواسطے کہ انجام کار معلوم نہیں اور عقل سب کی تابع
قضا و قدر کے ہے کیا جانئے کہ صواب پر کون ہے اور خطا
پر کون پس موافقت کرنی پادشاہ کی رای سے اولاتر ہے

کہ اگر

کہ اگر خلاف صواب کے ظاہر ہو تو بسبب اُسکی متابعت کے عتاب
سے نڈر رہین ہم **بیت** خلاف راے شہ جسنے کہی بات ؛
تو اپنے جی سے دہوئے ہاتہہ ہیہات ؛ اگر شب روز کو کہنے لگے
شاہ ؛ تو کہہ جلدی کہ یہہ پروین ہے وہ ماہ ؛ **تیتیسوین حکایت**
ایک مکار نے زلفین اپنی کوندھین کہ مین علوی ہون اور
حجاز کے قافلے کے ساتہہ شہر مین آیا اور یوں جتایا کہ حج کرکے
ایا ہون اور ایک قصیدہ روبرو پادشاہ کے لایا کہ مین نے کہا
ہے پادشاہ نے نعمت عظیم اُسکو بخشی تعظیم کی اور بہت
سی نوازش فرمائی اتنے مین ایک ندیم پادشاہ کا اسی سال
مین سفر دریا سے ایا تہا بول اٹہا کہ مین نے اسکے تئین عید
قربان کے دن بصرے مین دیکہا ہے حاجی کیونکر ہوا دوسرا
بولا کہ مین اسکو پہچانتا ہون کہ باپ اُسکا نصرانی تہا ملاطیہ
مین پہر کیونکر علوی ہوا اور شعر اسکے دیوان انوری مین پائے
پادشاہ نے حکم کیا کہ مارین اُسکو اور منع کرین کہ اتنے
جہوٹ ملا کر کیون کہے عرض کی اُسنے کہ اے خداوند روے زمین
اِس عاصی کو ایک سخن اور باقی ہے جو حکم ہو تو کہہ لیوے
اگر سچ نہوگا تو جو عقوبت فرمائیگا سزاوار اُسیکا ہوگا پادشاہ

نے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسنے **قطعہ** دہی لاوے آگے تیرے گر غریب
تو دو پیالے پانی ہے ایک چمچہ دوغ ؛ نہ رنجیدہ ہو سنکے بندے
سے لغو ؛ جہاندیدہ کہتا ہے اکثر دروغ ؛ پادشاہ کو بہت ہنسی
آئی اور کہنے لگے کہ اس سے زیادہ سچ اتنی عمر میں نہ کہا ہوگا تو نے
پس فرمایا کہ جو کچہہ مال اسکا ہے اسے کوئی مزاحم نہو قصہ کوتاہ خوشی
اور خرمی سے وہ گیا **چوتیسوین حکایت** وزیرونمیں سے ایک
وزیر زیردستون پر ترحم کرتا اور سبہونکی اصلاح امور کو واسطے
خیر کا جانتا اتفاقاً پادشاہ کے عذاب میں گرفتار ہوا سبہون
نے اسکی نجات کے واسطے سعی کی اور چوکیدارون نے ملایمت
اور بزرگون نے خوش باطنی اسکی اکثر بیان کی یہان تک کہ
پادشاہ اسکے گناہ سے درگذرا ایک صاحبدل نے اوپر اس
حال کے اطلاع پاکر کہا **قطعہ** دوست راضی رہیں تو باغ پدر ؛
بیچ بہتر ہے مان کہنا یہان ؛ کر تو نیکی برے سے کہتے ہین ؛
؛ دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ ؛ **پینتیسوین حکایت**
ہارون رشید کا ایک بیٹا باپ کے پاس آیا نہایت غضبناک
کہ فلانے ہراول کے بیٹے نے مجھے گالیان دین ہارون نے ارکان
دولت سے پوچہا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دیجے ایک نے اسکے قتل

کی اشارت

کی اشارت کی دوسرے نے زبان کاٹنے کی تیسرے نے تاوان
اور منع مجرے کی ہارون نے کہا کہ اے پسر کرم یہہ ہے کہ درگذر
اور بخش دے کہ دین و دنیا مین اسکا اجر ملیگا اور جو نہین ہو سکتا
تو تو بہی گالیان دے لے ایسا بدلا برا ہے جو حد سے گذر جاوے
اور ظلم تیری طرف ثابت ہو اور دعوا جانب دشمن کے **قطعہ** نہیں ذی عقل
کے نزدیک وہ مرد ؛ کہ جو پیل دمان سے ہو مقابل ؛ وہی ہے مرد الحق
جو غضب مین ؛ بنو لے بات کچہہ بیہودہ باطل ؛ کسیکو دی جو یک
بدخو نے گالی ؛ کہا اسنے کہ سن اے ذات عالی ؛ ہون بدتر اسے جو تو نے
ہے سوچا ؛ غلط سمجہا ہی تو جو کچہہ ہے سمجہا ؛ مین اپنے عیب سے
جیسا ہون آگاہ ؛ تو ہے اگہہ نمانونگا یہہ واللہ ؛ **چہتیسوین حکایت**
کتنے ایک بزرگون ساتہہ کشتی میں بیٹہا تہا میں کہ ایک ناو پیچہے ہمارے
دوبی العرض دو بہائی ایک بہنور میں جا پڑے بزرگونمیں سے ایک
شخص نے ملاح سے کہا نکال ان دونو کو کہ ہر ایک کے عوض سو سو
دینار تجہکو دونگا ملاح پہیر کر ایک شخص کو نکال لایا اور دوسرا
ڈوب گیا کہا مین نے عمر اسکی باقی نرہی تہی اسے اسکے نکالنے
مین تاخیر کی تو نے ملاح نے ہنسکر یون کہا کہ یہہ بات سچ ہے
لیکن خواہش اپنی اس شخص کے نکالنے پر زیادہ تہی کہ ایک وقت کسی

جنگل مین تہک گیا تہا مین اسنے مجھے اونٹ پر چڑہا لیا تہا
اور اس دوسرے نے لڑکائی مین مجکو ایک کوڑا مارا تہا کہا مین
نے راست کہا ہی اللہ تعالی نے جس شخص نے کہ عمل نیک کیا ہے
نفع اسکا واسطے اسیکے نفس کے ہے اور جس کسی نے کہ عمل بد کیا
ضرر اسکا اوپر اسیکے نفس کے ہی **قطعہ** دل کسیکا چہیل مت
مقدور بہر ہی بہرا کانٹون سے یہہ رستا تمام کام مین مت دیر کر
محتاج کے تجکو بہی درپیش ہین بہتیرے کام **سینتیسوین حکایت**
دو بہائی تھے ایک خدمت پادشاہ کی کرتا اور دوسرا بازو کی
کوشش سے روٹی کہاتا ایکدن دولتمند بہائی نے برادر درویش
سے کہا کیون نہین خدمت کرتا تو جو مزدوری کی مشقت سے نجات
تجکو ملے کہا اسنے تو کسواسطے پیشہ نہین اختیار کرتا کہ خدمت کی مذلت
سے رہائی پاوے کہ عقلمندون نے کہا ہے اپنی روٹی کہانی اور
بیٹہہ رہنا بہتر ہے کہ زریکا پتکا باندہنا اور خدمت کے لئے کہڑے رہنا
بیت کرم چونا ہات سے کرنا خمیر ہاتہہ پر مت باندہنا پیش امیر
قطعہ ہو گئی یہہ عمر ساری صرف ان سوچون مین آہ جاڑون مین
کیا پہنون مین اور گرمیون مین کہاون کیا حرص مت کر ای شکم
بس ایک روٹی ہے بہت تا نہون شاہون کے آگے سر جہکا کر

مین

مین کہڑا **اٹہتیسوین حکایت** ایک شخص نوشیروان کے پاس
یہہ خوشی کی خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حق تعالی نے فانی کیا
فرمایا اسنے یہہ بہی سنا ہی تو نے کہ میری حیات کو جاودانی کیا **بیت**
جو دشمن مرے شادمانی نہین کہ نت اپنی بہی زندگانی نہین
انتالیسوین حکایت کسرا کے حضور کتنے حکما مصلحت کرتے تھے
اور ہر ایک کچہہ کچہہ موافق اپنی راے کے بولتا تہا ابوزرجمہر کہ سردار
انکا تہا خاموش تہا پوچہا اسے کسواسطے تو اس بحث مین گفتگو نہین
کرتا کہا اسنے کہ وزیر مانند طبیبونکی ہین اور طبیب دارو نہین دیتا
مگر بیمار کو پس دیکہتا ہون مین کہ راے تمہاری صواب پر ہے
پہر مجکو اس امر مین سخن کہنا خطا ہے **مثنوی** بغیر از کہے بات اوے
جو بن تو ہے بولنا اسمین جاے سخن جو دیکہون کہ آگے ہے
اندہے کے چاہ جتاون نہ اسکو تو ہے یہہ گناہ **چالیسوین**
حکایت ملک مصر کا جب ہارون رشید کے تصرف مین آیا تب
کہا اسنے کہ بخلاف اس گمراہ کے جو غرور سے ملک مصر کے دعوا
خدائی کا کرتا تہا نہ بخشونگا اس ملک کو مگر ایک بندہ کمترین
کو چنانچہ کہتے ہین کہ ایک غلام سیہ فام پاجی مزاج کو کہ نام اسکا
خفیف اور نہایت کم عقل تہا اسیکو بخش دیا مشہور ہے

کہ عقل و دانائی اسکی اس مرتبے تہی جو ایک قوم کسانونکی اسکے
پاس بطور فریاد کے یہہ کہتی آئی کہ کپاس بوئی تہی ہمنے کنارے
دریائے نیل کے مہیہ پے وقت برسا اور وہ سب کی سب ضایع
ہوئی کہا اسنے کہ پشم بوتی تہی تا وہ خراب نہوتی ایک حکیم نے
اسبات کو سنکر یون کہا **مثنوی** کشور رزق جو موقوف ہوتا
دانش پر ؛ تو بیوقوف سدا بہیکھ مانگتا در در ؛ عطا کرے ہے
وہ نادان کو اسطرح روزی ؛ کہ عقل رہتی ہے حیران اسمیں دانا کی ؛
بخت و چشم کا باعث مت جان کاروانی ؛ انکا فقط سبب ہے تائید
آسمانی ؛ اہل ہنر ہزارون صاحب کمال اکثر ؛ پہرتے ہیں مارے مارے
بے قدر جگ کے اندر ؛ کیمیا گر مواوہ کھینچ کے رنج ؛ پایا احمق نے
ایک اجاڑ مین گنج ؛ **اکتالیسوین حکایت** سلاطین عرب
سے ایک سلطان کو کسی شخص نے ایک کنیزک ملک حنتن کی
نذر گذرانی حالت مستی مین چاہا اسنے کہ اسسے جماع کرے کنیزک
نازنین نے ناز کیا اور نمانا پادشاہ ازبسکہ نشے مین تہا اس
حرکت پر غصے ہوکر وہ گل چہر سیمین بر ایک ایسے زنگی سیاہ آہنی
پیکر کو بخشی کہ ہونٹھ اوپر کا اسکی ناک کی نوک سے گذر گیا تہا
اور نیچے کا ہونٹہہ ٹہوڑی کے تلے لٹک پڑا تہا صحراے چنی وہ دیو سفید

کہ انگوٹہی

کہ انگوٹہی حضرت سلیمان کی لیگیا تہا اسکی صورت سے ڈرکر بہاگتا
اور چشمہ گندک کا بغل بو سے اسکی بدبو ہوتا **قطعہ** کوئی شخص اس
مرتبہ دنیا مین بدصورت نہین ؛ اسکی زشتی کی خبر دیجے جو اسپر
کر قیاس ؛ ہے غضب بغلونمین ہے وہ بوے بد یارب پناہ ؛ دہوپ
سے بہادون کی مردے بہی یہہ ہووے نہ باس ؛ **بیت** کوئی دیکھے کا
نہ محشر تک کبہو ؛ خوب رو یوسف سا اس سا زشت رو ؛ زنگی
پر شہوت ان دنو مین مباشرت کا طالب تہا اور اشتیاق اسپر
غالب مہر سے اس رشک مہر کی بے اختیار ہوکر مہر کو اسکی توڑا
اور اپنا منہہ کالا کیا صبح کو پادشاہ نے کنیزک کو ڈہونڈہا اور نہ پایا
تب لوگون نے یہہ ماجرا جوں کا توں عرض کیا پادشاہ کا چہرہ اس
ذکر کو سنکر سرخ ہوگیا اور نہایت غضب سے فرمایا کہ اس روسیاہ
کو مع کنیزک باندھین اور ایک بام بلند سے خندق مین ڈال
دین کہ ایک وزیر نے واسطے شفاعت کے اپنی جبین زمین
پر رکہہ دی اور یون التماس کیا کہ اقبال و دولت اور جاہ و سلطنت
خداوند کی قایم دایم رہے غلام زنگی کی اس امر مین کچہہ تقصیر نہین
کہ تمام بندے اور خادم آقا کے انعام سے عادت رکھتے ہین
پادشاہ نے کہا کہ البتہ لیکن دور نتہا جو ایک رات اسسے نزدیکی

نکرتا وزیر نے کہا ای خداوند جو کچہہ کہ حضور سے ارشاد ہوا یون ہین
ہے لیکن کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے کہ کہہ گئے ہین
قطعہ پہنچے جو تشنۂ دل سوختہ بر آب حیات ٭ اسکو مطلق
نہ خطر پیل دمان کا ہووے ٭ خالی گہر خوان سے پر بہوکہہ مین ملحد
جو پاے ٭ کچہہ نہ اندیشہ اسے پہر رمضان کا ہووے ٭ پادشاہ
منصف مزاج کو یہہ لطیفہ نہایت خوش آیا فی الفور شاد کیا کہ
زنگی کو تیری خاطر سے بخشا مین نے لیکن کنیزک کو کیا کرون
وزیر نے پہر عرض کیا کہ اسکو اس زنگی کیتئین بخشیے اسواسطے
کہ جہوٹا جسکا ہے اسی کے لایق ہے قطعہ تشنہ لب پیوے
نہ وہ آب زلال ٭ جسکو کندیدہ دہان تک منہہ لگاے ٭ دوستی
اسکی نکر ہرگز پسند ٭ کوچۂ بدنام مین جو کوئی جاے ٭ گر پڑے
جسوقت سرگین مین ترنج ٭ شاہ کا پہر ہاتہہ اسکو کب
اٹہاے ٭ بیالیسوین حکایت اسکندر رومی کتئین
پوچہا کہ مشرق اور مغرب کے دیار پر کیونکر قبضہ کیا تو نے
کہ اگلے پادشاہ خزانہ و لشکر اور ملک و عمر تجہسے کہین زیادہ
رکھتے تھے لیکن کسیکو ایسی فتح میسر نہوئی کہا اسنے کہ مددگار
حقیقی کی مدد سے جس مملکت کو کہ لیا مین نے وہانکی رعیت

کو آزار

کو آزار ندیا اور نام پادشاہونکا پے و قری سے نلیا فرد ہرگز
نہ برا جانے اسے ہووے جو دانا ٭ لے نام بری طرح سے جو کوئی
بڑونکا ٭ قطعہ سب ہیچ ہے نہ بہول کہ رہنے کا نت نہین ٭ تخت
اور بخت و امر و نہی اور گیر و دار ٭ اگلون کے نام نیک کو تو رایگان نکر
نیک تیرا بہی رہجاے یادگار ٭ دوسرا باب اخلاق مین درویشون
کے پہلی حکایت ایک بزرگ نے کسی پرہیزگار سے پوچہا
کہ فلانے عابد کے حق مین آپ کیا کہتے ہین کہ اکثر اشخاص
اسکے حق مین طعنہ آمیز باتین کہتے ہین کہا اسنے کہ بظاہر اس
مین کچہہ عیب نہین دیکہتا اور باطن سے آگاہ اللہ ہے قطعہ
جسکو ظاہر مین متقی دیکہے ٭ اسکے تقوی کا تو نکر انکار ٭ کہوچ متکر
کسی کے باطن کا ٭ محتسب را درون خانہ چکار ٭ دوسری حکایت
ایک فقیر کو مین نے دیکہا کہ کعبے کے استانے پر سر کو رکہہ کر
اپنا منہہ زمین سے ملتا تہا اور عجز و نیاز سے کہتا تہا کہ یا غفور یا رحیم
تو جانتا ہے کہ ظالم سے کیا صادر ہووے اور جاہل سے کیا
ظاہر کہ یہہ تجکو ہی لایق ہے قطعہ عذر تقصیرات خدمت ہی فقط
لایا ہون مین ٭ طاعتون سے مطلقاً رکہتا نہین تاب و توان ٭
عارف استغفار کرتے ہین عبادت سے مدام ٭ توبہ کرتے ہین گناہون سے

ہمیشہ عاصیان ؛ جزای بند کی چاہتے ہین عابد و ذاکر اور قیمت
جنس کی تاجر یہہ بندۂ امیدوار امید لایا ہے نہ طاعت اور گدای
کرنے آیا ہے نہ تجارت وہ سلوک ہمسے کر کہ جسکے تو لایق ہے
نہ وہ امر جو ہمارے حال کے موافق ہے **بیت** قتل کر یا بخش اب تو در
پہ تیرے سر رکہا ؛ حکم کیا بندیکا جو فرمائے تو لاوے بجا ؛ **قطعہ**
در پہ کعبے کے ایک سایل یون ؛ کہے تہا عجز سے یہہ رو رو کر ؛ طاعتین
مت قبول کر لیکن ؛ قلم عفو کہینچ عصیان پر ؛ **تیسری حکایت**
عبد القادر گیلانی کو اس عاصی نے دیکہا کہ حرم کعبہ مین ماتھے
کو سنگریزون پر دہر کے یون کہتا تہا کہ یا الہی بخش مجہکو اور
اگر ایسا ہی عذاب کے لایق ہون تو خواہش یہہ ہے کہ قیامت
کے دن اندہا اٹہو تا نیکون کے منہہ سے شرمندہ نہون **قطعہ**
؛ خاک پر منہہ رکہہ کے کہتا ہون بعجز ؛ ہر سحر اید ہر جو آتی باد ہے ؛
؛ ایکہہ تجہکو مین نہین تک بہولتا ؛ حال میرا بہی تجہی کچہہ یاد ہے ؛
چوتہی حکایت ایک چور متقی کے گہر مین گیا ہر چند وہان ڈہونڈہا
پر کچہہ نپایا تب تو نہایت دل تنگ و پشیمان ہوا زاہد نے جو یہہ
ماجرا دیکہا ایک کملی بساط مین تہی کہ جس پر سوتا تہا چور کے
رہگذر مین اسکو ڈال دیا اسواسطے کہ محروم نجاوے اور یہان

کے

کے آنے سے کچہہ فایدہ اٹہاوے **قطعہ** یہہ سچ ہے کہ مردان
راہ خدا ؛ نہین کرتے دشمن کے دل کو بہی تنگ ؛ تجہے کب میسر ہوا
یہہ مقام ؛ کہ رکہتا ہے تو تو محبون سے جنگ ؛ محبت صاحبان
صفا کی روبرو اور پس غیبت ایکسی ہے نہ ان لوگون کی
مانند کہ پیچہے تیرے کنائے کی بولیان بولین اور آگے زبان تعریف
کی کہولین **فرد** روبرو بہیڑ کی طرح ہین غریب ؛ پیٹہہ پیچہے ہین گرگ
سے موذی ؛ **بیت** جو کرے اظہار آکے تیرے عیب مردمان ؛ عیب
تیرے بہی کریگا ہر کہین جا کر بیان ؛ **پانچوین حکایت** اشخاص چند
متفق مسافرت کے تہے اور شریک رنج و راحت چاہا
مین نے کہ رفاقت کرون انہون نے موافقت نکی تب مین
نے التماس کیا کہ اخلاق سے ایسے بزرگون کے عیب و غریب
ہے کہ مسکینون کی مصاحبت سے منہہ پہیرین اور فایدے
کو انسے دریغ رکہین کہ مین تو اپنے نفس مین قوت اور جسم
مین قدرت پاتا ہون کہ خدمت مین مردون کی اور صحبت مین
صاحب دردون کی خاطر رہون پادشاطر ہون نہ بار خاطر **شعر**
؛ پیادہ پا ہون اگرچہ نہین کسی پہ سوار ؛ ولیک ہونگا تمہارا مین
غاشیہ بردار ؛ تب انمین سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ باتین سنکر

اِسقدر آزردہ اور اِتنا افسردہ مت ہو کہ اِن دنو مین ایک
چور نے اپنے تئین فقیرونکی صورت بنا یا اور ہماری صحبت مین در آیا
بیت ہر ایک شخص کیا جانے جامے مین کیا ہے ۔ جو لکھے سو
جانے کہ نامے مین کیا ہے ۔ از بسکہ سلامت روے مزاج
مین درویشون کے ہے گمان مکر کا اسکی طرف نکیا اور اپنے
ساتھہ مین ملا لیا مثنوی دلق بس کافی ہے پنہان بہر تمیز
عارفان ۔ ورنہ سب ہینگے بشر اور خلق کے ہین درمیان ۔
جو کہ تو چاہے پہن پر کار ہاے نیک کر ۔ خواہ سر پر تاج رکھہ
خواہی علم کو دوش پر ۔ تات کے جامے کے پھنسے سے نہین
ہے زاہدی ۔ زاہدی مین پاک و اطلس پہن لے تو ابھی ۔ جبود
حرص و ہوس دنیا کو تج رکھہ دین کا پاس ۔ پارسائی بس یہی
ہے نے فقط ترک لباس ۔ مرد کو چلتہ پہناوا قعی ہیگا
بجا ۔ بیہجرے کو ہے صلاح جنگ سے کیا فایدہ ۔ اتفاقاً ایک دن
چلتے چلتے آفتاب دوب گیا اور وقت شام ہوا شدت
سیکے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے نیچے بیخبر
سو گئے اس چور بدذات نجس باطن نے چہاگل ایک رفیق
کی ہاتھہ مین انتہالی کہ طہارت کے لئے جاتا ہون یہہ کہا اور

واسطے غارت کے گیا فرد خرقہ پہنا متقی نے دیکھنا ۔ جہول
خر کی جامہ کعبہ کیا ۔ جب کہ درویشونکی انکہون سے اوجھل ہوا
کسی ہرج مین گیا اور ایک درج چرا لیا غرض جب تلگ
کہ سورج نکلے اور دن چڑھے وہ سیاہ دل بہت دور نکل گیا
بیچارے رفیق بیگناہ غافل سوتے تھے کہ فجر کے وقت بہت
سے لوگ چڑھہ آئے اور ان سبکو قلعے مین بہاکر قید کیا
اسی تاریخ سے غیرون کی صحبت چہوڑ دی اور تنہائی اختیار
کی کثرت مین آفت ہے اور تنہائی مین راحت قطعہ حمایت
قوم مین گر ایک سے ہو ۔ تو رتبے جائین سب خرد و کلان ۔ جو جاو
کہیت مین ایک کاون کا بیل ۔ تو آلودہ کرے سب بیل و ہانکے
سنکر کہا مین نے کہ شکر صد ہزار اور حمد بیشمار جناب الہی
مین ہے کہ درویشون کے فیض سے فایدہ مند ہوا ہون اگرچہ
صحبت سے انکی الگ رہا غرض یہہ حکایت پر کیفیت نصیحت ہے
ہمین اور ہمارے ہمنشینونکو تمام عمر کفایت کریگی مثنوی تمام
بزم مین کج فہم گرچہ ایک بہی ہو ۔ تو رنج دیوے بہت سے وہ
ہوشمندونکو ۔ اگرچہ حوض کے اندر بہرا ہو عطر و گلاب ۔ پر اسمین
سگ جو گرے ہووے بدتر از پیشاب ۔ جتہی حکایت

ایک زاہد کسی پادشاہ کا مہمان تہا جب دسترخوان پر بیٹھے تو
اُسنے کہانے مین بہت سی کمی کی اور جسوقت نماز کو اُٹھے
تو اپنی عادت سے زیادہ پڑھی اسواسطے کہ گمان صلاح کا
اُسکی طرف لوگ زیادہ کرین اور سر ارادت اُسکے آگے
بخوبی دہرین **فرد** کعبے اعرابی نہ پہنچیگا یہہ مجہکو ہے خطر ؛ جائے ہے
جس راہ تو وہ راہ ترکستان ہے ؛ جب کہ فارغ ہوا اپنے گہرایا اور
کہانا مانگا ایک بیٹا اُسکا نہایت شعور مند تہا فی الفور اُسنے عرض
کی کہ ضیافت مین پادشاہ کی مگر پیر و مرشد نے کچہہ نوش نہین
فرمایا کہا اُسنے سب کے روبرو اس لیئے نہین کہایا کہ کام اویگا
اُس سعادتمند نے ہاتہہ باندھ کر پہر التماس کیا قضا نماز کی بہی
کیجیے کہ مطلقاً ادا نہین ہوئی اصلاً کام نہ آویگی **قطعہ** ای کہ رکہتا ہے
ہتیلی پر ہنر ؛ عیب ہین تیری بغل مین بیشمار ؛ کہوٹ جس روپے
مین ہو کی روز بد ؛ کام آنیکا نہین وہ زینہار ؛ **ساتوین حکایت**
یاد ہے کہ لڑکپنے مین مجہکو عبادت کا ذوق تہا اور شب
بیداری کا شوق اتفاقاً ایک رات باپ کی خدمت مین
قران بغل مین لیئے حاضر تہا مین سونے کا تو کیا ذکر ہے تا بسحر
پلک سے پلک نہ لگائی تہی اور ایک طایفہ بے خبر اُسی جاگہہ ہمارے

پاس

پاس سوتا تہا حال اُنکا دیکہہ کر قبلہ گاہی سے مین نے التماس کیا
کہ ان مین سے کوئی سر نہین اُٹہاتا اور بندگی معبود کی بجا نہین
لاتا ایسے سوتے ہین کہ گویا مر گئے ہین یہہ سنکر اونہون نے
ارشاد کیا کہ خوب ہوتا جو تو بہی سو جاتا کہ عیب کسی کا تیری زبان
پر نہ آتا **قطعہ** مدعی اپنے بن نہ دیکھے کچہہ ؛ اُسکے آگے ہے پردہ پندار ؛
چشم حق بین اُسکو دیوین اگر ؛ آپ سا کوئی پہر نہ دیکھے خوار ؛ **آٹہوین**
حکایت ایک بزرگ کیتئین کسی مجلس مین اکثر شخص سر اُٹہتے
تھے اور اُسکے وصفونکے خوبی مین مبالغہ نہایت کرتے تھے اُسنے
سر اُٹہایا اور فرمایا کہ ای عزیزان مین جیسا کہ ہون اپنے تئین
پہچانتا ہون **شعر** دیکہہ ظاہر مدح کی اسمین تمہارا نقص کیا ؛ حال
باطن کا میرے مطلق نہین تمپر کہلا ؛ **قطعہ** ظاہر لکے ہی خوب میرا
جسم خلق کو ؛ باطن ولے نجس جو ہے اُسے ہون منفعل ؛ نقش
و نگار مور کے سب ہین سراہتے ؛ رشتی سے اپنے پاؤن کی
لیکن وہ ہے خجل ؛ **نوین حکایت** ایک صالح ساکن لبنان
کہ رتبے اُسکی معرفت کے ملک عرب مین جابجا مذکور تھے
اور کرامتین اُسکی کوچہ بکوچہ مشہور ایکدن دمشق کی
مسجد مین وارد ہوا اور حوض کے کنارے پر وضو کرنے لگا

کہ پاؤن اُس ثابت قدم راہِ طہارت کا ایسا ڈگمگایا کہ پانی
مین گر پڑا غرض وہ پیر اک دریاے حقیقت کا اور غوطہ خور بحر طریقت
کا نہایت جد و کد سے اُس آبگیر سے نکلا بعد ادا کرنے نماز کے ایک
نیازمند نے بہ نیاز التماس کیا کہ میری ایک مشکل ہے اُسے آسان
کیجیے فرمایا اُسنے وہ کیا ہے تب بولا وہ یاد مجھکو کہ فلانے وقت دریاے
مغرب پر قدم بقدم چلے جاتے تھے تم اور پشت پا تمہاری تر نہوئی
تہی اسگہری قد آدم پانی مین یہہ حالت آپکی تباہ تہی عنقریب تہا
کہ غریق رحمت ہو اسمین کیا حکمت ہے شیخ نے گردن نیچی کی اور
بہت تامل کے بعد کہا نہیں سنا ہے تو نے کہ سید عالم نے زبان گہر افشان
سے ارشاد کیا ہے کہ مجھکو ایک وقت خاص ساتہہ پروردگار کے ہے
کہ اُسمین بار نہیں کسی فرشتہ مقرب کو اور نہ کسی رسول مکرم کو غرض
جناب رسالت نے لفظ ہمیشگی کا نہین فرمایا کسی وقت حضرت
جبرئیل و میکائیل سے احتیاج نرکھتے تھے اور ایک وقت حفصہ و زینب
اہل خانہ اُنکی تہیں سازش کرتے تہے عارفونکے آگے کبہی جلوہ ہے
کبہی پردہ گاہ ہے باخود ہیں کبہی بیخود **مثنوی** کرنے لگتے ہو خود بخود
پرہیز ہمکو دیکہلا کے آپ ہی دیدار آگ بہڑکاتے ہو میرے دلکی
گرم کرتے ہو اپنا تم بازار **شعر** بیوسیلہ دیکہتا ہون اپنے میں محبوب کو

حالت

حالت اسدم اور کچہہ ہے مین نے رستہ گم کیا آگ کو بہڑکا کے قطرے سے
بجہا دیتا ہے پہر اس لئے تو دیکہتا ہوں مجھکو دوبا اور جلد **دسوین**
حکایت منظومہ کسی نے پیر کنعان سے یہہ پوچہا کہ ای عالی گہر گوہر سے
اعلی وہ بوے پیرہن یہان مصر سے آے پسر کو چاہ کنعان مین نہ
تو پاے یہہ تیرا طور بس حیرت فزا ہے سبب اسکا بتا دے جلد کیا ہے
یہہ سن اُسنے کہا ہم برق سان ہین نمایان ہین کبہی گاہے نہان
ہین کبہو پاؤن تلے لے لین سما کو کبہی دیکہین نہ اپنی پشت پا کو
اگر عارف کا رتہا ایک سا طور اٹہا تا ہاتہہ دو جگ سے وہ فی الفور
گیارہوین حکایت ایک جماعت افسردہ دل مردہ عالم صورت
ہی سے آگاہ بہولی ہوئی ملک معانی کی راہ شہر بعلبک کی مسجد مین
میری جلیس تہی کتنے کلمے بطور وعظ کے مین نے کہے لیکن اُس گروہ نے
گوش دل سے نہ سنے جب مین نے دیکہا کہ نصیحت رایگان جاتی
ہے اور میری گرم آگ اُنکی گیلی لکڑیون کو نہین سلگاتی تب تو
دریغ آیا مجھے کہ تربیت خرون کی اور آینہ داری بے بصروں کی کرنی
پڑی مثل مشہور ہے کہ اندہے کے آگے رووے اپنی انکہین
کہووے ولیکن دروازہ معنی کا کہلا تہا اور سلسلہ سخن کا بڑہا تہا بیان
مین اس آیت کے کہ معنی اُسکے یہہ ہین نزدیک تر ہے علم میرا اُسے

Library Digitised Collections

Author/s:
Sad

Title:
Bagh-i Urdu

Date:
1226 [1811]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23309

File Description:
Part 1

کی شکرگذاری کے لئے خدمت کو جان و دل سے حاضر ہوتا
تب یہہ مصراع بڑہا مین نے مصراع صدا مین ہون کی تیرے ہوتے مہہ سے
کب نکلتی ہے بولا وہ کہا ہوا گر چند روز یہین استراحت کرے
تو کہ تیری خدمت سے استفادہ اٹہاؤن مین جواب دیا مین نے کہ بموجب
اس حکایت کے نہین ہو سکتا حکایت بزرگ ایک کوہ پر یہہ
ہمنے دیکہا سراپا نور حق اسکا سراپا نہ تہی کچہہ فکر اسکو بام و
در کی قناعت جگمین بس ایک غار پر کی کہا مین شہر کے اندر جو
تو آئے دل بستہ تیرا ایکبار کہل جاے کہا وہانکے عجایب ہین
پری رو اداؤن سے بہرے باشکل نیکو کہان مقدور انسان
تاب کب لاے جو کیچڑ ہو بہت ہاتی پہسل جاے یہہ پڑھکر
چند بوسے اپسمین سرور کے لئے دئے اور رخصت ہوئے
نظم وقت رخصت یار کے مہہ کا اگر بوسہ لیا فایدہ کیا جی بھرا
کچہہ مزا اسنے دیا سیب بہی رخصت ہوا ہے اپنے یارون سے مگر
لال ادہر سے ہے جو آدہا اور پیلا ہے ادہر شعر ہزار افسوس میرا
دم نہ نکلا روز رخصت مین نکیجو تم گمان منصفی مجہپر محبت مین
اٹہارہوین حکایت ایک خرقہ پوش حجاز کے کاروان
مین ہمارے ساتہہ تہا عرب کے کسی امیر نے سو دینار اسکو

دیئے

دیئے تھے تا عیال کے خرچ سے عہدہ برا ہووے یکایک خفاجہ
کے چورون نے کاروان کو مارا اور تمام مال لے گئے سوداگر
رونے لگے او فریاد پے فایدہ کرنے بیت شور کر تو خواہ یا فریاد کر
چور دینے کا نہین پہر تجکو زر مگر وہ درویش خرقہ پوش اپنی حالت
پر تہا مطلقاً فرق اسے نکیا مین نے کہا شاید مایہ توکل تیرا نہین لیا بولا
وہ کہ اسے اتنی الفت نہ تہی کہ اسکے جدا ہونے سے خستہ حال ہو
جاؤن اور آنسو آنکہوں سے بیفایدہ بہاؤن بیت تو ہر ایک شے
مین اپنا مت پہسا دل چہوڑانا اسے ہوگا سخت مشکل کہا
مین نے کہ جو کچہہ کہ تو نے بیان کیا اپنا بہی حسب حال ہے کہ مجکو عہد
شباب مین ایک جوان کے ساتہہ کمال خلطا تہا اور اس مرتبہ
اعتقاد کہ میری انکہہ کا قبلہ اسیکا جمال تہا اور میری عمر کا حاصل اسیکا
وصال قطعہ اگرچہ حور و ملک آدمی پری سب ہین پر اس سا خوب
نہوگا کوئی جہان مین کہین قسم ہے اسکی ہی جس بن حرام ہے
صحبت کسیکے نطفے سے ایسا بشر نہوگا حسین ناگاہ وہ
بقضاے الہی بساط اجل پر بیٹہا اور دہوان غم کا اسکے
خاندان سے اٹہا مدتو اسکی قبر پر مجاور رہے اور اکثر شعر
اسکے فراق مین کہے چنانچہ انہین مین سے یہہ بھی ہی قطعہ حسن

ای گل تیرے پاؤنمین چبہا خار اجل ؛ پہلے اُس روز سے ایکاشکے ہوتا مین
ہلاک ؛ کہ بغیر از تیرے دنیا کی نکرتا مین دید ؛ خاک پر ہون مین تیرے
سر پہ پڑے میرے خاک ؛ قطعہ وہ جسکو فرش پر نے خواب
تہا نے چین تہا ؛ پہول نسرین کے نہ بچھتے جب تک اسپر بیشمار ؛
خاک مین گل سا بدن اُسکا ملایا چرخ نے ؛ قبر پر اُسکی اُگا ہے
ہے درخت خار دار ؛ اسکے مرنے کے بعد قصد سفر کا کیا مین نے
اور نیت بالجزم کی کہ بقیہ عمر کسی چیز کی ہوس نکرون اور گرد
پیش مجلسونکے نہ پہرون قطعہ نفع دریا خوب ہوتا گر نہوتا خوف
موج ؛ پاس گل کا لطف رکہتا گر نہوتی فکر خار ؛ مور کی مانند
گل نازان تہا باغ وصل مین ؛ ہجر مین ہون پنج کہاتا آج مین ہین
مثل مار ؛ انیسوین حکایت شاہان ملک عرب سے
ایک پادشاہ کے حضور مذکور لیلی و مجنون کا ہوا اور شور
شین احوال کی اُنکے سمع مبارک مین پہنچین کہ باوجود اس
فضل و بلاغت کے بی اختیار دیوانہ وار صحرا و کوہسار مین
پہرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اُسکو حضور مین حاضر کرین جب
کہ باریاب ہوا مذمت و ملامت بہت سی کی کہ انسان کی شرافت
کے بیچ کیا نقصان دیکہا تو نے جو خو بو حیوانونکی سیکہی اور معاشرت

وصحبت

وصحبت انسانون سے چہوڑ دی قیس نے ایک نالہ کیا اور کہا
شعر ملامت کن ہین مجکو دوست اکثر حب لیلی مین ؛ مجھے
معذور رکھتے دیکھتے جو ایکدن اسکو ؛ قطعہ جتنے ہین عیب
جو میرے ای کاش ؛ دیکھتے شکل تیری ای دلبر ؛ تا تیری دید مین
بجائے ترنج ؛ اپنے ہاتونکو کاٹتے تکسیر ؛ تو یہہ حالت میرے
دعوی محبت پر گواہی دیتی پادشاہ کے جی مین آیا کہ لیلی کو
بہی دیکھئے کہ کیا حسن و ادا رکھتی ہے کہ سبب اتنے فتنے و فساد
کا ہوئی ارشاد کیا کہ اسکو بہی لائین فی الفور کئی شخص گئے
اور قبایل عرب مین بہت سا پہرے غرض بکمال جستجو لیلی کو
بہی لاکر سراپچے کے صحن مین کہڑا کر دیا پادشاہ نے اُسکے
قد و قامت پر جو نگاہ کی دیکہا کہ ایک عورت سانولی اور دبلی
سی ہے حضرت کی نظر مبارک مین بمرتبہ حقیر لگی اس سبب
سے کہ محل کی خواصون مین ادنی اُسے حسن مین برتر
اور زینت مین خوشتر تہی مجنون نے اسبات کو پاکر عرض
کیا ای حضرت سزاوار یہہ ہے کہ جمال لیلی کو مجنون کی آنکہون سے
دیکہئے تو بہید اُسکے دیدار کا آپ پر ظاہر ہو مثل مشہور ہے
کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید شعر ذکر مقام دوست جو میرے سنے

مین آیا هے یاران ۔ سنے جواسکو کہو تم کہ شاہ سانہہ میرے
ہونا لہ کنان ۔ دوستو کہدو بیدردونسے سکو نہین پانیکے کہہو
صاحب دردونکے جو هے جی مین تجہہ نہوویگا وہ عیان ۔ نظم دردکہانتک
کانہو گا نذر ستون کیتئین ۔ دردجز ہمدرد کے ہرگز مجہے کہنا نہین ۔
ناہیت زنبور کی کہنی اُسے سے خوب ۔ لگ گیا ہو دنگ جسکے ایک
ذرہ بہی کہین ۔ ایک کہانی هے نیرے آگے یہہ اپنی گذشت ۔
حال تب جانے میرا جب ہووے تو مجا غین ۔ میرے سوز
ودردکو نسبت ندے تو اورسے ۔ ہاتہہ مین هے تون اُسکے
مین ہون مجروح وحزین ۔ بیسین حکایت نقل هے
کہ قاضی ہمدان ایک نعلبند کے لڑکے سے سرگرم تہا لغل
دل اُسکا آتش شوق مین جلتا اور جگر اُسکا سوز
غم سے پگہلتا دن رات اُسیکو دہوند تا حسب حال
اپنے یہہ رباعی پڑھتا قطعہ وہ سروسہی انکہون مین اچہا تو
لگا ۔ ہردلکو میرے پاؤن تلے اُسنے ملا ۔ یہہ دیدہ شوخ
دل نہاد ینتے ہین ۔ دنیا نہین دل تو انکہین رکہہ بند سدا ۔
کہ ایکدن کسی رہگذر مین قاضی بیقرار سے دوچار ہوا سبب
اِسکے کہ تہوڑی سی کیفیت اِس حالت کی اُس محبوب

نوش اُسلوب نے سُنی تہی نہایت رنجیدہ تہا گالیان
پے تحاشی دینے لگا اور نازو انداز سے دست نگارین مین
پہرا تہا لیا غرض کوی دقیقہ بیحرمتی اور بیغیرتی کا باقی نرکہا تب قاضی
نے عالمون مین سے ایک عالم معزز دانا تر سے کہ ہمراہ اُسکے تہا
یون کہا بیت وہ غصے کی چین و یکنا اور یہہ جبین ۔ وہ تلخ زبان اور
یہہ مکہرا شیرین ۔ جیسا کہ عرب کہتے ہین ضَرْبُ الْحَبِیْبِ زَبِیْب
یعنے چوٹ دوست کے ہاتہہ کی مثل منقہ هے بیت راحت هے تیرے
ہاتہہ کی یہہ چوٹ کری ۔ نرمی یہہ نہین رکہتی هے پہولونکی چہڑی ۔ کونہین
هے کہ درشت گفتگو سے اِس غنچہ لب کی بوے ملاحت آتی هے
بادشاہ ظاہر مین باتین جنگ آمیز کرتے ہین اور باطن مین
صلح چاہتے ہین فرد ہوتا هے مزے مین ترش کچا انگور ۔
تک صبر کرو تو پہر وہی ہو شیرین ۔ یہہ کہا اور مسند قضا پر
آیا کتنے اشخاص بزرگان عادل و عاقل سے کہ ملازم اُسکے
تہے آداب بجالاے اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک
التماس حضور مین کرین اگرچہ ترک ادب هے اور بزرگون نے
فرمایا هے بیت بزرون سے نہین بحث کرنی روا ۔ خطا انکی
کہنی خطا هے خطا ۔ لیکن بندے حضور سے ازبسکہ تعلیمین

پاتے رہین ہین بنا بر اسکے جو صلاح دولت کہ دیکھین اور
سمجھتا دین تو ایک قسم کی خیانت ہو بہتر و لایق تر یہہ ہے کہ گرد
پیش اس لڑکے کے پھے ادب کے آپ جانہ پھرین اور محبت کو اسکی
ترک کرین کہ مرتبہ قضا کا نہایت اعلی ہے اور رتبہ اسکا بہت
بڑا ہے سنبھالیے جیکو اور نہا نہیے دلکو ایسا نہو آپ ایک
بدترین گناہ مین آلودہ ہوون اور عمر بھر اسکی ندامت مین
روون یہہ ہے حریف کہ دیکھنا تمنے او یہی بات ہے کہ سنی تمنے
نظم حیا کا دیا جسنے پردا اٹھا کسی کی اسنے آبرو سے یہے
کیا کیئے جسنے برسون تلک نیک کام کرے ایک بدی
اسکو رسوای عام قاضی کو نصیحت باران ایکدل کی اور
دوستان عاقل کی نہایت پسند آئی اور خوبی عقل پر اسکی
قوم کی تحسین و افرین کی اور کہا کہ فکر عزیزون کی اور نظر ہمنشیو
مرے حال کی مصلحت حال پر عین صواب ہے اور یہہ مسئلہ
بیجواب شعر محبت دل سے اٹھہ جاوے جو دشنام و خدمت
سے ملامت گر سے ہم سنتے رہین نت اسکو رغبت
سے ۲ بیت تیری یاد دل کسطرح سے بہلائے کہ کچلا ہوا
سانپ کب بیچ کہائے پھر کتنے رازدارونکو اسکی تلاش

۱ بیت نصیحت کرنے ہوا ناصح تو آتش ۲ نہین جانتی آنکھ کی آگ سے بیباکی

وجستجو کا حکم کیا اور مال وزر اسکے کام بدانجام پر خرچ کرنے لگا
مثل ہے کہ زر ہے جسکے ترازو مین زور ہے اسکے بازو مین مرد
بہت سا ہو زر دیکھے تو جھک ہی جاے ترازو کی دندی ہو کر
آہنی اتفاقاً ایک رات خلوت اسکی شمع رو سے میسر ہوئی نہی کہ
اسی رات کوتوال بدخصال کو خبر ہوئی کہ اس رات قاضی شراب
مین مست و بیخبر ہے اور بغل مین اسکی ایک محبوب سیمین بر ہے
خوشی سے اس نعمت کی نہین سوتا ہے بے تکلف و بے باکانہ ان
بیتون کو ہے گاتا نظم ای مرغ آج وقت سحر بولنا نہ تہا بوس و
کنار سے ابہی عاشق نہین چھکا زلف سیاہ لیتی ہے رخسار
یار سے یا گردمہ کی گیسو کے چھائی ہے یہہ گھٹا افسوس
مین بجاے کہن عمر اور یہی تک جاگ لے کہ خواب سے فتنہ نہین
اٹہا مسجد سے جب تلک نہ سنے صبح کی اذان یا گھر سے
بادشاہ کے نقارہ کی صدا محبوب کی لبون سے جدا
اپنے لب نکر بیہودہ بولنے پہ تو اس مرغ کے بجا القصہ
قاضی اس حالت مین تہا کہ ایک خدمتگار رازدار نے آکر یہہ
کہا کہ آپ کس نیند سوتے ہین اور کس غفلت مین ہین اٹھیے
شتابی بہاگیئے باصطرابی جسقدر پاؤنمین طاقت پایئے

متصل چلے ہی جائیے کہ دشمنون نے آپ پر بندش باندہی ہے
بلکہ راست تو یہہ ہے کہ سچ کہا ہے اتنگ آگ فساد کی دہیمی
ہی اب تدبیر سے بجہہ سکتی ہے ایسا نہو کہ کل ایسی بہڑکے کہ ایک
عالم کو جلا دے قاضی نے مسکرا کر طرف اسکی دیکہا اور یہہ کہا
قطعہ صید جس شیر کے ہو پنجے مین ؛ اسکو اندیشہ کیا ہے کتے سے
مہہ سے مہہ دوست کے ملا بس چہوڑ ؛ تا عدو پشت دست کو کاٹے
الغرض سخن اسے لطیف تر اور بات عجیب تر یہہ ہے کہ اسی رات
بادشاہ کے حضور مین بہی عرض ہوئی کہ حضرت کے ملک مین
ایسا بد اطوار و بدکردار پیدا ہوا ہے آگے اسکے حق مین جو کچہہ
ارشاد جہان پناہ نے فرمایا کہ جناب بندگان ہمارے اسکو
منجملہ فضلاے دہر اور یکتاے عصر جانتے ہین شاید دشمنون نے
عداوت سے اسکے حق مین افترا کیا ہو اور مکر سے ایک
بند باندہا ہو یہہ سخن ہمارے سمع مبارک پذیرا نہو گا ہان مگر
مشاہدہ ہو جاے کہ حکیمون نے کہا ہے بیت شتابی لگا بیٹھے جو
کوئی تیغ ؛ وہ کاٹے ہے پہر پشت دست دریغ ؛ آخر الامر وقت
صبح شاہ عالیجاہ کئی خواصون سے سرہانے قاضی کے آئے شمع
کو دیکہا کہڑے اور معشوق کو دیکہا نشے مین پڑے شیشہ شراب

کا لڑہا ہے

کا لڑہا ہے پیالہ بہی ٹوٹا پڑا ہے اور قاضی خواب مستی مین ملک ہستی
سے بیخبر ہی بلکہ نہین جانتا کہ دین و دنیا کدہر ہی بادشاہ نے
تفضلات و عنایات سے باہستگی جگایا کہ اٹہہ آفتاب نکلا قاضی نے
معلوم کیا کہ طور پے طور ہے کہا کسطرف سے حضرت نے متعجب ہو کر
فرمایا کہ جانب مشرق سے بطوریکہ عادت اللہ جاری ہے قاضی نے
کہا للہ الحمد والمنہ کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کہلا ہے مطابق اس حدیث شریف
کے چنانچہ ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ بند نہین ہوتے دروازے توبہ کے
بندون پر یہان تلک کہ نکلے آفتاب مغرب سے استغفر اللہ و
اتوب الیہ آمرزش طلب کرتا ہون مین خداے غفار سے اور توبہ کرتا
ہون قطعہ باعث عصیان یہہ دونو ہوئے ؛ بخت نافرجام و عقل
ناتمام ؛ لایق تعزیر ہون تو قید کر ؛ پہر نہین بخشش سے بہتر انتقام
بادشاہ نے فرمایا کہ اسوقت تو اپنی عقوبت پر مطلع ہوا اب
توبہ سے کیا فایدہ اور استغفار سے کیا حاصل دلالت کرتی ہے
اسبات پر یہہ آیہ پر ہدایتہ کہ جسکے حاصل معنی یہہ ہین کہ وقت
مرگ کے توبہ قبول نہین قطعہ جو تو نے چوری سے کی توبہ سود کیا اسکا
کسی کے قصر پہ ڈالی گئی نہ تجہسے کمند ؛ ثمر نہ توڑا جو کوتاہ قد نے کیا
ہے عجب ؛ کہ اسکے ہاتہہ تہے چہوٹے شجر کی شاخ بلند ؛ العزیز ہر گاہ

کہ تجسے ایسا فعل زبون و امر مکروہ نمایان ہوا پہر راہ نجات کی کہان
کہ اس اثنا مین موکلان عقوبت اسسے مزاحم ہوئے قاضی نے کہا کہ
اس عاصی کو حضور معلی مین ایک بات عرض کرنے باقی ہے
حضرت نے فرمایا کہ وہ کونسی ہے قاضی نے عرض کی **قطعہ** تو مجہہ
جہاڑے ہے ہرچند آستین غضب ٭ ولے نچہوڑونگا مین ٹک
بہی ترے دامن کو ٭ نجات گو کہ ہے مشکل گناہ سے لیکن ٭ کرم وہ تجہین
ہے کیونکر امید عفو نہو ٭ پادشاہ نے فرمایا کہ یہہ نکتہ غریب اور
دقیقہ عجیب کہا تو نے ولیکن محال عقل اور خلاف شرع ہے کہ فضل و
بلاغت تیرے آج کے دن میرے ہاتہہ سے تجکو نجات دلاوین
صلاح یہہ ہے کہ تیرے تئین ایک بلندی قلعہ سے گروا دون تا اورون
کو عبرت ہو اور اکثرونکو دہشت قاضی نے پہر عرض کی ای خداوند روے
زمین یہہ عاصی پرورش پایا ہوا اس درگاہ عزت کا ہے یہہ گناہ
نہ فقط مین نے ہی کیا ہے بلکہ بہتون سے ہوتا ہے اور ہوا یہہ حکم کسی
اور کے حق مین ہوتا اس گنہگار کو عبرت ہو بادشاہ اسبات کو
سنکر بے اختیار ہنس پڑے اور جن اشخاص کو کہ اسکے قتل
کے واسطے اشارت کی تہی انکی طرف یہہ خطاب کیا **بیت** سبہی اپنے
عیبون مین آلودہ ہو ٭ کسی مین جو ہو عیب طعنے نہ دو ٭ **اکیسوین حکایت**

جوان

جوان ایک پاک بازو اور خوش چلن تہا ٭ لگا ایک خوبرو سے اسکا من تہا ٭
سنا ہے یہہ کہ ایک دریا کے اندر ٭ بہور مین گر پڑے دونو وہ ملکر ٭
جو ہین ملاح اسکے پاس پہنچا ٭ کہ تا دو پے نہ پکڑے ہاتہہ اسکا ٭
کہے تہا وہ بہی موجون مین رو رو ٭ پکڑ تو ریا کو اور چہوڑ مجکو ٭ تہی
ان باتون پہ اسکی خلق درہم ٭ وہ جی دیتا تہا اور کہتا تہا اسدم ٭
نہ حال عشق اس جہوٹہے کا سنا ٭ جو بہولے سختیون مین دوست اپنا ٭
بسر یارون نے کی یون زندگانی ٭ ہو گذری جسپہ سن اسے کہانی ٭
ہے فن عشق مین سعدی یہہ استاد ٭ عرب کے جون لغت مین اہل بغداد ٭
لگا دلبر سے ہی دل ای خردمند ٭ کسیکو دیکہہ مت پس انکہہ کر بند ٭
اگر مجنون و لیلی ہوتے فی الحال ٭ اسی دفتر سے لکہتے عشق کی چال ٭
چہٹا باب ضعف و پیری مین پہلی حکایت فقیہون کی گروہ
مین دمشق کی جامع مسجد کے بیچ بحث کرتا تہا مین ناگاہ ایک
جوان آیا اور کہا اسنے کہ تم مین کوئی فارسی جانتا ہے لوگون
نے اشارت میری طرف کی بولا مین کہ وجہ پرسش کی کیا
ہے کہا اسنے ایک بڈہا ڈیڑہہ سو برس کا جان کندن مین ہے
اور کچہہ زبان فارسی مین کہتا ہے پر ہم نہین سمجہتے اگر مہربانی
سے آپ قدم رنجہ فرمائین تو مع ثواب مزدوری پائین شاید کچہہ

وصیت کرتا ہو فورا مین اسکے سانہہ گیا جب کہ سرہانے اُس
پیر کے پہنچا سنا مین نے کہ یہہ شعر پڑہتا تہا قطعہ کہا مین نے جی مین کہ دم
لون کی ہوئی بند صد حیف راہ نفس ۔ دریغا کہ اس زیست کے خوان
سے اٹہاتے ہی لقمہ صدا ئی بس ۔ معنے ان بیتون کے عربی مین
مردم شام سے جو مین نے کہے وے متعجب ہوے کہ باوجود
اِس عُمر دراز کے متاسف حیات پرہے تب مین نے اُس
پیر جان بلب رسیدہ سے پوچہا کہ احوال تیرا کیونکر ہے بولا وہ قطعہ
اذیت اسکو پہنچتی ہے کتنی دہیان تو کر ۔ ہر زور تو رتے ہین
جسکا ایک ہی دندان ۔ تک ایک سوچ کہ احوال اسکا کیا ہوگا
نکلتی ہوے گی جس شخص کے بدن سے جان ۔ تب کہا مین نے
دہیان موت کا دل سے جانے دے اور اس خیال کو گرد بیش
طبیعت کے نہ آنے دے کہ یونان کے بڑے بڑے حکیمون نے
کہا ہے اگرچہ مزاج بکمال صحت ہو پر بقا کا اعتماد سزاوار نہین
و مرض اگرچہ مہلک ہو لیکن سبب موت کا یقینی وہ آزار نہین اگر
تیری مرضی ہو تو کسی طبیب کو بلاؤن اور تیرا علاج کراؤن شاید
تدبیر اسکی بن آئے اور تو اچہا ہو جاے کہا اسنے صد حیف قطعہ
خوابہ کو فکر نقش ایوان ہے ۔ گہر کی تو قی ہے سب بن دیوار

ہاتہہ ملنے لگی طبیب کی ۔ جبکہ بڈہے کو دیکہے وہ بیمار ۔ نظم نزع مین کہا
ایک پیر خستہ حال ۔ اسکو ملتی تہی ایک پیر زال ۔ جبکہ خبطی ہو
گیا بالکل مزاج ۔ نے عزیمت اثر کند نہ علاج ۔ دوسری حکایت
ایک بڈہے کی زبانی نقل کرتے ہین کہ مین نے ایک نوجوان
لڑکی کے ساتہہ بیاہ کیا تہا اور گھر کو آراستہ ہر ایک دالان کو تہری
مین فرش اکثر خلوت مین ملکر بیٹہتا اور دل و دیدہ مین اسکو رکہتا
راتون کو نوشتا جگت اور لطیفے بولتا اسواسطے کہ وحشت
و نفرت اسے نہو بلکہ موانست و الفت ہو چنانچہ ایک رات کہتا تہا
مین کہ تو بخت بلند تیرے مددگار رہتے اور طالع تیرے نیک اطوار
کہ ایک بڈہے جہاندیدہ و فہمیدہ و کار آزمودہ سے ہم صحبت
ہوئی کہ حقوق صحبت کے جانیگا اور احسان ہم نشینی کے
مانیگا خوش طبع و شیرین زبان ہے اور جان و دل سے
مہربان نظم جگو ندون اذیت اور سو جفا اٹہاؤن ۔ دل تیرا
ہاتہہ مین لون جسطرح سے کہ باؤن ۔ طوطی کی طرح تیری جورا
گر ہے شکر ۔ قربان جان شیرین ہے تیری پرورش پر
خیر گذری کہ ہاتہہ مین کسی جوان مغرور تیرہ رای سرگران
و سبک پاے تلون مزاج کے گرفتار نہوئی کہ ہر ایک رات

جس تس کے گہر مین سوتا پہرے اور ہر روز نئی یاری کرے
قطعہ ہر چند ہین جوان خوش اسلوب اور شکیل ٭ لیکن کسی کے
ساتہہ وہ کرتے نہین وفا ٭ امید تک وفا کی نرکھہ بلبلون سے
دے ٭ ہر وقت ایک پہول نئے پر ہون مبتلا ٭ یہہ حالات خلاف
بڈہون کی ہین کہ وے بطور معقول زندگانی کرتے ہین نہ بتقاضا
جہل جوانے فرد ڈہونڈھہ بہتر آپ سے تنہای چندے کر بسر ٭
مثل سے اپنے نمل اوقات تو ضایع نکر ٭ پہر کہا اسنے اسی وضع سے
اسقدر مین نے سمجہا یا گمان ہوا مجھے کہ دل اسکا میرے دام
مین پہسا اور شکار ہوا کہ یکایک ٹھنڈی سانس بھر کر
کھنے لگی جتنی باتین کہ کہین ہین تو نے میری عقل کی ترازو مین
ہم وزن اس ایک بات کے نہین جو مین نے اپنی دای جنائی
سے سنی ہی یعنے جوان رندی کے پہلو مین بیٹہنا تیر کا بہتر ہے
پیر سے شعر شوہر کے آگے دیکہتی ہے زن جب ایک چیز ٭
سست و فسردہ جیسے کہ لبہاے روزہ دار ٭ کہتی ہے ہاتہہ ملکے
یہہ مردہ ہے اسکے ساتہہ ٭ سوتا نہین ہے آئے جو افسون
کچہہ بکار ٭ قطعہ آغوش سے مرد کے جو زن اٹھے خفا ٭ تو گھر مین کرے
سیکڑون فتنے برپا ٭ وہ پیر جو اٹہہ سکے نجا سے اپنی ٭ الا بعصا

توکب

توکب اٹھے اسکا عصا ٭ حاصل کلام یہہ ہے کہ امکان موافقت کا
نہ تہا آخر مفارقت ہوئی جب کہ مدت عدت کی گذری عقد اسکا
ایک جوان ترش رو بدخو تند مزاج مفلس کے ساتہہ کر دیا جور و جفا
سہتی تہی اور شکر نعمت الہی مین یہہ کہتی تہی کہ الحمد للہ ایک عذاب
الیم سے نجات پائی اور نعمت عظیم ہاتہہ آئی بیت جور یہہ کچہہ اور ایسی
تند خو ٭ پر مجھے سہنے کہ تو ہے خوبرو ٭ قطعہ پاس تیرا ہو تو اچہا ہے
جہنم بہی ولیک ٭ دوسرے کے ساتہہ جنت مین نہین رہنا
بہلا ٭ پیاز کی بو خوب کے مہہ سے جو آوے خوب ہے ٭ پہول گر بدشکل
دیوے ہاتہہ سے تو بہی برا ٭ قطعہ چاند سا مکہرا چمک رنگت
کی اور اچہا لباس ٭ خوبیان جتنی ہین یہہ لازم ہین عورت کیتئین ٭
فایدہ کھنے سے اور رنگین جامے سے اسنے ٭ کیر و خاے کے سوا
کچہہ مرد کی زینت نہین ٭ تیسری حکایت دیار بکر مین ایک
بڈہے کے یہان مین مہمان تہا کہ بہت سامان اور فرزند
خوب رکہتا تہا ایک رات نقل کرنے لگا کہ اتنی عمر مین سوای
اسکے کوئی لڑکا نہین ہوا ایک درخت اس جنگل مین
زیارت گاہ ہے اکثر زن و مرد وہان مرادین مانگنے جاتے ہین
راتون کو اس درخت تلے گریہ و زاری جناب الہی مین کرتا رہا ہون

مین تب مجھے یہہ فرزند بخشا ہے طرفہ یہہ ہے میان کلام اسکے
سنا مین نے کہ وو ہی فرزند اپنے رفیقون سے اہستہ اہستہ
کہتا تہا کیا ہوتا کہ اس درخت کا پتا مین پاتا تو جاکر اسکے تلے
دعا کرتا کہ میرا باپ مرجاوے زور مزا ہے کہ بڈہا خوشحال ہے
کہ میرا بیٹا شعور مند ہے اور بیٹا طعنے دیتا ہے کہ باپ میرا کبڑا ہے
قطعہ تربت پہ باپ کی نکرے تو گذر کبہو اور گذرین آہ سال و مہ و
مدت العمر نیکی پدر سے کی ہے مگر تو نے العزیز اپنے پسر سے رکہتا
ہے اسکی جو تو امید چوتہی حکایت ایک دن جوانی کے
گہمنڈ سے بہت چلا تہا اور رات کے وقت ایک پہاڑ کے
پشتے کے تلے سست ہوکر رہگیا ایک بڈہا ضعیف کاروان کے
پیچھے آیا اور کہا اسنے کیا سوتا ہے اٹہہ کہ یہہ جگو سونے کی نہین
بولا مین کیونکر چلون کہ پاون مین طاقت نہین کہا اسنے نہین
سنا ہے تو نے کہ گہہ گئے ہین اٹھتے بیٹھتے چلنا بہتر ہے کہ دوڑنا
اور تہکنا قطعہ پند میرا گانٹہہ باندھہ اور صبر سیکہہ شوق منزل
گو ہے پر جلدی نکر اسپ تازی وو ہی تک چلتا ہے جلد رات
دن چلتا ہے اہستہ شتر پانچوین حکایت ایک جوان
چالاک نازک و خندان شیرین زبان ہماری عشرت کی مجلس

مین

مین تہا کہ چہرہ اسکا ہمیشہ بشاش اور لب متبسم تھے
ایک مدت اتفاق ملاقات کا اسسے نہوا پہر جو اسکو دیکہا صاحب
زن و فرزند تو درخت نشاط اسکا پژمردہ اور گل صورت اسکا
افسردہ پایا پوچہا اسسے کہ یہہ کیا احوال ہے بولا وہ کہ جب سے صاحب
اطفال ہوا چال ڈہال طفلی اور جوانی کی ترک کی بیت کہان طفلی
نرکہا رنگ بالونکا بڑہاپے نے زمانے کا تغیر دینا بس بیگا درانے
کو مثنوی ہوا جو پیر تو اب طفلگی سے ہاتہہ اٹہا جگت لطیفہ ہنسی
کام ہے جوانونکا خوشی جوانون کی بڈہے کے بیچ ہو کیونکر
ندی سے جاکے نہین آتا پانی بار دگر بیت جب زراعت
تمام ہین پک جاے نئے سبزے کی طرح کب بہر آئے قطعہ
پیری اب آئی دور جوانی ہوا تمام ایام آہ جتنے تھے اچھے گئے
گذر قوت تمام پنجہ شیری کی جا چکی راضی ہون مثل یوز فقط
آب پنیر پر قطعہ کیا تہا سیہ ایک بڑہیا نے سر کہا مین اسے
مادر مہربان ہوے بال تو کالے تدبیر سے پہ سیدہی ہو
یہہ پیٹہہ کبڑی کہان چھٹی حکایت ایکدن جوانی کی جہالت
سے اپنی مان پر جہنجلایا مین اور وہ آزردہ ہوکر ایک کونے مین
جا بیٹھی اور انکہونمین آنسو بہر کر کہنے لگی مگر چہٹ پنا اپنا بہولا

تو کہ مجھسے سختیان کرنے لگا قطعہ ایک پیرزن نے بیٹے سے کہا خوب
ہے کہا دیکہا جو اسکو شیر فکن فیل تن قوی بیچارہ میری گود میں
رہتا تہا جن دنون وے روز یاد آتے اگر تیرے تئین کبہی کرتا نہ
آہ جور و جفا مجہہ آب کہ تو نام خدا جوان ہوا مین پیرزن ہوئی
ساتوین حکایت ایک دولتمند بخیل کا بیٹا کاہلا تہا خیرخواہون نے
اسکے کہا صلاح یہہ ہے کہ اسکی شفا کے واسطے قران ختم کرے
تو یا صدقہ دئے کہ شافی مطلق صحت بخشے ایکدم اندیشہ کرکے
بولا کہ ختم مصحف بحضور بہتر ہے غلۂ دور سے ایک صاحبدل نے
سنکر اسکو کہا کہ ختم کو اسنے اس لئے اختیار کیا کہ زبان پر
اور زر درمیان جان نظم مدام رکہیں عبادت مین اپنی گردن خم
ولے نکہولین کبہو اہ دست جود و کرم جو لاکھ رکہین تو دیوین نہ
ایک بہی دینار گر ایکبار کہو کہو حمد تو پڑہین سو بار اٹہوین
حکایت ایک بڈہے سے کہا تو جورو کیون نہیں کرتا کہنے
لگا کہ بڈہی عورت کو جی نہین چاہتا لوگ نے پہر کہا دولتمند ہے
تو جوان رنڈی کے ساتہہ نکاح کر جواب دیا اسنے ہرگاہ کہ مجہہ
بڈہے کو زن پیر نہیں بہاتی تو زن جوان کو مجا مرد پیر کب
خوش آئیگا بیت زور زن کو چاہئے ہے زر نہیں درکار اسے

ایک

ایک گز بہتر ہے اسکے آگے دس من گوشت سے نوین
حکایت سنا ہے ان دنون مین ایک پرانے بڈہے نے
کرون بڑہاپے میں شادی خیال یہہ باندہا تہی ایک دختر نیکو جمال کو ہر نام
قد اسکا سرو سا غنچے سے ہونٹہہ مہہ گل سا اسیکے ساتہہ کسی
ڈہب سے کتخدائی کی برنگ درج گہر پر اسے چہپا رکہتا
جو کچہہ عروسی کو لازم ہے تہا سبہی موجود پہ اٹہتے اٹہتے عصا شیخ جی کا گر ہی پڑا
جو ہووے سوزن فولاد تو چہلتہ سئے کمان تو کہینچ ہدف پر نہ تیر مار سکا
ذلیل چاہی گلہ کرکے اسکا یارون سے کہ سارا گہر میرا اس بدچلن نے صاف کیا
ندان جہگڑے ہوئے ایسی شوہر و زن مین کہ تا بمحکمہ احوال انکا جا پہنچا جب اسقدر
ہوئی رسوائی تب تو سعدی نے کیا نہ پاس ذرا اسکا بلکہ صاف کہا
بس اب زبون نکہہ کیا خطا ہے دختر کی جو ہاتہہ کانپیں ہین تیرے
گہر پروئیگا کیا ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین پہلی
حکایت ایک وزیر کا بیٹا نادان و کند ذہن تہا ایک فقیہ کے پاس
بہیجا اسکو کہ اس لڑکے کو تربیت کر شاید کہ عقلمند ہو جاوے
چنانچہ معلم نے تعلیم اسکو کیا پر کچہہ فایدہ نہوا تب اسکے باپ
کے پاس ایک شخص کو بہیجا کہ بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجکو دیوانہ
کر دیا قطعہ ہووے جس جوہر کے قابل اصل ہی تربیت کا آئین

ہی ہووے اثر کوئی صیقل صاف کرنیکا نہین ایسے توے کو
جو ہووے بدگہر گو ملین ساتون سمندر ہی تجھے انمین کتنے کتین
دہونا نہ پر پاک ہونیکا نہین بلکہ پلید بیشتر ہوویگا جو ہوویگا تر
جائے گو کعبے کو عیسی کا گدہا پہر جو آوے دیکہو ویسا ہی خر

دوسری حکایت ایک حکیم اپنے ہر ایک بیٹے کو نصیحت
کرتا تہا کہ بابان جان علم و ہنر سیکہو کہ ملک و دولت دنیا کی لایق
اعتبار کے نہین جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہے اور روپا سونا بیچ سفر
کے مقام خطر مین ہے اور بیچ حضر کے بہی ہو سکتا ہے کہ چور
ایک مرتبہ لیجاے یا مالک ہی اسکو کئی مرتبے مین کہاے
اور تصرف مین لائے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالامال ہے
اور دولت بے زوال اگر ہنرمند مفلس ہو جاے کچہہ غم نہین
کہ ہنر بذات خود دولت ہے **قطعہ** کمال والے کو کیا غم ہے
مفلسی مین اگر نہو گلے مین لباس مکلف و رنگین برہنہ گو ہو
پہ نزدیک سبکے ہے بہتر حریر پوش کمینے سفیہ سے وہ کہین
ہنرمند جس جاگہہ جاے عزت و تمکین سے رہے اور صدر نشین
بے ہنر جہان جاے دانی چنے اور تصدیع کھینچے **بیت** حشمت
کے بعد اٹہانا دشوار ہے تحکم اور نازنین کو سہنا جور و جفاے

مردم

مردم **قطعہ** ایک وقت یہہ فساد اٹہا ملک شام مین بہاگا گہر اپنا
چہوڑ کے ہر ایک جوان و پیر دہقان کے بیٹے بسکہ فراست
مین طاق تھے پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہووے وزیر نادان وزیر
زادے گئے بہیکہ مانگنے دہقان کے در پر جیسے کوئی مبتذل فقیر
بیت جو ورثہ باپ کا چاہے ہے علم سیکہہ اسکا یہہ حال و زر جو ہے
دس دن مین خرچ ہوویگا **تیسری حکایت** ایک فاضل
شہزادے کو پڑہاتا تہا اور بے تامل مارتا تہا نہایت ملامت
کرتا لڑکے نے مجبور ہو کر گلہ اسکا باپ کے روبرو کیا اور بدن ننگا
کر کے دیکہایا باپ کا دل بہر آیا استاد کو بلا بہیجا اور کہا غریب
جو رعیت کے ہین انکے لڑکون پر اتنی ملامت تو نہین کرتا جتنی
کہ میرے بیٹے پر اسکا باعث کیا ہے عرض کی اسنے کہ بات
سوچ کر کہا چاہئے اور حرکت پسندیدہ کیا چاہئے سب خلق کو
عموماً اور بادشاہون کو خصوصاً اسواسطے کہ جو کچہہ دست
و زبان ملوک سے جاری ہو تو البتہ مشہور ہوتا ہے اور قول
فعل عوام کا چندان اعتبار نہین رکہتا **قطعہ** جو سو گناہ مین آلودہ
ہووے مرد فقیر نجانے ایک بہی سو اسکے ہون رفیق اگر ولیک
شہ سے جو ہو جاے ایکبات بری تو ایک ملک سے پہنچا ہی

دین بملک دگر پس شہزادون کی آراستگی اخلاق مین کوشش زیادہ
چاہیئے کہ عوام کے حق مین قطعہ چہٹ پنسے مین جو کوئی ادب نکرے
جو بڑا ہو فلاح اسکو نہو جسطرح چاہے چوب تر کو موڑ سیدہی
جز آگ چوب خشک نہو بیت والیان جسوقت تو سیدہی کرے
سیدھی وہ ہون لیک چوب خشک ہرگز راست ہونیکی نہین پادشاہ
کو حسن تدبیر معلم کا اور خوبی تقریر اسکے سخن کی پسند آئی خلعت
ونعمت عنایت کیا اور درماہہ بڑہا دیا چوتہی حکایت شہر مغرب
مین ایک افون کو دیکہا مین نے ترش رو بدخو تلخ گفتار مردم آزار
گدا طبیعت نجس طینت عیش مسلمانونکا اسکے دید سے تباہ
ہوتا اور اسکے قران پڑھنے سے ادمیونکا دل سیاہ بہت سے
لڑکے پاک طینت اور لڑکیان پاکیزہ وخوبصورت اسکے دست
ظلم مین گرفتار نہ طاقت ہنسنے کی انکو نہ مجال گفتار کسیکے رخسار
سیمین پر کبہو طمانچے مارتا اور کسیکی ساق بلوری کو شکنجے مین
کہینچتا القصہ سنا مین نے کہ تہوڑی سی خیانت اسکی معلوم ہوئی
مارکر اسکو نکال دیا اور مکتب خانہ ایک مرد صالح متقی سلیم الطبع
صاحب حلم کے حوالے کیا کہ سواے ضرورت کے بات نکرتا اور
ایسا سخن کہ سبب کسیکی ایذا کا ہو اسکی زبان پر نہ آتا لڑکون کے

دل

دل سے پہلے استاد کی ہیبت گئی اور دوسرے کی خوے ملکی جو دیکہی
آپسمین شیطان ایک دوسریکا ہوا اور حلم استاد کے اعتبار پر علم کو
ترک کیا اکثر اوقات بازی گاہ مین جمع ہوکر بیٹھتے اور بن لکھی ہوئین
تختیان آپسمین سرون سے توڑتے بیت ہووے گر استاد کے دلمین
مہر ومحبت لطف وعطا کہلین چیل جہپٹا ملکر لڑکے سب بازار مین جا بعد
دو ہفتے کے جو اس مسجد سے گذرا مین کیا دیکہتا ہون کہ پہلے ہی
معلم کو منت ومعذرت کرکے بدستور سابق اسکے مکان پر بٹہایا ہے
اس حرکت سے رنجیدہ ہوا مین اور لاحول پڑھکر کہا مین نے کہ ابلیس کو
پہر معلم فرشتونکا کسواسطے کیا ایک پیر جہان دیدہ نے اس بات
کو سنا اور ہنسکر کہا نہین سنا ہے تو نے کہ کہہ گئے ہین مثنوی مکتب
مین اپنے بیٹے کو ایک پادشاہ نے بہیجا کہ علم وفضل جہان تک ہین
سیکھہ لے چاندی کی ایک تختی کو پاس اسکے رکہہ دیا اور اسپہ
آب زر سے یہہ ایک شعر بہی لکہا استاد کا ستم ہین تیرے کام
آئیگا لطف پدر سے فایدہ مطلق نپائیگا پانچوین حکایت
ایک متقی کے بیٹے کو چچون کے ترکے کا مال ودولت بہت
سا ملا فسق علانیہ کرنے لگا غرض کوئی گناہ نرہا کہ اسنے نکیا
اور کوئی نشا نہ بچا کہ نہ کہایا اور نہ پیا یہہ اطوار دیکہکر مین نے بطریق

نصیحت کے کہا ای فرزند فضول خرچی کو آمدنی معین لازم ہے
قطعہ امد نہیں ہے تجکو تو مت خرچ کر بہت ؛ دریا کے بیچ گاتے ہین
ملاح یہہ سرود ؛ گر مینہ کوہسار مین برسے نہ رت کے بیچ ؛ دریا و
ایک سال مین ہو جاے خشک رود ؛ عقل اور ادب اختیار کر اور لہو و
لعب سے درگذر کہ جسوقت دولت نبڑ جائیگی تکلیف کہینچیگا
تو اور پشیمان ہوگا لڑکے نے راگ رنگ کی لذت مین اور نشے
کی کیفیت مین اس بات کو قبول نکیا بلکہ اس گفتگو پر متعرض ہوا
کہ راحت بالفعل کو تشویش آیندہ سے برہم کرنا عقلمندون کی
راے کے خلاف ہے مثنوی صبا حسان نعمت و دولت ہین جو ؛
خوف سختی سے نکہینچین رنج و ؛ شادیان گر شوق سے
لذت اٹہا ؛ کل کے غم کو آج تو ہرگز نکہا ؛ خصوصاً مجکو کہ صدر نشین مسند
مروت کا ہون اور عقد ہمت کا باندہا ہے مین نے اور ذکر میرے
انعام کا زبان خلق پر ہر آن ہے مثنوی جو کہ ہو مشہور کریم و سخی ؛
جود سے وہ ہاتہہ نکہینچے کبہی ؛ نیکی کی جب دہوم گئی کو بکو ؛ در کو نہ
پہر کر سکیگا بند تو ؛ جب دیکہا مین نے کہ پند اثر نہین کرتا اور
دم گرم اپنا اسکے آہن سرد مین کارگر نہین ہوتا نصیحت چہوڑ دی
اور مصاحبت ترک کی گوشہ عافیت پکڑا اور حکیمون کے قول پر

عمل

عمل کیا کہ کہہ گئے ہین پہنچا اس چیز کو کہ تجہپر واجب ہے پس اگر
لوگ نہ قبول کرین تو تجپر کچہہ گناہ نہین قطعہ اگرچہ علم ہو سننے کا
کچہہ نہین پرکہہ ؛ جہان تلک کہ تجہے یاد ہین نصیحت و پند ؛ شتاب
دیکہیگا اس بیحیا و مسرف کو ؛ ذلیل بیڑیان پاؤن مین قید خانے
مین بند ؛ ملیگا ہاتہہ پہر افسوس سے وہ یون کہکر ؛ کہ مین نے
کیون نہ سنا ویسے پند دانشمند ؛ بعد ایک مدت کے احوال
اسکا موافق اپنے اندیشے کے مین نے دیکہا یعنے گدڑی
سیتا تہا اور ٹکڑے جمع کرتا تہا دل میرا اسکے حال تباہ پر
بھر آیا اور مین نے اس حالت مین فقیر کے زخم کو ملامت
سے چہیلنا اور نمک چہڑکنا مروت سے بعید جانا تب
اپنے دل سے کہا مثنوی نشے مین یار سفلہ بے پروا ؛ تنگدستی
کا دن نہ تنگ سوچا ؛ پیڑ پٹ جہڑ جو ہو بہاران مین ؛ رہے
بے برگ پہر زمستان مین ؛ چھٹی حکایت ایک
پادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا
اور فرمایا تربیت اسکو ایسی کر کہ جیسے اپنے فرزند کو کرتے
ہین بیچارے نے ایک برس کامل اس امر مین سعی
کی پر کچہہ اسے نہ آیا اور مبتدی کا مبتدی رہا اسکے بیٹے فضل

وبلاغت مین منتہی ہوئے ملک نے فقیہہ سے مواخذہ کیا اور غصے
سے فرمایا کہ خلف وعدہ کیا تو نے اور شرط وفا کی بجا نہ لایا غرض کی
اُسنے ای شہریار تربیت یکسان ہے لیکن استعداد ایک
سی نہین قطعہ پتہر سے ہی نکالین گوہر و طلا لیکن ہر ایک
سنگ سے نکلے نہ سیم و زر بود ار کرسکے زہر ایک جرم
سخت کو گرچہ سہیل چمکے ہے سارے جہان پر ثانوین
حکایت مین نے سنا ہے کہ ایک پیر نے اپنے مرید
سے کہا تہا کہ جسقدر خاطر آدمی زاد کی متعلق روزی سے
ہے اگر روزی دینے والے سے ہوتی تو فرشتون کے
مکان سے بہی پرے جاتا قطعہ تجھے بہولد نہ اے دم ایزد
پاک کہ تہا تو نطفہ بیحس و ہوش تجھے طبع و روان و فہم
بخشے پہر اسکے بعد حسن نطق اور ہوش ہتہیلی پر بنائین
انگلیان پانچ کئے بازو مرکب تیرے بادوش ذرا تو
سوچ اے کم عقل اب وہ کریگا تیری روزی کو فراموش
انہوین حکایت ایک اعرابی کو دیکہا مین نے کہ اپنے
بیٹے سے کہتا تہا ای بیٹا قیامت کے دن مقرر پوچہینگے تجھسے
کہ عمل تیرا کونسے ہے غرض اسکے جواب کی فکر ابہی سے ضرور ہے

ادر

اور تساہل اس امر مین دانائی سے دور قطعہ کہیے کے جایے
کوجو چومے ہے ہر کہہ و مہ ریشم کی کرم سے وہ کب یہہ ہوا ہے
نامی صحبت مین ایک ہرے کی کتنے دنون ہے بیتہا مانند
اسکی وہ بہی حکمت مین ہوا گرامی نوین حکایت حکیمون
کی کتابون مین لکہا ہے بجہون کیتین محل پیدایش اور حیوانون
کی طرح مقرر نہین بلکہ وہ جنگلے رودے اور جہلیان کہ انکی ماونکے
پیٹ مین ہین انکو کہاتے ہین اور انکے بیٹ کو پہاڑ کر باہر آتے
ہین اور جنگل کو چلے جاتے ہین چنانچہ پوست کے ٹکرے کہ
بچہون کے گہر مین دیکہائی دیتے ہین اسکا یہی سبب ہے
اس نکتے کو ایک بزرگ کے حضور جو بیان کیا مین نے فرمایا
اسنے کہ میرا دل اسکے صدق پر گواہی دیتا ہے سوا اسکے
اسکے کچہہ اور نہو گا جب کہ جہتنے مین ماباپ کے ساتہہ سلوک
سے تہی برے ہو کر ایسے مقبول اور محبوب ہوے ہین قطعہ
باپ نے بیٹے کو وصیت کی کای جوانمرد یاد رکہہ یہہ پند
اصل سے اپنے کی نہ جسنے وفا وہ نہو گا عزیز و دولتمند بچہو
سے پوچہا کہ تو جارون مین کبون نہین نکلتا بولد گرمیون
مین میری کیا حرمت ہوتی ہے تو جارون مین نکلون سوین

حکایت ایک فقیر کی جورو بیت سے تہی جب نو مہینے گذرے
فقیر نے کہا کہ تمام عمر میرے اولاد نہین ہوئی اگر خالق مجھے بیٹا عطا کر
تو سواے اس خرقے کے جو پہنے ہون جتنی میری ملک ہے
درویشونکو بخش دونگا اتفاقاً اسکی جورو بیٹا جنی نہایت
اسنے شادی کی اور دسترخوان آگے یارونکے بموجب عہد کے
بچہا دیا اور جو کچہہ کہ اپنے پاس مال و متاع رکہتا تہا اسکا کہانا
پکاکر کہلا دیا بعد کئی برس کے مین جو سفر شام سے پہر آیا جس
محلے مین کہ وہ فقیر رہتا تہا گیا اور احوال اسکا پوچہا کہ باعث
اسکا کیا ہے انہون نے کہا کہ اسکے بیٹے نے شراب
پی لڑکا اور کسی کا خون کرکر شہر سے لہاک گیا اسواسطے
وہ قید مین گرفتار ہوا تب مین نے کہا کہ اس بلا کو اسنے آپ
خداے عزوجل سے چاہا تہا قطعہ ہین جتنے عورتین ای
مرد صاحب دانش ؛ جنین اگرچہ ولادت کے وقت گژدم
و مار ؛ کہین یہہ خوب ہے اہل شعور کے نزدیک ؛ اس امر سے
کہ جنین کو دکان ناہموار ؛ گیارہوین حکایت لڑکائی مین
بالغ ہونیکی علامت کو ایک بزرگ سے پوچہا مین نے
کہا اسنے تین نشان کتابون مین لکھے ہین ایک پندرہ

لوگون نے کہا کہ پنڈت خانے مین وہ کوتوال کے یہان قید ہے پہر مین پوچہا ۲

برس

برس کی عمر دوسری محتلم ہونا تیسرے موے نہانی کا نکلنا لاکن
حقیقت مین ایک نشان ہے یعنے اپنے حظ نفس کے بند سے
پہلے بند رضاے الہی مین ہونا پس جسمین یہہ صفت موجود نہین
صاحب تحقیق اسکو بالغون مین نہین گنتے قطعہ چالیس دن
اور رات رحم بیچ جو تہرا ؛ ایک آب کا قطرہ ہوا انسان کی
صورت ؛ چالیس برس کے گو نہو علم و ادب کر ؛ ہرگز نہ اسے
جانیو انسان بحقیقت ؛ اخلاق و جوانمردی ہی بس ہے بشریت ؛
اس جسم مرکب کو نہ انسان فقط جان ؛ ہے جسمین ہنر
شخص وہی ہیگا وگرنہ ؛ ہر رنگ کی تصویرون سے بہر سکتے ہین
ایوان ؛ فضل و ہنر احسان و کرم سے جو ہو خالی ؛ تو آدمی اور صورت
دیوار ہے یکسان ؛ دنیا کے تئین قابو مین لانا نہ ہنر ہے ؛
جانے دے تو اس فاحشہ کی طرف نکر دہیان ؛ لے نے کسی
بیگانے کا دل ہاتہہ مین اپنے ؛ بس فضل و ہنر ہے یہی جی پر تو اسے
تہان ؛ بارہوین حکایت وہ حاجی جو پیادے تھے ایک
برس انمین لڑائی ہوئی تہی اور یہہ عاصی بہی اس سفر مین
پیادہ تہا غرض ہر ایک اپنے تئین منصف سمجہہ کر آپسمین
دست و گریبان ہوئے اور نہایت دل کہولکر لڑے ایک

کہا وہ نشین اپنے مثل سے کہتا تہا ای عزیز جاے تعجب ہے
کہ ہاتہی دانت کے پیادے شطرنج کے عرصے سے جو گذرے
وزیر ہوے یعنے ایک مرتبہ بلند کو پہنچے اور حاجیون کے
پیادے وسعت صحراے مکے کو طے کر گئے اور جیسے تھے
اُسے بہی بتر ہوئے **قطعہ** کہہ میری طرف سے یہہ حاجی موذی
کتیئین ؛ پوستین خلق کی جو تکڑے کرے ہے نجفا ؛ حاجی ہرگز نہیں
تو اونٹ ہے جو بیچارہ ؛ کانٹے چاپے ہے سدا بوجہہ کو
ہے لیچلتا ؛ **تیرہوین حکایت** ایک ہندو لفظ اندازے
سیکہتا تہا کسی حکیم نے کہا کہ گہر تیرا چہپر کا ہے تک اپنے
دلمین سوچ کہنا مان اور اسکو ہنسی کہیل نجان **بیت**
بات بیہودہ گو ہرگز نہ زبان پر تولا ؛ دے جواب اسکا نہ ہرگز
تو جسے جانے برا ؛ **چودہوین حکایت** ایک شخص کی
آنکہین دکھنے آئین ایک سالوتری کے پاس گیا کہ میری
دوا کر اُسنے جو دارو کہ چارپایان کی انکہون کے واسطے مخصوص
ہے اُسکی انکہون مین لگادی فی الفور اندہا ہو گیا قضیہ
حاکم کے پاس لے گئے اُسنے فرمایا کہ سالوتری پر کچہہ تاوان
نہین اگر یہہ کدہا نہوتا اُسکے پاس نجاتا مقصود اسبات

سے

سے یہہ ہے کہ جو شخص کسی ناآموزدہ کار سے ایک کار عمدہ چاہے
نادم ہوتا ہے اور عقلمندون کے آگے احمق **قطعہ** شعور مند وہی
سبکی عقل ہے روشن ؛ کسی سفیہ کو ہرگز نسونپے کام برا ؛
جہان حریر کو بنتے ہین وہان نہ لیجاوے ؛ اُسے جو بوریا بنتا ہے
گرچہ ہو یکتا ؛ **پندرہوین حکایت** کسی بزرگ کے ایک فرزند
سعادت مند تہا قضاے الہی سے وہ مرگیا پوچہا اُسنے کہ اُسکی
لوح مزار پر کیا نقش کرین ہم کہا اُسنے کہ ایات قران مجید کی عظمت
و عزت بمرتبہ ہے ایسی جاگہہ کہودنا انکا لایق نہین کہ بعد ایک
مدت کے جو حرف کہس جائین تو خلق وہین پاؤن رکھے اور کتے
پیشاب کرین اگر یہہ امر ضرور ہے تو یہہ دو بیتین کندہ کرو کہ کافی
ہین **رباعی** واہ شاد کیا میں ہوتا تہا ؛ دیکہہ سبزے کیتئین
چمن مین اُگا ؛ آئیو وقت بہار ادہر اے دوست ؛ دیکھے جو خاک
پر میری سبزا ؛ **سولہوین حکایت** ایک پرہیزگار کسی
دولتمند کی طرف سے گذرا اور دیکہا اُسنے کہ ایک غلام
کے ہاتہہ پاؤن کہینچ کر باندھین ہین اور ستم کر رہا ہے متقی
نے کہا ای عزیز خداے عز و جل نے ایک مخلوق مانند تیرا
محکوم تیرے حکم کا کیا ہے اور تجکو اُسپر فضیلت دی ہے نعمت

حق کا شکر بجالاوے اور اتنی جفا اسپر مت کرے ایسا نہو کہ فردا ے
قیامت یہہ بندہ تجسے بہتر ہو اور تو شرمندگی کھینچے مثنوی عضے
نہو غلام نہو غلام ہے اپنے تو بہتر آزار اسکے در لگو نہ دے
بس جفا نکر تو نے تو دس درم کیتیں مول ہے لیا پیدا تو اسکو
آپ بقدرت نہین کیا نکب تک یہہ حکم وخشم دزادل مین دہقان
کرے صاحب نیرا ہے تجسے نہایت بزرگتر ای صاحب غلام وکنیزان
وبندہا اقا کو اپنے تو بہی نہ یون دہقان سے بہلا حدیث مین
آیا ہے کہ بہت برا حشر قیامت کے دن یہہ ہے کہ غلام صالح
کو بہشت مین لیجاوین اور خداوند فاسق کو دوزخ مین قطعہ
جو کہ تیرا مطیع ہو اسکو اتنی ایذا مدے نجان حقیر کہ بہت ہے
قبیح حشر کے دن بندہ ازاد اور خواجہ اسیر ستر ہوین حکایت
ایک برس شامیون کے ساتہہ بلخ سے مین نے سفر کیا تہا
اور راہ رہزنون کے باعث خطرناک تہی ایک جوان تیر انداز
نکہبانی کے واسطے ہمارے ساتہہ ہوا یہکیت کمان کس
سپاہی زور آور کہ دس مرد قوی اسکی کمان کا چلانہ
چڑہا سکتے اور پہلوانان روے زمین کے کشتی مین پیت
اسکی زمین سے نہ لگا سکتے لیکن ناز ونعمت سے پلا تہا جہانتک

دکہار ازمودہ وسیاح منتہا بہادرون کے نقار یکی اواز نہ کبہو سنی
تہی نہ سوارون کی تلوار کی چمک دیکہی تہی بیت ہوا تہا نہ وہ دشمنون
کا اسیر نہ برسانہا گرد اسکے باران تیر ہے مین اور وہ جوان آگے
پیچھے دورتے تھے جسوقت دیوار قدیم آگے آتی وہ زور بازو سے
گرا دیتا اور جس گہری درخت عظیم کو دیکہتا سر پنجہ سے اکہاڑ
لیتا اور کہمند سے یہہ بیت پرتہتا بزور بازو دیکہے تک مردون کا
ہاتی ہے کہان ہے کہ ہر کو شیر دیکہے پنجہ زور اوران ہم اس
حالت مین تہے کہ دو ہندو ایک ہمتر کے پیچھے سے نکلے اور قصد
لرنے کا انہون نے ہم سے کیا ایک کے ہاتہہ مین ۲ نے کہ کباکہر
ہے بیت جو کچہہ کہ تجمین ہے سو کر گذر زمردی وزور کہ اپنے پاؤن
سے اب اتا ہے عدو سوے گور اتنے مین کیا دیکہتا ہون کہ
جوان کانپنے لگا اور تیر وکمان ہاتہہ سے گر پڑے بیت یہہ
نہین لازم کرے جو موشگافی تیر سے لرنے والون کے بہی روز
حملہ وہ قایم رہے اخر کو اسباب ہتہیار کپڑے حوالے کر دیئے
اور اپنے جانین بچا کر گئے قطعہ جو ہووے کام برا کار ازمودہ
کو بہیج کہ بیوے شیر قوی پنجہ کو وہ زیر کمند جوان کیا ہی
سے زور فیل ہیکر ہو یہہ تو ترے خوف سے جنگ عدو مین خود

بیوند لڑا ہو جو وہ لڑائی کو جانے ہے ایسا کہ جیسے مسئلہ شرع کوئی دانشمند
اٹھارہوین حکایت ایک بڑے آدمی کے بیٹے کو دیکھا مین
نے کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہے اور ایک فقیرزادے سے
بحث کر رہا ہے کہ میرے باپ کی گور کا صندوق سنگین اور لوح
کندہ رنگین اور فرش اسکا سنگ مرمر کا اینٹین اسمین فیروزے
کی ہین اور قبر پر تیرے باپ کے کیا ہی یہی نہ کہ دو اینٹین رکھہ
کر ایک مٹھی بھر خاک اوپر ڈال دی ہے درویش کے بیٹے نے سنکر
کہا چپ رہ کہ ہنوز باپ تیرا نیچے سنگ گران کے ہلا بھی نہوگا کہ باپ میرا
بہشت مین پہنچا بیت جس گدھے پر بوجھہ کم لادین انام ہووے
آسودہ بہت وقت خرام قطعہ بوجھہ فاقے کے ستم کا جو
اٹھاویگا فقیر مرگ کے وقت سبکبار نپٹ ہوگا وہ نعمت
و راحت و آرام مین جو کوئی جیا شک نہیں اسکو ہی
دشوار بہت مرنا ہو ہووے جس حال میں چھوٹا ہوا قیدی
جگمین بہتر اس عمدہ اسے ہیگا کہین ہو قیدی جو انیسوین
حکایت ایک بزرگ سے معنی اس حدیث کے پوچھے مین
نے کہ ترجمہ لفظی اسکا یہہ ہے دشمن تر دشمنونکا تیرا نفس
ہے پہلو مین تیرے فرمایا اسنے باعث اسکا یہہ ہے کہ جس دشمن

پر احسان تو کریگا تیرا دوست ہو جائیگا مگر نفس کہ جسقدر اسے مدارا
اور محبت سے پیش آئیگا مخالفت زیادہ کریگا قطعہ فرشتہ خو کرے
ہے آدمی کو کم کھانا جو کھاے مثل بہایم کرے بسان جماد مراد جسکی
تو بر لاے ہو تیرا وہ مطیع سواے نفس کہ حاکم ہو پاے گروہ مراد
بیسوین حکایت جدال سعدی ایک شخص کو درویشون کی
صورت کے موافق اور انکی سیرت کے مخالف کسی مجلس مین
دیکھا مین نے کہ بدیان کر رہا ہے اور دفتر شکایت کے کھولکر ہجو
تونگرون کی شروع کی ہے اور سخن کو یہان تلک پہنچایا ہے
کہ فقیرونکا دست قدرت بندھا ہے اور تونگرون کا پاے ارادت
ٹوٹا بیت اہل کرم کے ہاتھہ مین دام و درم نہین دولت ہے جنکے پاس
انہونمین کرم نہین مین کہ پالا ہوا بزرگون کی نعمت کا ہون یہہ بات
مجھے پسند نہ آئی کہا مین نے ای یار بڑے آدمی حاصل ہین مسکینون
کے اور ذخیرے ہین گوشہ نشینون کے مقصد ہین زایرون کے
اور نگہبان ہین مسافرون کے براے راحت مردمان اٹھاتے
ہین بار گران کھانے مین ہاتھہ اسوقت ڈالین کہ متعلق اور زیردست
کھاوین اور انکے جود و کرم کا فضلہ فقیر و پیر و اقربا و ہمسایے پہنچتا ہے
مثنوی تونگرون کو ہے نت وقف و نذر مہمانی زکوۃ فطر کی ہر سال و

ہدی و قربانی اور انکا کام ہے آزاد کرنا بندونکا جو انپہ طعن کرے
اسکی ہیگی نادانی تو انکے رتبہ دولت کنین کہان پہنچا انہون سے
ہوتی ہے جگمیں سدا زر افشانی تیری ہے پونجی دو رکعت سو
تیری خاطر کو انہون کے وقت بہی لاحق ہے سو پریشانی قدرت
جود کی اور قوت سجود کی دولتمندون کو بہتر میسر ہوتی ہے کہ مال
پاکیزہ و جامہ پاک و دل فارغ و پاس آبرو رکھتے ہین اور قوت طاعت
کی لقمہ لطیف مین ہے اور صحت عبادت کی لباس طاہر مین ظاہر ہے
کہ معدہ خالی مین کیا قوت ہو اور دست تہی مین کیا سخاوت
پاے شکستہ سے سیر کیا ہو سکے اور بہوکھے کے ہاتہہ سے
کیا خیر قطعہ رات کو سووے وہی دایم پراکندہ حواس جس بشر
کی وجہ قوت صبح کی ظاہر نہو گرمیون مین اذقہ کرتی ہے اکتہا اس
لیئے تاکہ جاڑون مین فراغت قوت سے ہو مور کو فراغت
فاقے سے ہو مور کو فراغت فاقے سے نہیں ملتی اور جمعیت
پریشانی کے ساتہہ جمع نہین ہوتی کسی نے تکبیر احرام نماز عشا
کی کہے ہے کوئی منتظر طعام شب کا ہے غرض ہرگز یہہ اسکے مشابہہ
نہیں رباعی جتنے ہیں صاحبان زرق سدا دل سے مشغول
ہین بذکر خدا روزی جنکی ہے جگمیں دانوا دول بھٹکے ہے دل ادہر

ادہر

ادہر انکا عبادت انکی مقام قبول سے نزدیکتر ہے کہ خاطر جمع اور حضور
قلب رکھتے ہین نہ پریشان خاطر کہ اسباب معیشت کے درست
کرکے اوراد و عبادت مین مشغول ہون پناہ مانگتا ہون بخدا ایسے
فقر سے جو بدحال کرتا ہے اور ایسے کی ہمسایگی سے کہ جسے دوست
نہین رکہتا حدیث مین بہی آیا ہے کہ فقر روسیاہی دونو جہانکی ہے
درویش بے معرفت کو آرام نہو جب تلک کفر اسکے فقر کا انجام
نہو یہہ سنکر کہا اسنے کہ نہین سنا ہے تو نے کہ جناب حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقر فخر ہے میرا تب بولا مین
چپ رہ کہ مراد سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فقر سے مرد میدان
رضا کے ہین اور راضی تیر قضا کے نہ ایسے کہ خرقہ صلحا کا پہنین
اور فقر کے لقمہ روزینہ کو بیچین نظم ای طبل سی تیری گو کہ اونچی
ہے صدا خالی ہے پہ ایک لخت باطن تیرا ہمسے بہی تو کہہ کوچ
کے وقت ای غافل بن توشے لے تدبیر کریگا تو کہا تسبیح لپیٹ
مت تو ہاتہہ اپنے پر حق مین نہین یہہ امر تیرے کچہہ بہتر ہے ہمت
و مردی جو تجھے ایک ذرا مہ پہیر خلایق سے طمع کچہہ مت کر اور نہیں
ہو سکتا بغیر نعمت کے ننگے کا پہنانا یا بدون وسعت قیدیون کی
رہائی مین ساعی ہونا ہم جنس ہمارے اہل دولت کو کب پہنچین

اور ہاتہہ لینے والے کا دینے والے کے ہاتہہ سے مشابہہ کب ہووے
خدایتعالی محکم قرآن مین یعنے وہ آیہ کہ جسکے معنے صریح ہین اور
احتمال دوسرا نہین رکھتے نعمت اہل بہشت سے خبر دیتا ہے معنی
اسکے یہہ ہین یہہ وے ہین کہ انکے واسطے ہے روزی معین تا
جانے تو کوئی مشغول خرچ روزمرہ ہے دولت پارسائی سے
محروم ہے اور ملک قناعت کا تابع رزق معلوم ہے بیت خواب
مین پیاسون کیتئین اوے نظر آب کا چشمہ یہہ عالم سر بسر
جہان کہین کسی سختی کھینچے ہوئے کو اور تباہی کے مارے
کو دیکہیگا تو کہ وہ آپ کو بسبب غلبہ حرص کے خوفناک کامون مین
مشغول کرتا ہے اور اسکے جتنے متعلقات اور لازم ہین انسے
پرہیز نہین کرتا اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتا حلال و حرام کو نہین
پہچانتا قطعہ دہیلا کہین سے کتے کے سر پر جوا پڑے اچھلے وہ
اس خوشی سے کہ یہہ استخوان ہے دو آدمی جو کاندہے پہ
رکہہ لیوین نعش کو ناکس یہہ بدطمع گمان کرے ہے کہ خوان ہے
لیکن صاحب دولت چشم عنایت الہی سے سبب حلال کے
حرام سے محفوظ ہے یہہ سمجہہ کہ مین تقریر کی نہین کرتا اور دلیل نہین لاتا
تجھی سے انصاف کی توقع رکہتا ہون کہ ہرگز نہ دیکہا ہوگا تو نے ہاتہہ

اسی سخن

کسی

کسی دغاباز کا شانون سے بندہا اور کسی بینوا کو قید خانے پہنسایا
پردہ عصمت کسی متقی کا پہٹا یا کسی کا ہاتہہ پہنچے سے کٹا مگر بسبب درویشی
اور مفلسی کے کہ شیر مرد ضرورت اور محتاج کے باعث پر آئے
گہرونمین کو نبہل اور سیندہین دیتے ہیں اور تختے چہید کر واپاؤن
بند ہواتے ہین ہوسکتا ہے درویش کو نفس امارہ ورغلانے
اگر عورت سے بچنے کی طاقت اپنے مین نپاوے تو گناہ مین
مبتلا ہووے کہ بطن اور فرج توام ہین یعنے ایک پیٹ کے
دو فرزند جب تلک کہ ایک برجا ہے دوسرا پرپا ہے سنا ہے
مین نے کہ ایک فقیر کو اغلام کی علت کے سبب پکڑا باوجود
اسکے کہ سرشاری کہینچی اسنے پر سنگساری کی سزا پائی تب
بولا ای مسلمانو زر نہین رکہتا کہ جورو کرون اور طاقت نہین رکہتا
کہ صبر کرون ناچار ہون کیا کرون اور اعضاے تناسل کا
کاٹنا اسلام مین درست نہین غرض سارے اسباب
تسکین اور جمعیت باطنی کے جو اہل دولت رکھتے ہین
انمین سے ایک یہہ ہے کہ ہر ایک رات ایک محبوب خوب سے
ہم آغوش رہتے ہین اور ہر روز جوانی کو تازہ کرتے ہین
ایسی محبوبہ کہ صبح روشن کے سینے پر اسکے گورے رنگ

سے داغ پر گیا ہے اور اسکی قامت سے شرمندہ ہو کر سرو
خیابان خاک مین گر گیا ہے بیت پنجے کیتین عزیزون کے خون مین
ڈبو دیا عنانی اپنی انگلیونکی پورون کو کیا ممکن نہین ہوتے ہوے
ایسی حسین کے گرد برے کامون کے پھرین یا ادھر ادھر کا خیال
اپنے دلپر دھرین فرد تاراج و محو ہر کا جو دل کہ ہے ہوا کرتا ہے کب
بتون پہ وہ یغما کے التفات شعر جس شخص کے ہون رو برو حرماے
تر خواہش کے وقت ہاتھ نمارے پھولکر وہ خوشہ انگور پر
اغلب ہے کہ مفلس اپنے دامن عصمت و طہارت کو نجاست
گناہ سے بہر دیوے اور مانند بھوکے کتے کی روتی جسکی پاے
لیجاے فرد کب پوچھتا ہے گوشت جو کتے کو مل گیا دجال کا یہہ حرفے
کہ صالح کا ہے ستر کیسی پردہ نشین بسبب درویشی کے فساد
مین پڑے ہین اور آبروے گرامی اپنی انہون نے بدنامی
کی باد سے برباد دی ہے بیت جب ہووے بھوکھ قوت
پرہیز کب رہے افلاس ہاتھ کھینچ لے تقوے کے ہاتھ سے
جسوقت کہ مین نے یہہ سخن کہا درویش کے ہاتھ سے ہاتھ
طاقت چھوٹ گئی تیغ زبان کی اسنے کھینچ لی اور گھوڑا اخلاص
کا بیحیائی کے میدان مین کدا کر مجرد دوڑا یا اور کہا اتنا مبالغہ

تعریف مین کیا تونے اور پریشان باتین کہین کہ وہم تصور کرتا
ہے کہ یہہ گروہ فاقے کے زہر کو تریاق ہے اور روزی کے خزانے
کی کنجی لیکن فی الحقیقت یہہ مجمع تکبر اور غرور کا مشغول مال و نعمت
و مبتلاے جاہ و دولت ہے بات نہین کھتے یہہ مگر بجہالت
اور دیکھتے نہین الا بکبر اھیت عالمون کو گدا جانتے ہین اور فقیرون
کو بے سر و پا غرور مال کے سبب اور عزت و جاہ کے باعث
ہر تپ سے بیٹھتے ہین اور اپنے تئین بہتر سب سے جانتے
ہین یہہ خال نہین رکھتے کہ کسی سے سازش کرین ہمچو ہمین
حکیمون کے قول سے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی عبادت مین اور روپے
کمتر ہے اور دولت مین زیادہ بصورت امیر ہے اور بمعنی
فقیر فرد زر سے جو پے ہنر کو حکیمون نے فخر ہو گو کا و غبری ہی یہ
تو جان کو ن خر کہا مین نے کہ مذمت انکی مت کر کہ اہل کرم ہین بولا
وہ غلط کہا ہی بندہ درم کہا فایدہ اگر ابر بہار ہین کہ کسی پر نہین برستے
مانا کہ آفتاب ہین پر کسیکو منور نہین کرتے کو وسعت و مدت
کے مرکب پر سوار ہین لیکن اسے نہین دوڑاتے اور ایک
قدم بھی واسطے خدا کے راہ حق مین نہین کھتے بے منت و اذیت
اکدرم نہین دیتے مال کو محنت و مشقت سے جمع کرتے ہین اور خست

کے باعث دہر رکھتے ہین اخر کار چہوڑ جاتے ہین حکیمون نے کہا
ہے مال بخیل کا خاک سے اسوقت نکلتا ہی کہ وہ خاک مین جاتا ہے
بیت کوئی حصول کرے جد و جہد سے دولت ؛ ایک اور آنکے لیجاے
اسکو پے زحمت ؛ مین نے کہا دولتمندون کے بخل سے اگاہ نہین
ہوا تو مگر بسبب گدائی کے وگرنہ جو کوئی کہ طمع نہین رکہتا سخی اور بخیل
کو یکسان ہے جانتا کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے اور محتاج
جانتا ہے کہ بخیل کون ہے بولا وہ کہ اس بات کو تجربے سے کہتا
ہون کہ چوبدار دروازے پر رکھتے ہین اور مردم درشت خو
اور جنگ جو متعین کرتے ہین کہ عزیزون کو آنے ندین اور صاحب
تمیزون کو روکین اور کہین کہ گھر مین کوئی نہین بیت گر نہووے
صاحب تدبیر و عاقل ہوشیار ؛ کوئی گہر مین ہے نہین کہتا ہے
سچ یہہ پردہ دار ؛ کہا مین نے کہ باعث اس حرکت کا یہہ
ہے کہ اہل توقع کے ہاتہہ سے اور محتاجون کی عرضیون سے
تنگ آے ہین اگر جنگل کی ریت در ہو تد بہی عقل کے نزدیک
محال ہے کہ انکھہ گدا کی پر ہو فرد نعمتون سے طالب دنیا کی انکہہ
پر نہووے جیسے شبنم سے کوا ؛ حاتم طائی صحرا نشین تہا
اگر شہر مین ہوتا تو گداؤن کے ہاتہون سے عاجز و بیچارہ ہو جاتا

اور اسکے

اور اسکے بدن کا جامہ پارہ پارہ پہر بولا وہ کہ رحم کرتا ہون مین
انکے حال پر کہا مین نے غلط حسرت و حسد ہے تجکو انکے مال پر غرض ہم
اس جواب و سوال کے الجہیڑے مین پھنسے ہوے تھے جب
وہ سخن کا پیادہ چلاتا مین اسے بند کر دیتا جسگھڑی وہ دلیلون
کی شہین میرے پادشاہ کلام کو دیتا مین فرزین حجت سے بچا لیتا
یہان تک کہ کیسہ ہمت کا اسنے ہارا اور حجت کے تیرونکا ترکش
ڈال دیا قطعہ دھال کو مت پہینک تو از حملۂ مرد فصیح ؛ کچہہ نہین ہے پاس
اسکے جز دروغ و ادعا ؛ سیکہہ دین و معرفت ای یار شاعر سجع
گو ؛ در پہ ہی رکہتا ہے حرپے قلعہ خالی ہے پڑا ؛ آخر کار دلیل اسکے
پاس نرہی تب ذلیل اسے کیا پہر انے ہاتہہ ظلم کا پہیلا دیا اور
بیہودہ بکنا شروع کیا جاہلون کا طریقہ یہی ہے کہ جب دلیل سے
عاجز ہوتے ہین لڑنے لگتے ہین چنانچہ آزر بت تراش جب
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حجت مین بر نہ آیا لڑنے کو اٹھہ
کھڑا ہوا اور چند کلمے ناشایستہ کہے کہ قران انسے ناطق ہے اور
حاصل انکا یہہ ہے اگر تو باز نہ آویگا دشمنی سے میرے خداونکی
یا مذمت سے انکی مین تجھے گالیان دونگا سنگسار کرونگا الغرض
جب گالیان اسنے دین مین نے بہی دین اخر اسنے میرا گریبان پکڑے

اُڑایا اور مین نے اُسکی تہوڑی کو پاش پاش کیا **قطعہ** پکڑے ہوے
مین گردن اُسکی ہاتہہ مین اُسکے جیب میرا ؛ خلق کا بلوا پیچھے ہمارے
لوگ ہزارون خندہ زنان ؛ گفت و شنید سے ہم دونو کی ہو
متعجب آخر کو ؛ دابنے لاکا انگلی اپنے دانتون مین ہر پیر و جوان ؛ ندان
اُسکے فیصلے کے واسطے قاضی کے پاس گئے اور اُسکے حکم کی اطاعت
قبول کی کہ وہ حاکم مسلمانون کا ہے جو مصلحت کہ دیوے اور
درمیان درویشون اور تونگرون کے فرق کرنے کو جسطرح
سے کہ فرماوے وہی حق ہے جون اُسنے ہماری صورت
دیکہی اور کلام ہمارا سُنا فکر کے گریبان مین سر کو ڈالا اور بہت
تامل کے بعد اُٹہا کر یہہ فرمایا ای شخص کہ تونگرون کی تو نے ثنا کی
اور مذمت درویشونکی روا رکھی جان تو جہان گل ہے وہان
خار ہے نہ کنج بن سانپ ہے نہ شراب بے خمار جس جگہہ گوہر اعلی وہین
گہڑیال آدمیونکا کہانے والا ہے گزندگی اجل کی دنیا کے عیش
کی لذت کے پیچھے ہے اور دیو صعوبت بہشت کی نعمت کے آگے
فرد کیا کرے جو رعد و گرنہ سہے طالب دوست ؛ گنج و مار و گل و خار و
غم و شادی ہین بہم ؛ نہین دیکہتا ہے تو کہ باغ مین اُدہر بید مشک ہے
اِدہر چوب خشک ایسے ہی تونگرون مین شاکر ہین اور کافر درویشونکے

بھی

بہی حلقے مین اسی طرح سے حریص ہین اور صابر **بیت** ہووے جو دنیا مین
ہر ایک قطرہ اولیکا گہر ؛ کوڑیون کی طرح سب بازار جاوے اُسے بہر ؛
مقربان الہی امیر فقیر سیرت اور فقیر امیر ہمت ہین بڑا دولتمند وہی
ہی کہ غم فقیرونکا کہاوے اور فقیرو مین بہتر وہ ہے کہ طالع مندون کے
دروازے پر کبہو نجاوے جو شخص کہ توکل کرے خدا پر تو اُسکو
وُوہی بس ہے بعد اُسکے فقیر کو غصے سے کہنے لگا ای کہ کہا تو نے کہ
تونگر بُرے کامون مین مشغول ہین اور لہو و لعب مین مصروف البتہ
کتنے شخص انمین کم ہمت اور منکر نعمت ہین لیجاتے ہین اور رکھتے ہین
کہاتے ہین اور کسیکو نہین دیتے بالفرض اگر مہ نبر سے یا جہان مین طوفان
اُٹھے پر اپنی حشمت کے اعتماد سے فقیر کی محنت کی طرف دہیان نہین
کرتے اور خدا سے نہین ڈرتے اور کہتے ہین **بیت** پروا نہین جو نیستی
سے کوئی جاے مر ؛ زردار ہونمین بط کو ہے طوفان سے کیا
خطر ؛ **شعر** ناقون پہ جو کہ عورتین ہودون مین ہین سوار ؛ کب ملتفت
ہون اُسپہ جو ہے ریت مین پہسا ؛ **بیت** کمینے اپنی کملی کھینچ کر جو لے
گئے باہر ؛ تو کہتے ہین کہ غم کسکو ہے گو سب خلق جاوے مر ؛ اُنکے
اوصاف یہی ہین کہ مین نے بیان کئے اور بعضے انمین ایسے ہین
کہ دسترخوان نعمت کا انہون نے آگے محتاجونکے بچہایا ہے

اور اپنے کرم کا اشتہار ملک بملک کہلوایا ہے کشادہ پیشانی
فقیرونسے متواضع ہوتے ہین اور محتاجون کی خدمت کے لئے کمر بستہ
رہتے ہین طالبِ نام و مغفرت ہین اور صاحب دنیا و اخرت چنانچہ
بندگانِ حضرتِ پادشاہ دایم محفوظ اللہ دشمنون پر منصور و مظفر مالک
کہتر و مہتر حامیِ اطراف صاحب انصاف وارثِ ملکِ سلیمان عادل شاہان
زمان مظفر الدین ابو بکر سعد ہمیشہ رکھی اللہ تعالے ایام دولت اسکے اور
بلند کرے نشانِ نصرت اسکے بیت کوئی پدر نہ کرے یہہ
کسی پسر پہ کرم کیا جو تو نے ہے دنیا مین بر بنی آدم جو چاہا
حق نے کہ بخشش کرے خلایق پر تو اپنے لطف سے تجکو کیا
شہِ عالم قاضی نے جب سخن کو یہان تلک پہنچا دیا اور ہماری
عدد قیاس سے مبالغے کے اسپ کو پرے لیگیا بموافق حکم
قضا کے راضی ہوئے حالاتِ ماضی سے درگذرے اور معذرت
کی باہین باہم کرکے راہِ مدارا کو اختیار کیا ہر ایک نے سر کو دوسرے
کے پاؤن پر رکھہ دیا اور سرور ایک کا ایک نے پوچھا غرض
خاتمہ سخن کا اس قطع پہ ہوا قطعہ فقیر اب بازار اس گردش
دنیا کے شکوے سے پڑا کم بخت ہوتا تو جو اس حالت مین
مرجاتا جو تیرے دست و دل ہیں کامران ای صاحبِ دولت

کہلا اور کہا کہ تیرے ماننہ آوے دین اور دنیا اتھوان باب
صحبت اور پند و حکمت کے اداب مین حکمت مال عمر کی
آسایش کے واسطے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک
عقلمند سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہے اور بدبخت کون کہا سنئے
نیک بخت وہ ہے کہ جسنے کہایا اور کہلایا اور بدبخت وہ ہے
کہ جو مرگیا اور جیہو رگیا بیت نہ پڑھہ نماز تو اسپر کہ جسنے کچھہ نہ
کیا نہ کہایا اور طلبِ زر مین عمر کو کھویا نصیحت موسی علیہ
السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر تو بھی محتاجون
پر جیسا کہ تجھپر احسان کیا ہے اللہ نے کچھہ دہیان نہ کیا اسنے اور
کان اسپر نہ دھرے کہا اخر سنا تو نے کہ کیا دیکھا قطعہ دام و درم کو دور
رکھا جسنے خیر سے کچھہ فایدہ نپائیگا وہ داغ غم سوا کر جا ہتا ہے
نعمتِ دنیا سے انتفاع دے خلق کو تو جیسے خدا نے
تجھے دیا غرض یہہ ہے کہ بخشش کر اور منت کسی پر مت دھر
کہ اسکا فایدہ تجھے پہنچے بیت درخت کرم نے جہان پکرتے پر
گئی اسکی ہر شاخ افلاک پر جو یہہ چاہتا ہے کہ پہل اسے
کہاے تو منت کا ارہ نہ تو اسپہ دھر قطعہ کر شکر حق کہ دی
تجھے توفیق خیر کی انعام و فضل سے نہ معطل کبھی رکھا خدمت کا

پادشاہ پہ احسان تو رکہہ ؛ احسان اُسکا مان جو خادم تجھے کیا
حکمت دو شخص نے ناحق محنت کہینچی اور کوشش بے فایدہ کی ایک
وہ کہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کہایا دوسرا وہ کہ جسنے علم سیکہا
اور عمل نہ کیا نظم گو کہ پڑھہ جاے تو علوم جہان ؛ نہ کرے گر عمل تو
ہے نادان ؛ نہ محقق ہو نے فقیہ اگر ؛ تو کتابون سے ہے لدا جون
خر ؛ اُسّے بے مغز کو کہان یہہ خبر ؛ ہین لدی لکڑیان کہ ہین دفتر
حکمت علم براے ترقی نعمت عقبیٰ ہے نہ بجہت حصول دنیا
بیت جہانکے بیچ جس عالم نے اپنے علم کو بیچا ؛ کیا خرمن اکٹہا پر
اسے ایک لخت ہی پہونکا ؛ حکمت عالم بے تقویٰ مشعل رکہتا
ہے پر ہے اندہا بیت بے فایدہ عمر کو گنوایا ؛ کچہہ مول لیا نہ زر
کرایا ؛ حکمت ملک عقلمندون سے خوبی پکڑتا ہے اور دین
و اسلام پرہیزگارون سے کمال عقلمند پادشاہونکے قرب
کے محتاج جیسے ہین وے اُسے زیادہ تر محتاج ہین
اُنکی نصیحت کے قطعہ دہیان سے سن اسکو تو آی پادشاہ
؛ پند کوئی دہر مین اُس سا نہین ؛ کام ندینا بجز اہل خرد ؛ گو کہ جو عقل
ہے وہ لیتا نہین ؛ حکمت تین چیز بغیر تین چیزونکے پایدار نہین ہوتین
مال بے تجارت علم بے بحث و ملک بے سیاست حکمت رحم بدونکے

اوپر

اوپر کرنا ستم ہے نیکون پر اور ظالمون کا عفو کرنا جور ہے مظلومون پر
بیت نوازیگا اگر بدذات کو ای صاحب دولت ؛ نظر نعمت پہ تیرے
وہ کریگا چاہیگا شرکت ؛ حکمت پادشاہونکی دوستی پر اعتماد
نکیجے اور لڑکونکی خوش آوازیکا اعتبار کہ وہ ایک خیال کے باعث
سے تبدل پا جاتی ہے اور یہہ سبب جوانیکے تغیر بیت ہزار دوست
ہون جسکے مت اسپہ شیدا ہو ؛ نہین تو دل پہ گوارا کر اُسکے فرقت کو ؛
حکمت اپنے بہید کو ہر آن دوست سے مت کہہ تجھے کیا معلوم ہے
احیاناً کسی وقت دشمن ہو جاے اور دشمن سے جو برائی کہ تو کر
سکتا ہے مت کر اتفاقاً کسیوقت وہی دوست ہو جاے
وہ بہید جسکو چاہتا ہے کہ چہپا رہے کسی معتمد سے بہی مت کہہ
کہ رازدار اپنے راز کا کوئی تجسے بہتر نہوگا قطعہ چپ ہے بہلی
کہ راز کو اپنے کسی سے کہہ ؛ کہنا یہہ تو کسی سے نکہیو اُسے کہیو ؛ ای
مرد سوچ دلمین سرچشمہ بند کر ؛ پانی بہرا تو بندھ نہ سکے گی پہر آبجو
؛ خلوت مین بات کر یہہ تیرے حق مین ہے بہلا ؛ پچتائیگا کہیگا جو
ہر انجمن مین جا بیت وہ سخن مت کہہ تو خلوت مین نہان ؛ کہہ سکے
جسکو نہ مجلس کے میان ؛ حکمت دشمن ضعیف کہ اطاعت کرے
اور دوستی جتاوے مقصود اُسکا کچہہ اور نہین مگر یہہ کہ دشمن

قوی ہووے ایعزیز ہرگا دوستونکی دوستی کا بہروسا نہین تو
چاپالوسی پر دشمن کی کیا اعتبار ہے پند جو کوئی دشمن کو چک کو
حقیر اور ناچیز سمجھے مانند اس شخص کی ہی کہ تہوڑی اگ کو نہ بجہاوے
اور یون ہین چہوڑ دے قطعہ گر قتل کر سکے ہے تو کر چک تو آج
ہی ؛ آتش ہوئی بلند تو پہونکے گی ایک جہان ؛ جو تیر کی ہو چوب
پہ دشمن اسے نچہوڑ ؛ فرصت نہ اتنی دے کہ چڑھا لیوے وہ کمان
پند لازم ہے دشمنونکے بیچ اسطرح بات کہے تو کہ اگر وے آپسمین
دوست ہو جائین تو شرمندہ نہو بیت دو دلونمین ہے لڑائی شعلہ
سان ؛ مثل ہیزم کش ہے لڑا درمیان ؛ ایکدن آپسمین وہ پہر جائینگے
مل ؛ ابہی وہ ہوگا پشیمان و خجل ؛ غضب کی آگ کیتئین دو دلونمین
بہڑکا کر ؛ جلانا اپنے تئین ہے شعور سے باہر قطعہ دوستون کے
ساتہہ بات آہستہ کہہ ؛ کان دشمن کا مبادا ہوا دہر ؛ کہہ نہ بے باکانہ
کچہہ دیوار سے ؛ شاید اسکے پیچھے ہو کوئی بشر ؛ پند جو کوئی اپنے
دوستونکے دشمنونکے دوستی کرے دوستونکی ایذا کا دہیان
رکہتا ہے بیت ای عقلمند دوستے سے اسکے ہاتہہ دہو ؛ جو دوست
تیرا دشمنون سے ہم پیالہ ہو ؛ پند جو کسی کام کے انجام مین
تجھے تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ جدہر سے بے رنج وہ کام نکلے

بیت

بیت مت کر سلیم طبع سے تو تلخ گفتگو ؛ لڑنا نہ اسکے ساتہہ جو
کوئی ہو صلح جو ؛ حکمت جب تلک زر سے کام نکلے جان پر جو
کہون اٹہانی لایق نہین بیت تہک چکین جب تیرے سب حیلون
سے ہات ؛ پہر نکر تلوار بن کچہہ اور بات ؛ حکمت دشمن کے عجز کرنے
پر رحم نہ کر کہ اگر قادر ہوگا تو مہر نکریگا تجھپر بیت شیخی نہ کرنا زور کی دشمن
جو دیکھے ناتوان ؛ ہر پیرہن مین مرد ہے پر مغز ہے ہر استخوان ؛ حکمت
جو کوئی کسی بدگو کیتئین قتل کرے تو خلق کو اسکے بلا سے نجات
دئے اور اسکو عذاب خدا سے قطعہ نہایت خوب ہے کرنا ترحم
خلق پر لیکن ؛ لگا مت زخم پر موذی کے تو زنہار مرہم کو ؛ کیا ہے
رحم جسنے سانپ پر ہرگز نہین سمجہا ؛ کہ ہے یہہ رنج پہچانا ہر ایک
فرزند آدم کو ؛ حکمت نصیحت دشمن کی ماننی خطا ہے لیکن سننا
روا ہے کہ برعکس اوسکے عقل مین لائے تو کہ عین صواب ہے
قطعہ حذر کر اسسے جو کہتا ہے دشمن ؛ کہ وہ خالی نہوویگا ضرر سے
جو سیدہی تیر سی دکہلاے وہ راہ ؛ تو دست چپ کو چل اور پہر
ادہر سے ؛ حکمت غضب حد سے زیادہ موجب وحشت کا
ہوتا ہے اور لطف بے وقت ہیبت کہوتا ہے نہ اتنی درشتی
کر کہ لوگ تجھسے تنگ ہووین نہ اسقدر نرمی کر کہ تجھپر دلیر مثنوی

درشتی و نرمی ہین دونو ضرور ؛ بخوبی ہوتا انتظام امور ؛ وہ جراح
کس کام کا ہے اگر ؛ نرکھے بہم مرہم و نیشتر ؛ درشتی بہت عاقلونسے
نہو ؛ نہ سسی جو دیوے گہٹا قدر کو ؛ فقط اپنی ہی تو فزونی نہ چاہ ؛
زبونی سے بہی حال مت کر تباہ ؛ کہا ایک چرواہے نے باپ سے
کہ ایک پند پیرانہ سکھلا مجھے ؛ وہ بولا کہ نیکی سے مت باز آ ؛
پہ مغلوب رکہہ بہیڑیکو سدا ؛ حکمت دو شخص دشمن ملک
اور دین کے ہین پادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم فرد وہ کسی
ملک کا ہووے نہ کبہو فرمان دہ ؛ جو خدا کا نہین ہے بندۂ فرمان بردار ؛
حکمت پادشاہ کو چاہئے یہان تک غصہ نکرے کہ دوستونکو
اعتماد نرہے آتش غضب کی پہلے صاحب غضب کو لگتی ہے بعد
اسکے شعلہ دشمن تلک پہنچے یا نہ پہنچے مثنوی سزاوار کب ہے
کہ آدم کا پور ؛ رکھے اسقدر کبر و طیش و غرور ؛ جو ہے یہہ تجھے
تندی و سرکشی ؛ تو خاکی نہین بلکہ ہے آتشی ؛ قطعہ ایک متقی کے
پاس گیا بیلقان مین مین ؛ اور یون کہا براے خدا جہل سے
نکال ؛ فرمایا اسنے ہو متحمل برنگ خاک ؛ یا تو نے جسقدر ہے
پڑہا اسپہ خاک ڈال ؛ پند بدخو ہاتہہ مین ایسے دشمن کے گرفتار
ہے کہ جہان جاے اسکے عذاب کے چنگل سے نجات نہین پاتا

فرد

فرد بلا کے ہاتہہ سے گو جاے چرخ پر بدخو ؛ پہنسا بلا مین رہیگا وہ اپنی
خو کے سبب ؛ حکمت جو دیکھے تو کہ دشمن کے سپاہ مین پہوٹ
پڑی ہے تو خاطر جمع رکہہ اور جو ایکا دیکھے تو اپنی پریشانی کا اندیشہ
کر قطعہ جو دیکھے دشمنونمین لڑائی ہے شوق سے ؛ جلسے مین بیٹہہ
دوستونکے اور انند کر ؛ جسوقت پاے سب کیتئی ایک زبان
تو ؛ جلدی چڑہا کمان کو رکھہ سنگ قلعہ پر ؛ حکمت دشمن کا جب کوئی
حیلہ بن نہین پڑتا تب دوستی شروع کرتا ہے اور اسمین وہ
کام کرتا ہی کہ دشمنی مین نہین کر سکتا سانپ کا سر دشمن
کے دشمن کے ہاتہہ سے خواہ مخواہ کچل کہ دو فایدونمین سے ایک
مقرر ہوگا اگر یہہ غالب آیا تو سانپ مارا تو نے اور جو اسے کاٹا
تو دشمن کے ہاتہہ سے چہوٹا فرد عدوے ناتوان سے بے خطر مت
ہو لڑائی مین ؛ نکالے شیر کا بہیجا جو جینے سے اٹہاوے دل ؛
حکمت وہ خبر کہ رنج پہنچاوے دوسرے کو کہنے دے تو چپکا
ہو رہ بیت بلبل بہار کی تو شتابی سے دے خبر ؛ ذکر خزان کو
چہوڑ دے ایک لخت بوم پر ؛ حکمت پادشاہ کو کسی کے
خیانت پر واقف مت کر جب تلک کہ اسکے قول کا اعتماد نہو
نہین تو اپنی ہلاکت کی سعی کرتا ہے تو بیت فایدہ جب آئے تیرے

تیسرا نظر بات کہنے کا تو اسکو مدعا قصد کرے حکمت جو کوئی کسی خود پسند
کو نصیحت کرتا ہے وہ آپ نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے حکمت
فریب دشمن کا مت کہا اور غرور مداح سے مول مت لے کہ وہ مکر
کا جال ہے اور یہہ لالچی احمق کو تعریف خوش کر کے پہلا دیتی ہے جیسے
حیوان کے لاشے کو تنکے کے پوت مین پھونکنا پھلا دیتا ہے قطعہ
نہ سنیو مدح سخن کی زنہار کبھو کہ تیری ذات سے پاتا ہے نفع وہ
اوچہا مراد اسکی نہ لیگا جو الکین تیری وہ عیب اس سے دوصد
چند پھر کہا نیگا حکمت متکلم کا عیب جب تلک کوئی نہ پکڑے
کلام اسکا معیوب رہے بیت پچستا نیگا نہ حسن سخن پر غرور
کر اپنے گمان و وہم پہ نادان کی مدح پر حکمت ہر شخص اپنی عقل
کو کامل جانتا ہے اور اپنے فرزند کو خوبصورت قطعہ لڑکے تھے اس
مزے سے ایک مسلمان و جہود انکی حالت پر ہنسنے لگے دفعتاً
مجکو لیا کہہ رہا تھا طیش سے وہ مارنا مجکو یہود اگر ہووے یہہ
قبالہ راست تیرا ای خدا اور یہودی یون کہے تھا قسم
توریت کی ہون مسلمان تجسا گر مین جہوٹھ کہتا ہون ذرا
اگرچہ سب روے زمین سے عقل ہو معدوم لیک اپنے تئین
نادان جانے کوئی یہہ امکان کیا حکمت دس آدمی ایک دسترخوان

پر کہا یان اور دو کتے ایک ہڈی مردے کو کہا تے ہوے لڑتے ہین جرائص
ایک جہانکی نعمت رکھتا ہو تدبھی بہوکھا ہے اور قانع ایک روٹی سے
بھی سیر رہتا ہے فرد روکھی ایک روٹی سے بہر جاے ابھی رودہ تنگ
دیدۂ تنگ نہ پر ہو نعم دنیا سے مثنوی جو دور عمر مرے باپ کا تمام
ہوا مجھے یہہ کر کے رحمت جہان سے گذرا بلا ہے آتش شہوت صدر
کرا سے پسر نہ اپنے واسطے دوزخ کو مشتعل تو کر کہ اسکی آنچ کی
ذرہ نہ تاب لا دیگا بس آب صبر چہڑک آج ہی اور اسکو بجہا
حکمت جو کوئی توانائی مین دستگری نکرے ناتوانی مین بہت
سی سختی کھینچے نیت نہایت ہے بد آخر مردم آزار کہ روز بد
کوئی اسکا نہین یار حکمت جان ایکدم کی حمایت مین ہے
اور دنیا ایک وجود دو عدم مین پس دین کو عوض دنیا کے مت
بیچ فی الواقع یوسف کو جو بیچینگے تو کہا لینگے تنبیہ کرتا ہے اسبات
پر قول اللہ تعالیٰ کا کہ معانی اسکے یہہ ہین ایا بہان نہ لیا تہا
تجسے مین نے ای بنی آدم کہ مت پرستش کرو تم شیطان
کو بیت عدو کے کہنے پہ بہان دوست کا تو ترا تک اسکو سوچ
تو کس سے پھرا تو کس سے ملا حکمت شیطان مخلصون سے بڑا نہین
آتا اور سلطان مفلسون سے نظم مت اسکو قرض دے جو کوئی

پے نماز ہو گرچہ مہہ اسکا فاقے کی شدت سے باز ہو وہ تو
خدا کے فرض کو کرتا نہین ادا پہر قرض کا تیرے اسے کیا فکر ہوئیگا حکمت
جو کچہہ کہ جلد موجود ہووے دیر تک نرہے ارو حکیمون نے کہا ہے جو دولت
جلد آتی ہے شتاب جاتی ہے قطعہ یہہ سنے مین آیا ہے کہ مشرق کی زمین
مین چالیس برس مین بنے ہے کاسہ چینی ایک روز بنا لیتے ہین
بغداد مین سو لیک قیمت کا بہی احوال ذرا دیکہئو انکی قطعہ مرغ کا بچا
نکل انڈے سے ڈہونڈہے خورش بچہ آدم کو کچہہ ہوتی نہین عقل
و خبر وہ کسی شے کو نہ پہنچے دفعتاً کوئی لیوے مار دانش و فضل و ہنر
مین جاے یہہ سب سے گذر شیشہ ہے بیقدر اس باعث کہ ہیگا ہر کہین
لعل ہے کم یاب اسے قدر مین ہے بیشتر حکمت صبر سے مقصود
بر آتے ہین جلدی کرنے والے اپہی ٹہوکر کہاتے ہین قطعہ اپنی انکہون
سے ہے دیکہا مین نے صحراؤنکے بیچ تیز رو سے پہلے پہنچا جو کہ آہستہ
چلا دوڑنے سے رہ گیا تہک کر سمند تیز گام ساربان اونٹ
اپنا آہستہ چلاے ہی گیا حکمت نادان کو خاموشی سے کچہہ بہتر
نہین اگر یہی بہلا جانتا تو نادان نہوتا قطعہ گر نہین کچہہ بہی تجکو فضل و کمال
بند رکہہ پہر زبان کو اپنی آدمی کو زبان کرے ہے خراب جوز پے مغز
کے تئین سبکی قطعہ گدہے کو کرتا تہا تعلیم ایک احمق نت اسی خیال مین

ہوتی

ہوتی تہی اسکی عمر بسر کہا حکیم نے اسکو عبث ہے یہہ کوشش
کہ دو کہیگا تجہے اس سودے مین ملامت گر خموشی اسے ذرا سیکہہ
تو تو ای نادان اگرچہ طرز سخن تجہسے کچہہ نہ سیکہا خر مثنوی جو تامل
سے ندیویگا جواب بول اٹہیگا وہ کلام ناصواب عقلمندونکی
طرح سے بات کہہ یا بہایم کی طرح خاموش رہ حکمت جو کوئی
آپسے دانا تر کے ساتہہ بحثے اسواسطے کہ لوگ اسے دانا
جانین محض بے وقوف ہے اسکو سب نادان ہین جاننیکے
بیت جو ہووے گرم سخن کوئی تجسے فاضل تر گر اسے جانیے ہے
بہتر پہ اعتراض نکر حکمت جو شخص کہ بدونکے ساتہہ بیٹہیگا
نیکی ندیکہیگا مثنوی اگر فرشتے کو بہی ہووے دیو کی صحبت تو اسے
سیکہے وہ مکر و خیانت و وحشت بدونسے غیر بدی اور کچہہ
نہ سیکہیگا کہ گرگ کو نہین آتا ہے پوستین سینا حکمت
آدمیونکے چہپے ہوئے عیب ظاہر نکر کہ انکو رسوا کریگا تو اور اپنے
تئین بے اعتبار حکمت جسنے پڑہا اور عمل نہ کیا اس شخص کی
مانند ہے کہ ہل چلایا اور بیج نہ بویا حکمت انسان بیدل سے
بند کی نہین ہو سکتی اور پوست بے مغز پونجی کے لایق نہین
یہہ کیا لازم ہے کہ جو کوئی مجادلے مین چست ہو وہ معاملے مین

بہی درست ہو بیت چادر و برقع مین خوش قامت لبا ہووے
چھپی کہول کر مہہ کو جو دیکھے تو ہے بڑھیا پہوس سی نظم اگر اکثر
شبین ہوتین شب قدر تو ہوتی وہ جہان مین سخت بیقدر
ہر ایک پتہر جو ہو لعل بدخشان تو سنگ و لعل ہون قیمت مین
یکسان حکمت جو کوئی کہ صورت مین خوب ہے لازم نہین
کہ سیرت مین بہی نیک ہو اور کام باطن سے ہے نہ ظاہر سے
قطعہ چلن سے مرد کے معلوم ہووے ایکدم مین کہ اسکے
علم کا رتبہ کہان تلک پہنچا ندر نہو جیو زنہار اسکے باطن سے
کہ خبث نقش کا برسون مین بہی نہین کہلتا حکمت جو کوئی کہ بزرگون
سے لڑتا ہے اپنا ہین خون کرتا ہے قطعہ تو بڑا جانتا ہے اپنے
تئین ایک کو دیکہتا ہے دو ڈہیرا سر ملا کہیلتا ہے مینڈہے
سے ماتھے کو دیکہو ابہی توتا حکمت پنجہ ملانا شیر سے
اور کہونسا مارنا شمشیر پر کام داناؤنکا نہین بیت زور آوری
و جنگ نکر تو قوی کے ساتہہ زور اور نکے سامہنے رکہہ لے
بغلمین ہاتہہ حکمت وہ ضعیف کہ قوی سے دلاوری کرے
اپنی ہلاکت مین دشمن کا مددگار ہے قطعہ جو کہ سائے مین
ہو پلا کب وہ دے سکے ساتہہ لڑنے والونکا ناتوان

مرد

مرد سخت چنگل سے جہل و نادانی سے کرے پنجا حکمت جو کوئی
کہ نصیحت نہ سنے ارادہ ملامت کے سننے کا رکہتا ہے بیت جو نصیحت
سنے نہ تو ای یار گر ملامت کرین تو دم مت مار حکمت بے ہنر
ہنرمندونکو دیکہہ نہین سکتے جیسے بازاری کتے شکاری کتے
کو دیکہہ کر دور ہی سے بہونکتے ہین اور پاس نہین آسکتے حکمت
سفلہ جب ہنر مین کسی سے بر نہین آتا تب ہزارون عیب
اسکو ہے لگاتا فرد عیب اب تجکو لگاتا ہے حسود نارسا
گفتگو مین تیرے آگے اسکی گونگی تہی زبان حکمت اگر پیٹ
کا دکہہ نہوتا تو کوئی جانور صیاد کے پہندے مین نہ پہنستا بلکہ صیاد
جال بہی نہ بچہاتا بیت پے بس کرے ہے سبکو شکم ہے بری
بلا بندہ شکم کا طاعت معبود کر چکا حکمت حکیم دیر مین
کہاتے ہین اور عابد آدہی بہوکہہ اور زاہد سد رمق اور حیوان
حلق تلک بہرتے ہین اور بدہے اسقدر کہ پسینا آجائے
لیکن قلندر اتنا کہاتے ہین کہ معدے مین بہی دم کی سمانے
کی جاگہہ نرہے اور دسترخوان پر رزق کسیکو نہ بچے بیت
جو کہ ہو قیدی شکم کا دو شبین سووے نہ وو کہائے جس
شب کو بہت اور گرسنہ جس شب کو ہو حکمت بدہے

عورتون سے مشورت اور گناہ سے مفسدونکے ساتھہ سناوت

بیت رحم چیتے کے حال پر مت کر ۔ ظلم ہیگا یہہ سخت دنیون پر ۔ پند

دشمن سامھنے ہے جس شخص کا اگر وہ ہمارے تو دشمن ہے اپنا

بیت ہاتھہ مین سنگ سانپ بہتر پر ۔ ہے حاقت کریے تو

دیر اگر ایک گروہ نے برعکس اسکے بہتر سمجھا ہے اور کہا ہے قید تو

قتل مین تامل بہتر ہے اسواسطے کہ مارنے مین اور چھوڑنے

مین اختیار باقی ہے اگر پہ تامل ہمارے جاوین شاید کوئی مصلحت

فوت ہو جاوے اور تدارک اسطرح کا بن نہ اے مثنوی

مارنا جان سے زندیکا بہت ہے آسان ۔ مار کر پھر جلادیے

کوئی یہہ کیا امکان ۔ چھوڑنا تیر کا پے صبر و تامل ہے خطا ۔ کہ وہ

پھر نیکا نہین جب کہ کمان سے چھوٹا ۔ حکمت جو دانا کہ جاہلون

سے لڑے جھگڑے توقع عزت کی نہ رکھے اور ایک جاہل

بات مین کسی دانا پر غالب آئے عجب نہین کیونکہ ایک سنگ

ہے کہ جواہر کو توڑتا ہے بیت کہا عجب جو سنگ ہوا سکا نقش

نہووے بلبل زاغ کی جب ہم نفس ۔ قطعہ دلمین رنجیدہ و آزردہ

نہوا اہل ہنر کھنچے او باس کے وہ ہاتھہ سے گو جور و جفا ۔ سنگ نے

توڑا اگر سونیکا بیالا حاصل ۔ نہ وہ قیمت مین بڑھیگا نہ گھٹیگا سونا

حکمت

حکمت کسی عقلمند کی بات اگر کمینونکی گروہ مین صورت نہ پکڑی تعجب مت کر

کہ آواز بربط کی صدائی دہل سے غلبے مین بڑ نہین آتی اور عنبر کی باس

لہسن کی گندی بو سے دب ہے جاتی نظم اپنی زبان درازی سے

نادان کلے کار ۔ دانا کنکین گرا کے اکرتا ہے بار بار ۔ یہہ جانتا نہین کہ سدا

طبل کی صدا ۔ پستی ہے اپنی شور سے آہنگ کو دبا ۔ حکمت

جواہر اگر کیچڑ مین گرے نفیس کا نفیس ہے اور غبار اگر فلک پر بھی پہنچے

خسیس کا خسیس صاحب استعداد اگر تربیت سے محروم ہو محل

دریغ ہے اور تربیت نامستعد کی ضایع راکہہ اگر پہ اصل مین برتر ہے

اسلیئے کہ اگ جوہر عالی ہے لاکن حو اپنی ذات مین ہنر نہین

رکھتی خاک کے برابر ہے قیمت شکر کی نہ باعث ہے بلکہ اس

سبب سے کہ خود میٹھی ہے قطعہ غبی اور بے ہنر از بس جو کفران

کی طبیعت تہی ۔ پیمبرزادگی نے کب بڑہایا قدر کو اسکی ۔ ہنر دیکھا

جو رکھتا ہی کہ وہ بہتر ہے گوہر سے ۔ گل رنگین ہے کانٹے سے

اور ابراہم آزر سے ۔ حکمت مشک وہ ہے کہ آپ اپنی باس

سنکہاے نہ بواسطہ عطار دانا مانند عطار کی دیا کی خوشی

مین ہنر دیکھاتا ہے اور نادان بازی گر کے طبل کی مانند بلند آواز

اور باطن مین خالی و بے اندازہ قطعہ جو کہ عالم ہے جاہلونکے بیچ

مثل اسکی کہین ہین صدا یان شاہد خوب ہیگا اندہو نہین
گہر مین زندیق کے ہے یا قرآن حکمت جو دوست ایک
عمر مین آوے ہاتہہ لایق نہین کہ ایکدم مین بگاڑے اسکے
ساتہہ فرد سنگ ہوتا ہے لعل برسون نہین اسکو ایکدم مین
سنگ سے مت تول حکمت عقل پنجے مین نفس کے ایسی
ہے گرفتار جیسے مرد عاجز ہاتہہ مین عورت مکار کے ہونا چار
بیت اس گہر مین تو سر و رکا دروازہ بند کر زن جس مین
بولے اپنی صدا کو بلند کر حکمت عقل بدون قوت کے مکر
ہے اور افسون قوت بغیر عقل کے جہل اور جنون فرد شعور
و عقل و دانش پہلے ہو اور ملک ہو پیچھے کہ نادان ملک و دولت
سے کرے ہے ظلم اپنے پر حکمت جو صاحب ہمت کہ کہاوے
اور دیوے بہتر ہے اس عابد سے کہ روزہ رکھے اور جمع کرے
حکمت جس شخص نے خواہش کو اپنی ترک کیا اسواسطے
کہ مقبول ہو خلق کا شہوت صلال کا تارک ہوا اور شہوت حرام
مین پڑا بیت للہ گوشہ گیرا گر متقی نہوے آئینہ سیاہ مین کیا دیکھے
پیر و د حکمت تہوڑا تہوڑا رفتہ رفتہ ہوا ور قطرہ قطرہ ہو جاے
آبجو جو شخص کہ دست قدرت نہین رکھتے پتہر کہا ئے ہوے رکہہ

چہوڑتے ہین تاکہ فرصت کے وقت بہجا ظالمون کے دماغ سے
نکالین شعر نہر ہو قطرہ قطرہ جمع ہو تو نہر سے نہر مل کے دریا ہو بیت
تہوڑا تہوڑا ہو بہت سا دیر مین حکمت دانہ دانہ غلہ ہووے ڈہیر مین
حکمت عالم کو لایق نہین کہ جاہل کی بغو حرکتون سے درگذر ے
اور بسبب حلم کے برداشت کرے کہ طرفین کا نقصان ہے بیت
اسکی گہت جائیگی اور نادانی اسکی بڑہہ جائیگی بیت جو سفلے
سے بولے بلطف و خوشی زیادہ بڑہے اسکی گردنکشی حکمت
گناہ جس کسی سے کہ ہووے بد ہے اور عالمون سے بدتر کہ علم
جنگ شیطان کی سلاح ہے اور صاحب سلاح کو اگر قید
کرکے لیجاوین تو انفعال زیادہ کھینچے مثنوی جاہل مفلس اگر نادان
بہی ہو عالم فاسق سے بہتر تو حکمت اسنے اندہے پن سے ستا
گم کیا انکہین ہوتے یہہ کوئے مین گر پڑا حکمت جس شخص
کی زندگی مین غریب فقیر روتی نہین کہاتے جب وہ مرجاتا ہے
نام بہی اسکا نہین لیتے حکمت یوسف علیہ السلام مصر مین
جب کمال تیرا ہے بیت بہر نکہا تاکہ مبادا بہوکہو نکو بہول جاے
انگور کی لذت جانتی ہے زن بیوہ نہ صاحب میوہ مثنوی جو کہ نعمت
اور راحت مین پلا حال بہوکہیکا اسے معلوم کیا حال درماندیکا وہ

ہے جانتا ؛ جو کہ اپنے حال مین عاجز رہا ؛ قطعہ سوار مرکب چالاک کیجو
دہیان ایکذرہ ؛ لکڑ ہاریکا خر کسطرح کیچڑ مین پہسا ہیگا ؛ نہ لیجو آگ تو ہمسایۂ
درویش کے گہر سے ؛ کہ روزن سے نکلتا ہے جو اسکے ہے دہوان
دلکا ؛ حکمت درویش ضعیف حال کا تنگی مین احوال مت پوچہہ کہ
کیونکر ہے تو مگر اس شرط سے کہ مرہم اسکے زخم پر لگائے اور
کچہہ اسکو گذارے قطعہ گدہا جو دیکھے تو کیچڑ مین اور گرا ہوا بوجہہ ؛
تو اسکے پاس نجا دل ہی مین ترحم کہا ؛ وگر تو پاس گیا وجہ گرنیکی
پوچہی ؛ تو مثل مردونکی دامن کو باندھ اسکو اٹہا ؛ حکمت دو چیزین
عقل کے نزدیک مشکل ہین کہانا پہلے رزق مقسوم سے اور
مرنا پہلے وقت معلوم سے قطعہ قضا وہی رہیگی گو ہزار نالہ و آہ ؛
برائے شکر کرے یا بشکوہ تیری زبان ؛ وکیل ہے
جو ملک باد کے خزانے پر ؛ غم اسکو کیا ہے بجھے گو چراغ بیوہ زنان ؛
حکمت ای طالب روزی کے بیٹہہ رہ کہ البتہ کہائیگا اور ای
مطلوب اجل کے بہاگ کہ جان بچا کر نہ لیجائیگا قطعہ رزق کی
کوشش تو کر یا چہوڑ دے ؛ حق سے پہنچیگا وہ تجکو بر محل ؛
گر پلنگ و شیر کے تو مہہ مین جائے ؛ تجکو کہانیکے نہین وے پے
اجل ؛ حکمت جو کہ اپنی قسمت کا نہین ہاتہہ نہین آتا اور مقسوم

اپنا

اپنا جہان کہیں ہو پہنچ رہتا ہے بیت سنا ہے تو نے سکندر بکوچۂ
ظلمات ؛ گویا ہزار تعب سے پیا نہ آب حیات ؛ حکمت صیاد پے روزی
دریا و مین مچہلی نہین پکڑ سکتا اور ماہی پے اجل خشکی مین بہی نہین
مرتی فرد مسکین حریص پہرتا ہے دن رات دہر مین ؛ روزی
کے پیچھے اور عقب اسکے نت اجل ؛ حکمت تونگر فاسق ایسا ہے
جیسے ڈہیلا سونیکا ملمع کیا ہوا اور درویش صالح ایسا ہے
جیسے محبوب خوب خاک مین بہرا ہوا یہہ مثل ہے موسی علیہ السلام
کے حبہ صد پارہ کا اور وہ نظیر ہے فرعون کی ریش مرصع کا نیکونکی
تنگی کا انجام کشایش ہے اور بدونکی دولت کا پستی قطعہ
دولت و جاہ جسکیتئین ہے جان ؛ خاطر خستہ وہ رکہیگا کیا ؛ اسکو
کہدے کہ جاہ و حشمت سے ؛ عاقبت مین تو کچہہ نپاویگا ؛ حکمت
حاسد بخیل ہے نعمت اللہ کا اور دشمن ہے بیگناہ کا قطعہ
ایک بیہودہ یاوہ گو مردک ؛ کہا رہا تہا عیوب صاحب جاہ ؛
مین کہا تو اگرچہ ہے بدبخت ؛ نیک بختون کا کیا ہے اسمین گناہ ؛
رباعی حاسد کے واسطے نہ کبہو چاہنا بلا ؛ وہ بدنصیب آپ
بلا مین ہے مبتلا ؛ حاجت ہے کیا جو اسپہ تو دشمن کری تعین ؛
دشمن وہ سخت اسکے ہے پیچھے لگا ہو ؛ حکمت شاگرد بے

ارادت عاشق پے زر ہے اور چلنے والد پے معرفت طایر پے
بال و پر عالم نے عمل درخت پے ثمر ہے اور زاہد پے علم بن در دروازہ بکا
گہر مراد قرآن کے نازل ہونے سے حاصل کرنا سیرت خوب
کا ہے نہ فقط پڑھنا صورتِ مکتوب کا جاہل عابد پیادہ تیز رفتار
ہے اور عالم عبادت مین سست سوتا ہوا سوار وہ گنہ گار جو
گناہ سے ہو دست بردار بہتر ہے اس عابد سے جسکو ہو غرور
و پندار **بیت** کو توال خوبصورت نیک خو بہتر اس عالم سے ہے
موذی جو ہو **حکمت** ایک شخص سے پوچھا کیا ہے عالم
بے عمل کہا اسنے جیسے زنبور بے عسل **فرد** زنبور بے مروت
وے رحم سے یہہ کہہ دنیا نہین ہے شہد تو بہتر تنک بہی نہ ملے
حکمت مرد بے مروت زن ہے اور زاہد لالچی راہ زن
قطعہ ای شخص مکر و زور سے جامہ بنا سفید بہر نمود نامے کو
اپنے سیہ کیا دنیا سے ہاتھہ کھینچ کوتاہ تو ہے لطف اسمین
گر تری ہوئی یا چھوٹی فاید **حکمت** دو شخص ہین کہ حسرت
اُنکے دل سے نہین جاتے اور اُنکا پاے نقصان گل رسوائی
سے نہین نکلتا ایک وہ سوداگر جسکی ناؤ تباہ ہوئی دوسرا
وارث اس شخص کا کہ جسنے نشست قلندرون مین کی **قطعہ**

خون نیرا ہو فقیر و مین مباح گر نکردے مال تو اپنا سبیل اینمین
مت جا جنکے جامے ہین کبود خان و مان پر کھینچ یا انگشتِ نیل
آشنائی قبل بانون سے نکر یا بنا وہ گھر کہ جسمین آے پیل **حکمت**
خلعت پادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے پر اپنا پرانا جامہ عزیز تر ہے پر
ادمیونکے دسترخوان پر ہر چند کہ کھانا لذیذ اور نفیس ہے لیکن اپنی
جھولی کا نکرا نہایت لذیذ ہے **بیت** ساگ اور سرکہ اپنی سعی سے
ملے اگر حلوان و نانِ صاحبدہ سے ہے خوبتر **حکمت** خلاف
عقل صاحب کا ہے اور تو ترا عہد اہل دانش کا دار و اپنے گمان
پر کہانی اور راہ بن دیکھی پے کاروان کے چلنی امام غزالی سے
پوچھا کہ علم مین تو اس مرتبے پر کیونکر پہنچا بولا وہ جس چیز کو مین
نجانتا تہا اسکے پوچھنے سے عار نکی **قطعہ** امیدِ حفظ اگر چاہے تو
موافق عقل تو نبض اپنی طبیب مزاجدان کو دیکہا خفیف ہونے
سے مت در رنجے نہ آے سو پوچہہ کہ عقل سے وہی ہو ویکا
رہ نما تیرا **حکمت** جس چیز کو جانے تو کہ مقرر معلوم ہو جائیگی اسکے
پوچھنے مین جلدی نکر کہ دانائی کا زیان ہے اسمین اور عقل کا نقصان
قطعہ جو دیکہا تا نہہ مین داؤد کے نقمان دانا نے کہ لوہا معجزے سے
نرم مثل موم ہووے گا نہ پوچہا اسنے کیا کرتا ہے تو اور کیا بناتا ہے

وہ سمجہا تہا کہ بن پوچھے ہی یہہ معلوم ہوویگا ؛ حکمت ضروریات
صحبت سے ایک یہہ ہے کہ صاحب خانہ کی غیر مرضی کچہہ نکرے اور
نہ کہے تو تاکہ تیری اُسّے بنی رہے قطعہ سخن کہہ مرضی سامع کو پاکر خلاف
اُسکے زبان پر حرف مت لا ؛ جو دانا ہمنشین مجنون کا ہووے
تو لازم ہے کرے مذکور لیلی ؛ حکمت جو کوئی کہ بدونکے ساتہہ
بیٹھے اگرچہ خوبو اُنکی نہ پکڑے پر خواہ مخواہ اُنکے طریق مین وہ بہی متہم
ہووے جیسے ایک شخص خرابات مین نماز کو جاے اور لوگون
مین شراب خوار کہلاے مثنوی گوارا آپ کی تو نے حماقت
کہ اپنی گرم کی نادان سے صحبت ؛ جو مین نے پند ایک دانا سے
پوچہا ؛ کہا نادان سے کیجو نہ خلطا ؛ جو عاقل وقت کا ہے خر نہوگا
اگر احمق ہے احمق تر نہوگا ؛ حکمت حلم اُونٹ کا ظاہر ہے اگر
ایک لڑکا اُسکی مہار پکڑے اور سو فرسنگ لیجاوے گردن
اپنی اُسکی متابعت سے نہ کھینچے اور اگر کوئی پہاڑ کا ڈرا ایسا
ڈرانا کہ موجب ہلاکت کا ہو سامہنے آوے اور لڑکا نادانی
سے چاہے کہ وہان جاے زمام اپنی اُسکے ہاتہہ سے تڑاے
پہر اطاعت نکرے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا بُرا ہے اور
کہہ گئے ہین کہ دشمن مہر و لطف سے نہیں پھرتا بلکہ طمع زیادہ ہے

کرتا

کرتا قطعہ مہر جو تجہپر کرے ہو جا تو اسکا خاک پا ؛ دیکھے جسے دشمنی
انکہونمین اسکی دال خاک ؛ پیار کی باتین ملایم سخت گو سے فایدہ
زنگ کا کہایا ہوا کب نرم سوہن سے ہو پاک ؛ حکمت جو کوئی
اورونکی بات مین بن پوچھے بولے اسواسطے کہ لوگ فضل و کمال
اسکا جانین یہہ گمان اُسکا غلط ہے بلکہ نادان اُسکو سمجہین گے
قطعہ مرد ذی عقل کچہہ ندیوے جواب ؛ جب تک اُسّے کرے
نہ کوئی سوال ؛ ہووے پر گو اگرچہ سچا لیک ؛ اُسکے دعوے
پہ ہو گمان محال ؛ حکمت ایک زخم جامے مین چہپائے رکھتا تہا
مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز مجسے پوچھتے کہ کہاو تمہارا کیسا
ہے پر یہہ نپوچھتے اور عقلمندون نے کہا ہے جو کوئی بات بن سمجھے کہہ
بیٹھیگا جواب سے اُسکے رنج کھینچیگا قطعہ جب تک تو نجانے
کہ سخن خوب ہے کہنا ؛ لازم ہے کہ مہہ مین نہ زبان اپنی ہلاوے
گر سچ کہے اور قید رہے تو تو ہے بہتر ؛ اُسّے کہ تیرا جہوٹہہ تجھے
اُسّے چہڑاوے ؛ حکمت جہوٹ بولنا ضرب ثابت کی مانند
ہے اگر زخم اچہا ہو جاوے تو بہی نشان رہ جاتا ہے چنانچہ حضرت
یوسف علیہ السلام کے بہائی ایک مرتبہ جہوٹھے جو ہوئے اُنکے
سچ کہنے پر بہی اعتماد نرہا قطعہ جس شخص کی یہہ جانمین کہ عادت

کہ کہان ہے سمجہا مین کہ ذکر ہر عضو کا مناسب
نہین ایسے مقام اسکا نہین پوچھتے

ہی راستی کر دیوین عفو اسکی کرے گر کبہو خطا مشہور ہو دروغ
وکجی سے جہانمین جو سچ بہی اگر کہے تو بناور ہو ایک ذرا قطعہ
گرفت ایک جہوٹ کی دانا کرین کب خصوص اسکے جو اکثر سچ
ہو کہتا دروغ و کذب سے جو ہووے مشہور سخن سچا بہی
جانین اسکا جہوٹہا حکمت عزیز تر خلق اللہ مین آدمی سب
کے نزدیک ہے اور ذلیل تر کتا دانا ونکے نزدیک سگ وفادار
بہتر ہے انسان ناشکر گذار سے قطعہ نہ بہولے ایک لقمے
کو بہی کتا تو پہتر مارے گو سو بار اسکو نوازے مدتون
سفلے کو گر تو ایک ادنی بات پر تجہسے لڑے وہ حکمت
نفس پروردہ ہنرمند نہین ہوتا اور بے ہنر لیاقت سرداری کی نہین
رکہتا قطعہ بیل ہر چند کہ بوجہل ہو پر تو رحم نہ کر کہ وہ سوتا ہے
بہت اور بہت ہے کہاتا فربہی اسکی سی گر چاہئے ہے
تجکو بہی خر کی مانند تو پہر ظلم اٹہا لوگون کا حکمت انجیل مین
آیا ہے کہ اے فرزند آدم اگر دولت دون تجہے تو تو مجہہ سے
دہیان اٹہا کر مشغول اسمین ہوتا ہے اور جو مفلس کرون
تو تنگدستی سے اپنے حال پر روتا ہے پس حلاوت میرے
ذکر کی کب پائی تو نے اور عبادت کسوقت کی قطعہ کبہی دولت

سے ہے مغرور و غافل کبہی ہے مفلسی کا تجہکو شکوا
خوشی اور غم مین تیرا حال ہے یہہ عبادت حقکی پہر تو کب
کریگا حکمت خواہش الہی کسیکو تخت سے نیچے گراتی
ہے اور کسیکو مچہلی کے پیٹ مین بچاتی ہے یعنے فرعون
علیہ العنہ کو گرایا اور یونس علیہ السلام کو بچایا بیت تو ہووے
پیٹ مین مچہلی کے گوتہا جسطرح یونس ولے اچہا وہی
ہے وقت جسمین ذکر ہو مونس حکمت اگر قہر کی تلوار
کہینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چہپاے جو غمزہ لطف کو جنبش
دے تو بدون کو نیکو نمین پہنچاے قطعہ محشر مین وہ خطاب
کرے قہر سے اگر پیغمبرونکے تئین نرہے جای معذرت
حکمت جو دشمن کہ طور پسندیدہ دنیا سے راہ راست
اختیار نکرے عذاب آخرت مین گرفتار ہوگا جیسا کہ کہا ہے
اللہ تعالی نے قرآن مین حاصل اسکا یہہ ہے مقرر چکہاونگا
انکو عذاب ادنی سواے قیامت کے بیت بزرگ دیتے ہین
پہلے تو آدمی کو پند سنے نہ اسکو تو کرتے ہین قید خانے مین
بند حکمت نیک بخت جتنے ہین اگلونکی حکایتون اور
مثلون سے پند لیتے ہین پہلے اسسے کہ پچہلے انکی حالات کو ضرب المثل

لطف و کرم سے پردیکو دیوی اگر اٹہا
شقیون کے تئین بہی پہر تو ہو امید مغفرت

کرین قطعہ دانیکے پاس آنہ پہرے مرغ مطلقاً ؛ طایر پہنسے ہوئے
نظر اوین اُسے اگر ؛ اگلونکی تو مصیبتونکو سُنکے پندلے ؛ تا تیرے حال
زار سے لیوین نہ یکدگر ؛ حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا
بنایا ہے وہ کہونکر سُنے اور جس کسیکو سعادت کی کمند سے کہنچا ہے
وہ کہونکر نہ جاے قطعہ خدا کے دوستونکی رات اندہیری ؛ بسان
روز روشن ہے وہ تابان ؛ سعادت زور بازو سے نہین یہہ ؛ فقط
باعث اُسکا لطف یزدان ؛ رباعی تجہسا کہین منصف ہے جو وہان
ہوئی نالان ؛ سب حکیمون سے ہے بلند تیرا فرمان ؛ بہولے نہ وہ
جسکو ہو ہدایت تیری ؛ تو جسکو بہلاوے اُسکو پہر راہ کہان ؛
حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہے پادشاہ بد فرجام سے بیت
تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اُس غم کتئین اچہا ؛ کہین ان شادیون
سے جنکے پیچھے ہووے غم پیدا ؛ حکمت زمین کو آسمان سے
فیض ہے اکثر اور آسمان کو اُسّے کدورت سراسر جس باس مین
جو کچہہ ہوگا سو وہی ٹپیگا بیت جو تمکو ناپسند آئی میری خو ؛ تو
اپنی نیک خو ہرگز نچہوڑو ؛ پند حق تعالی عیب دیکہتا ہے
اور چہپاتا ہے ہمسایہ نہیں دیکہتا لیکن بکہانتا ہے بیت نعوذ باللہ
اگر ہوتا غیب دان عالم ؛ کسیکو چین ندیتا کبہی کوئی ایکدم ؛ حکمت

کہودنے

کہودنے سے زر کہان سے نکلتا ہے اور جان کندن مین بخیل کے
ہاتہ سے قطعہ رہتا ہے منتظر نہین کہاتا بخیل اور ؛ کہتا ہے کہانے والے
سے اچہا امیدوار ؛ ایک روز دیکہہ لیجیو تو جایگا تمام ؛ زر ہاتہہ مین عدو کے
مریگا وہ خاکسار ؛ حکمت جو کوئی زیردستونکو نہ بخشے زبردستونکے
ظلم مین پہنسے مثنوی یہہ کون بات ہے بازو مین جسکے قوت ہو ؛
وہ توڑ ڈالے ہر ایک ناتوان کے پنجے کو ؛ نہ دیجو رنج ضعیفونکے
قلب کو زینہار ؛ کہ تو بہی ظلم سے زور آورونکے ہو ناچار ؛ حکمت عقلمند
جب فقیہ جہگڑا آپسمین دیکہتے ہین الگ ہو جاتے ہین اور صلح
دیکہتے ہین تو مل بیٹہتے ہین کہ اسوقت سلامتی جدائی مین
تہے اور اب حلاوت ملاپ مین ہے حکمت جواری کو اٹہارا
چاہئے ہین لیکن تین کانے ہین آتے ہین بیت میدان سے ہے
چرنے کی جا خوبتر کہین ؛ گہوڑیکی باگ ہاتہہ مین گہوڑیکے پر نہین ؛ حکمت
ایک درویش یہہ مناجات کرتا تہا یارب بدون پر رحم کر کہ نیکون
پر آب رحم کیا ہے تونے کہ انکو نیک پیدا کیا ہے پہلے نقش و نگار
جامے پر جسنے کروائے ہین اور انگہوٹہی ہاتہہ مین رکہی وہ جمشید
تہا لوگون نے پوچہا اُسّے زینت بائیں ہاتہہ کو کیون دی ہے
تونے باوجود اسکے کہ داہنا فضیلت رکہتا ہے بولا دست راست

کو فقط راستی کافی ہی قطعہ فریدون نے کہا خرگاہ کے گرد ؛ یہہ نقاشان
چین سے دیوین لکہہ کر ؛ بدون سے کر بہلائی مرد عاقل ؛ کہ جتنے نیک
ہین وہ خود ہین بہتر ؛ حکمت ایک بزرگ سے پوچہا یہہ کچہہ
فضیلت ۲ ہمیشہ آرایش دنیا سے محروم ہین بیت بخت و روزی
اور نصیبا خلق ہے جسنے کیا ؛ تخت وہ دیتا ہے بافضل و ہنر کا
مرتبہ ؛ حکمت نصیحت پادشاہون کو کرنی اُسے لایق ہے
کہ خوف سر کا اور امید زر کی نرکہتا ہو بیت موحد کے پاؤن تلے
رکھے زر ؛ کہ شمشیر کو اُسکے بالاے سر ؛ اُسے ہو نہ مطلق ہراس
وخوشی ؛ ہے بنیاد توحید کی بس یہی ؛ حکمت پادشاہ
دفع کرتا ہے ستمگارون کو اور کوتوال خونخوارون کو قاضی اصلاح
چاہتا ہے چورونکی اور جیب کترونکی ہرگز دو دشمن راضی ہوکر قاضی
کے پاس نہین جاتے بلکہ اُسوقت دھیان بہی اسکا نہین
لاتے قطعہ جو حق معاینہ ہو جاوے تجکو دینے کا ؛ تو دے گذر تو
اُسے غیر جنگ و دلتنگی ؛ جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی بخوشی ؛
تو اُسے لیوین بزور آوری و سرہنگی ؛ حکمت سب کے دانت
کند ہوتے ہین کہتائی سے مگر قاضی کے مٹہائی سے بیت تو پانچ
کھیرے بہی اگر قاضی کیئین رشوت مین دیے ؛ خربوزونکی فالیز

۲ داہنا ہاتہہ رکہتا ہے انگوٹہی بائین مین کیونکر پہنتے ہین کہا اُسنے نہین جانتا تو کہ صاحب فضیلت ۲

دس

دس ثابت کرے تیرے لیئے ؛ حکمت قحبہ پیر زال بدکاری سے
توبہ نکرے تو کیا کرے کوتوال معزول مردم آزاری کو ترک نکرے
تو کیا کرے نظم ہے مرد راہ خدا بس جوان گوشہ نشین ؛ کہ مرد پیر
مین اُٹھنے کی تاب آپ نہین ؛ جوان پر زور ہو اور وہ کرے پرہیز
شہوت سے ؛ کہ آلت پیر کی اُٹھتی نہین ضعف و نقاہت سے ؛
حکمت ایک حکیم سے لوگون نے پوچہا کہ کتنے درخت نامی
خالق نے بلند و پرثمر پیدا کیئے ہین پر کسیکو آزاد نہین کہتے الا سرو
کو کہ پہل نہین رکہتا اسمین کیا حکمت ہے کہا اُسنے ہر ایک کو بہار
و خزان لازم ہے اسی سبب کبہی تر و تازہ ہے کبہو مرجہایا
اور سرو کو یہہ دونو نہین ہر ایک وقت مین اُسکو تازگی ہے اور
صفت آزادونکی یہی ہے قطعہ جو تجہہ گذرے نہ کچہہ دلمین لا کہ
مدت تک ؛ رہیگا بعد خلیفہ کے دجلہ بغداد ؛ اگر تو گانٹھہ کا پورا ہے
نخل سا ہو کریم ؛ نہین تو سرو کی مانند سب سے ہو آزاد ؛ حکمت
دو شخص موئے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکہتا تہا اور نہ کہایا
دوسرا وہ کہ جسنے جانا اور نکیا قطعہ عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل ؛
عیب کو اُسکے کہین سب برملا ؛ گو ہو آلودہ گناہونمین کریم ؛ پر کرم
اسکا انہین رکھے چہپا ؛ خاتمہ مدد سے پادشاہ محسن کی

اور اللہ معاون کی کتاب گلستان تمام ہوئی اور اسمین کلام
متقدمین کا بطریق استعارہ بطور مولفونکے نہین ملایا بلکہ یہہ دہیان
بہی دلمین نہین ایا بیت جامہ پرانا اپنا جو پہنے بنا سنوار ؛ بہتر ہے
اُس نئے سے جو ہاتہہ آے مستعار ؛ اکثر گفتگو سعدی کی طرب
انگیز و ظرافت آمیز ہے تا اشخاص کم فکر طعنے ندے سکین کہ بیہودہ
بکبک سے مغز پہرانا اور بیفایدہ رنج اٹہانا عقلمندونکا کام نہین
لیکن خطاب فی الحقیقت صاحبدلان روشن راے سے ہے
اسواسطے ظاہر کیا چاہتا ہے کہ اُسنے نصیحت کے موتیونکی لڑی
بنائی ہے اور پندونکی داروے تلخ شہد ظرافت ملائی ہے
تو طبع سُننے والے کی ملول نہو اور دولت قبول سے محروم نرہے
نظم نصیحت مین نے کی ہے اپنے ڈہب پر ؛ مزا پایا ہے اسمین
عمر کہوکر ؛ کسیکے سُننے ان سُننے سے کیا کام ؛ رسولونکو فقط
دینا ہی پیغام ؛ قطعہ سدا مصنف و کاتب کے حق مین اے
ناظر ؛ طلب خدا سے کیا کیجو رحمت و غفران ؛ اور اُسکے بعد
جو مالک ہو اسکا اُسکے لئے ؛ پہر اپنے واسطے توفیق چاہیو
ہر آن ؛ خاتمہ باغ اُردو کا فضل رب العالمین و کرم ختم المرسلین سے
اٹہارہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی روز پنجشنبہ کلکتے کے بیچ عہد سلطنت

مین

مین شاہ عالم بادشاہ کے حکومت مین زبدۂ نوئینان عالیشان
مشیر خاص شاہ کیوان بارگاہ انگلستان مارکویس ولزلی
گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کی کہ سن ۱۲۱۶ ہجری بارہ سے سولہ
ہین اور عیسوی اٹہارہ سو دو ۱۸۰۲ یہہ ترجمہ کہ مسمی بباغ اُردو
ہے تمام ہوا قطعہ عون توفیق رب سبحان سے ؛ ترجمہ یہہ کیا
تمام مین جب ؛ ختم کی اُسکے پیر عقل سے کی ؛ مین نے تاریخ
عیسوی جو طلب ؛ ابتداے بہار سے یہہ کہا ؛ باغ اُردو
ہوئی گلستان اب ؛ امید مجیب الدعوات سے اور
التجا قاضی الحاجات سے یہہ ہے کہ اسکی بہی رونق و بہار گلستان
کی مانند گلشن دوران مین پایدار رہے اور مقبول خاص و عام
کی بلکہ محبوب جمیع انام کی ہووے تمت تمام شد

فضل سے حق سبحانہ تعالی کے یہہ باغ اُردو
موافق فرمایش کرنل سیمون صاحب
کے بیچ تاریخ نوین ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۲۲۶ ہجری مطابق چوتہی
تاریخ ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۱ عیسویہ کے
لکہے گئی م م

22 D

Rousdon.
Devon.

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Author/s:
Sad

Title:
Bagh-i Urdu

Date:
1226 [1811]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23309

File Description:
Part 3

بہ نسبت اسکی رکہاے کردن کی الغرض بات کو اس حد پر پہنچا دیا
تہا مین نے کہ کہتا تہا قطعہ میری نسبت دوست ہے مجہسے کہین
نزدیکتر ؛ یہہ تعجب ہے کہ ساتہہ اس قرب کے مین دور ہون ؛ کیا کہون
کسے کہون ای ہم نشین یہہ لطف ہے ؛ وہ میری اغوش مین ہے
اور مین مہجور ہون ؛ مین شراب اس سخن کی پیئے اور ہاتہہ مین
جہوٹا پیالے کا لئے عجب رنگ مین تہا کہ ایک چلنے والے نے
کنارے سے مجلس کے گذر گیا اور دور آخر نے اسکے دل مین
اثر کیا ایک نعرہ اسنے ایسا مارا کہ اکثر اشخاص ساتہہ اسکے
خروش مین آئے اور خام طمع مجلس کے بہی جوش مین کہا مین
نے سبحان اللہ باخبر کتنے ہین دور ہون حضور مین ہین اور بیخبر
کتنے ہین نزدیک ہون دور ہین قطعہ زور طبع متکلم کتئین ڈہونڈہو
مت ؛ تاکہ فہمید تو سامع کی نہ اعلی دیکھے ؛ تیری خواہش کے
جو میدان مین پاوے وسعت ؛ تو سخندان ابہی گوے
سخن سے کھیلے ؛ بارہوین حکایت صحراے مکہ مین ایک
رات بہت جاگنے کے باعث میرے پاؤن چلنے سے رہے تب
کسی رہگذر پر مین نے سر رکہہ دیا اور شتربان سے کہا کہ مجہسے
ہاتہہ اٹہا قطعہ پیادہ پا کب تلک چلے انسان ؛ بوج اٹہانے سے جب کہ

اونٹ

اونٹ تہکا ؛ دکھ سے دبلا ہو جب تلک فربہ ؛ آہ مرجاے تب تلک
دبلا ؛ یہہ سنکر کہا اسنے ای برادر حرم خدا آگے ہے اور حرامی پیچھے
اگر گیا تو تو جان لے گیا اور جو سوا تو موا بیت تلے ببول کے رستے
کے بیچ کوچ کی رات ؛ ہے خواب خوب ولے جان سے اٹہانا
ہات ؛ تیرہوین حکایت مین نے ایک زاہد کو دریا کے کنارے دیکہا
کہ چیتے کے چنگل سے ایک زخم رکہتا تہا اور کوئی دوا اسکو فائدہ
نکرتی تہی چنانچہ ہمیشہ اسکے باعث بیمار تہا اور شکر الہی اسکی
زبان پر ہر بار تہا اکثر یون کہا کرتا کہ الحمد للہ گرفتار مصیبت ہون اور آزاد
معصیت قطعہ قتل کرو اے مجھے شوق سے وہ یار عزیز ؛ زندگانی کا
مجھے تک بہی نہ ہوویگا الم ؛ لیک یہہ آئیگا دل مین کہ خطا کیسی
ہوئی ؛ جو وہ آزردہ ہو اسکے سبب ہویگا غم ؛ چودہوین حکایت
کسی فقیر کو ایک ضرورت پیش آئی اسنے ایک آشنا کے گہر
سے کمل چرائی حاکم نے اسکے ہاتہون کے کاٹنے کا حکم کیا تب
مالک نے شفاعت کی کہ وہ کملی مین نے اسیکو بخشی حاکم نے
جواب دیا کہ تیری شفاعت سے متابعت شرع شریف کی نچہوڑونگا
مین اور سلسلہ تعزیر کا نہ توڑون گا مالک نے پہر کہا یہہ بات حق
ہے لیکن جو کوئی مال وقف سے کچہہ چرواے تو ہاتہہ کاٹنے اسکے

ناحق ہین اسواسطے کہ ملک نہین فقیر کی کوئی شے اور نہ اسکا کوئی
مالک ہے جو کچھہ درویشون کا ہے وقف ہے محتاجونکا حاکم نے ہاتھہ
کاٹنے سے اسکے ہاتھہ کھینچا اور کہا کہ جہان تجھپر تنگ تہا کہ کہین چوری
نکی تو نے مگر ایسے یار کے یہان عرض کی اُسنے کہ ای خداوند نہین
سُنا ہے آپ نے کہ کہہ گئے ہین جہار گہر دوستونکا اور مت
کوٹ دروازہ دشمنونکا فرد مفلسی سے گر تو عاجز ہو تو مت رکھہ
سر بعجز ۔ دشمنونکی کہال کہینچ اور جہین یارونکا لباس ۔ پندرہوین
حکایت ایک بادشاہ نے کسی متقی کو دیکہا کہ کبھی ہمن یہی
یاد کرتا ہے بولا وہ کہ جسوقت خدا کو بہولتا ہون بیت ہر سودہ بہر
جسکو در اپنے سے اُٹہا دے ۔ اور جسکو بلا دے نہ کہیں اُسکو
پہرا دے ۔ سولہوین حکایت ایک صالح نے کسی بادشاہ
کو بہشت کے بیچ خواب مین دیکہا اور کسی زاہد کو دوزخ مین
پوچہا کہ بسبب اُسکے ثواب کے اور باعث اُسکے عذاب کا کیا ہے
کہ گمان میرا ہر عکس نہا آواز آئی اُسے کہ بادشاہ گداون کی
محبت کے سبب جنت کی بہار مین ہے اور درویش بادشاہ
کی نزدیکی کے باعث دوزخ کی نار مین قطعہ ہر فرقہ در تسبیح نیرزے
کام آنے کے نہین ۔ پاک رہ اعمال بد سے کار ہاے نیک کر

بترس

تیرے بن ہرگز کلاہ فقر کے حاجت نہین ۔ دل سے ہو درویش اور
تاج تتاری سر پہ دہر ۔ سترہوین حکایت ایک پیادہ سرراہ
برہنہ حجاز کے کاروان کے ساتہہ کونے سے چلا اور ہمراہ ہمارے
ہوا خرامان خرامان جاتا تہا اور یہہ پڑہتا تہا مثنوی نہ دہرے ہون
سر پہ گتہانہ مین اونٹ پر چڑہا ہون ۔ نہ رئیس ملک کا ہون نہ
غلام بادشاہ ہون ۔ موجود کا نہ غم ہے نہ معدوم کا الم ۔ کالتون ہون
عمر بتاہون اسود کی سے دم ۔ ایک شتر سوار نے کہا اُسکو کہ ہر
جا تا ہے پہر جا والا نہ سختی راہ کے باعث مر جائیگا نہ سُنا اُسنے اور
قدم بیابان مین ندہ ترک کیا اور چلا جب نخلہ محمود مین پہنچے لگا
دست تقدیر نے اُس شتر سوار کو طمانچہ اجل کا لگا تب درویش اُسکے
سرہانے آیا اور یہہ کہنے لگا کہ ہم پیادے چلنے کے دکہہ سے نمر گئے
تم اونٹ پر سوار جگ سے سفر کر گئے مثنوی بیمار کی بالین پر جو رات
بہر رونا رہا ۔ ہوتے ہی دن وہ مر گیا بیمار جیتا بچ گیا ۔ جلد کتنے آپ
تہک کر رہ گئے ۔ راہ کو طے کر گیا لنگر اکدہا ۔ گر گئے مستی مین اکثر مست
زخم خوردہ مدتون جیتا رہا ۔ اٹہارہوین حکایت ایک بادشاہ
نے کسی عابد کو بلا بہیجا کہ قدم رنجہ فرمائیے اور یہان تک تشریف
لائیے آنا آپکا موجب برکت کا ہے اور باعث ہماری رفعت کا

اُس عقل کے اندھے کو یہہ بات سوجہی کہ ایک ایسی دوا کھاؤن جو
نہایت ضعیف ہو جاؤن تا اعتقاد اُسکا میرے حق مین زیادہ ہو
اور اُسکے باعث تمام شہر مین شہرہ ہو غرض ایک دواے قاتل منگا کر کہائی
اور جان مفت مین گنوائی **قطعہ** جنکو پستے کی طرح تو مغز ہی سمجہا
تہا بس ؛ پوست تھے سر تا بپا وے شخص مانند پیاز ؛ متقی جو دل
سے ہین سوے خلائق ملتفت ؛ پشت قبلے کی طرف کر کے وہ
کرتے ہین نماز ؛ **بیت** جو دہیان اپنے خالق سے بندہ لگاے ؛ نجانے
کسیکو پہر اُسکے سواے ؛ **انیسوین حکایت** یونان کی سرزمین
مین رہزنون نے ایک کاروان کو تاراج کیا اور مال و دولت سارا
لوٹ لیا سوداگرون نے گریہ و زاری کی اور خدا و رسول کی دہائی
بارہا دی کچہہ فایدہ نہوا **بیت** ہر چند کاروان کی گریان ہو چشم نم ؛ پر فتح یاب
دزد کو ذرہ نہووے غم ؛ لقمان حکیم بہی شریک حال اُنہین بیچارونکا
تہا غرض ایک شخص ظلم رسیدہ نے اُسے التماس کیا کہ چند
کلمے حکمت اور نصیحت کے تو بہی اُنسے کہہ شاید قدر قلیل مال پہیر دیوین
اور سب کا سب نہ لیوین کہ برباد ہونا اس نعمت کثیر کا نہایت دلگیر
کرتا ہے لقمان نے کہا کہ مال تو کیا ہے اگر جان تلک جاوے تو بہی
خاموش رہون اور کلمے حکمت کے ایسونسے نکہون مورچا کہا جاے

جس

جس لوہے کی تئین اُسکا صیقل سے نہین جانیکا زنگ سخت دل کو
پند دیتا ہے عبث میخ لوہے کی گڑے ہے کب بسنگ **قطعہ** معین
فقیرونکا ہو اپنے وقت و دولت مین ؛ سرور خاطر محتاج ٹالتا ہے بلا ؛
جو مانگے منت و زاری سے دے تو سایل کو ؛ نہین تو تجہسے زبردست
زور سے لیگا ؛ **بیسوین حکایت** شیخ بزرگ شمس الدین
خوزی جتنا کہ مجھے راگ کی صحبتونکی حالات سے ڈراتے اور
خلوت و تنہائی کی نصیحتین فرماتے ولولہ میری جوانی کا غالب آتا
اور اُنکی راے کے خلاف مین عمل مین لاتا چنانچہ اکثر اوقات
راگ کی مجلس مین جاتا اور بہت سے حظ اُس محفل سے
اُٹہاتا جب پند شیخ موصوف کا دہیان چڑھتا تب مین یہہ بیت
پڑھتا **بیت** قاضی جو مجہہ پاس بیٹھے رقص ہی کرنے لگے ؛ مست کو معذور
کہے محتسب گر مے پیئے ؛ آخر کار محفل مین ایک قوم کی وارد ہوا مین
اور اُنمین ایک گویئے کو دیکہا مین نے **بیت** زخمہ ناساز اُسکا
تہا رگ جان کاٹتا ؛ گریہ ماتم کدے سے اُسکی ناخوش تہی صدا ؛ کبہی انگلیان
یارونکی اُسکی آواز گریہ کی باعث کانونمین اور کاہے باشارہ
خاموشی لبون پر **شعر** راگ کی آواز کھینچے دل کو جتنے ہو بلند ؛
لیک تو ایسا گویا ہے کہ تیری چپ بہلی ؛ **بیت** خوشی ہوتی نہین ذرہ

بہی سامع تیرے گانیکے ٭ مگر خاموش رہجاتا ہے تو جب وقت جانیکے ٭
مثنوی جوں وہ بدآواز وہان گانے لگا ٭ صاحب خانہ سے تب مین نے
کہا ٭ یاروئی کو تو میرے کانونمین بہر ٭ یا مجھے جانے دے جلدی کہول
در ٭ ندان مین نے یارونکا ساتہہ دیا اور اس رات کو وہین بیٹہہ کر
روز کیا قطعہ اذان دی موذن نے کیا غیر وقت ٭ اسے کیا خبر
کتنی گذری ہے رات ٭ درازی میری چشم سے اسکے پوچہہ ٭
نتہا خواب کا جس مین ایک پل ثبات ٭ صبح کو بطور تبرک دستار
اتار کر سر سے اور دینار کہول کر کمر سے آگے مغنی کے رکھے اور آغوش
مین اسے لیکر شکر گذاری بہت سی کی یارون نے ارادت
میری ساتہہ اسکے خلاف عادت جو دیکہی سراسر بے وقوف
مجہکو سمجہا اور چپ کرا پسمین ہنسے کہ ایک شخص نے انمین سے
ملامت آغاز کی اور زبان طعنونکی دراز یعنے یہہ حرکت مناسب
خردمندون کے حال کے نکی تو نے کہ خرقہ ایسے مشائخ کا ایسے
مطرب کو دیا کہ ابتداے ہوش سے آج کے دن تلک ایک
درہم بہی اسکے ہاتہہ مین نہین رہا ہے اور نہ کبہی ریزہ سیم و زر کا
اسکے دف مین پڑا ہے مثنوی جسکا ایک جا نہو دوبارہ گذر ٭
وہ گویا کبہو نہ آے ادہر ٭ منہہ سے باہر نکلی اسکی صدا ٭ رونگٹا

ہوگیا

ہوگیا ہر ایک گہڑا ٭ مرغ ایوان اسے ڈر کے اڑا ٭ میرا مغز اور اپنا
پہاڑا گلا ٭ یہہ سنکر مین نے کہا کہ بس زبان طعن و کنایے کی کوتاہ
کر اور اسقدر مجھے نام نہ دہر کہ بزرگی اسکی بسکہ ہوئی مجہپر ظاہر
اور اسکی حالت سے مین ہوگیا ماہر اس لئے یہے افعال مین
نے کئے پہر کہا اسنے کہ ہمین بہی کیفیت پر اسکی اطلاع بخش تاہم
سب اعتقاد لاوین اور اسیطرح سے اسے پیش آوین اپنے مطایبے
پر استغفار کرین اور سر ارادت اسکے آگے دہرین آخر ناچار ہوکر
کہا مین نے کہ شیخ مذکور راگ سننے کو بارہا مجھے منع کرتے تھے اور اسکی
ترک کی فضیلتون سے میرے کان اکثر بہرتے تھے لاکن مین انکو
سہل جانتا تہا اور کہنے کو اس بزرگ کے مطلق نمانتا تہا اتفاقا
آج کی رات طالع بیدار اور بخت نیک اطوار میرے اس گہر مین
مجکو لاے کہ اس مطرب کے ہاتہہ سے توبہ کی مین نے کہ بار دگر
گرد راگ کی صحبت کے نہ پہرونگا اور ایسی مجلس مین قدم
ہرگز نہ دہرونگا قطعہ صدا اچہی ہے جسکی گوش دلکو ٭ سہاوے کی
وہ گاوے یا نہ گاوے ٭ سراپا راگ مین ہے حسن لیکن ٭
جو بدآواز گاوے تو نہ بہاوے ٭ ایکیسوین حکایت لقمان
حکیم سے پوچہا کہ ادب کسے سیکہا تو نے کہا اسنے بے ادبونسے

یعنے جو فعل اُنکا پسند نہ آیا مین نے اُسے پر ہیز کیا **قطعہ** سُنے دانا
جو خرد جز کہیل کا ذکر ہے ۔ پر ہو گر سیکڑون قانون حکمت ہے **بائیسوین**
حکایت ایک عابد کی نقل کرتے ہین کہ ہر ایک رات دس من
کھانے سے پیٹ بھرتا اور نمازین تا صبح ایک قرآن ختم کرتا کسی
صاحدل نے یہہ حال اُسکا سنکر کہا کہ اگر آدھی روٹی کھاتا اور سوتا
تو اُسے کہین بہتر ہوتا **قطعہ** کہا نہ اتنا شکم کو خالی رکھہ ۔ دلمین نا دیکھے
نور حق کی جھلک ۔ معرفت جس طرح سے سماے ۔ پیٹ تیرا بھرا ہے
ناک تلک ۔ **تیئیسوین حکایت** کسی بھولے ہوے کو راہ
گمراہی مین بخشایش الٰہی نے چراغ توفیق کا دکھایا کہ وہ جلیقے مین صاحبان
تحقیق کے در آیا درویشون کی صحبت کی برکت سے اور اُنکے
نفس پاکیزہ کی صداقت سے اخلاق زبون اُسکے اوصاف حمیدہ سے
متبدل ہوے دامن حرص و ہوا سے نہ اُسنے اُٹھایا اور جامہ قناعت
کا اُسکے جسم مین نہایت تہیک آیا لیکن زبان طعنہ زنون
کی اُسکے حق مین ویسی ہی دراز تھی اور چشم عیب بینونکی
بدستور سابق باز کہ اب تلک چال و حال اُسکی اُسی طور پر ہے
اور یہہ زہد و صلاح نہایت نا معتبر **فرد** عذاب حق سے رہائی
سبب سے توبہ کے ہو ۔ زبان خلق سے لیکن نجات مشکل ہے

عرض زبان خلق سے تنگ ہو کر ہر طریقت کے حضور آیا اور گلہ کرنے لگا
شیخ اُس ماجرے کو سنکر آب دیدہ ہوا اور بولا کہ شکر
اُس نعمت کا ترک منکر کہ جیسا وے تجھے گمان کرتے ہین
تو اُسے ہے بہتر **قطعہ** کب تلک غماز و حاسد کا گلہ ۔ یہہ کہ مجھہ مسکین
کے ہین سب عیب جو ۔ قتل کرنے کو مرے اُٹھتے ہین گاہ ۔ بیٹھہ
کر کہتے ہین بد مجکو کہو ۔ ای خوشا تو نیک ہو اور بد کہین ۔ وہ برا
تو بد ہو اور رجا ہین نکو ۔ وای بر حالت ہے میری کہ حسن ظن
سبھونکا میرے حق مین بکمال ہے اور مین بزوال ۔ عمل کرتا
جو اپنے قول اوپر ۔ تو ہوتا متقی مین بھی مقرر ۔ **شعر** ہماے کی
مین چشم سے ہر چند ہون چھپا ۔ پر جانتا ہے ظاہر و باطن میرا خدا
قطعہ در تو نے کیا ہے اِس لیے بند ۔ تا دیکھے نہ تیرے ہر کوئی عیب
کیا فایدہ اُسے جاننا ہے ۔ پنہان و نہان کو عالم الغیب ۔ **چوبیسوین**
حکایت ایک شیخ کے آگے مین نے گلہ کیا کہ فلانے شخص نے میرے
حق مین یون گواہی دی ہے کہ یہہ نالایق ہے فرمایا اُسنے کہ اپنے
صلاح اور تقوے سے شرمندہ کر **قطعہ** چلن خوب کہہ تا برون کی
زبان ۔ تجھے بد کہے یہہ نہ رکھے مجال ۔ بلے خوب ہوں گر طنبورے کے تار
تو کہوں دوے مطرب اُسے گوشمال ۔ **چھبیسوین حکایت** شہر شام

کے ایک شیخ سے پوچہا کہ حقیقت تصوف کی کیا ہے کہا اُسنے کہ
اگلے زمانے مین ایک گروہ تہا کہ ظاہر اُنکا زبون تہا اور باطن نہایت
خوب اِس وقت مین وہ قوم دیکہتا ہون کہ بصورت نیک ہے
اور بسیرت بد **قطعہ** تصور ہر کسیکا دلمین گر آیا تیرے ہر دم ؛ تو تنہائی
تیری بیفایدہ ہے ننگ کثرت ہے ؛ جو انبوہ خلایق مال و زر ہے تجہہ
کنے ہووے ؛ خدا کے ساتہہ جو دل ہے تیرا تو عین خلوت ہے ؛
چہبیسوین حکایت یاد ہے مجہے کہ ساتہہ ایک کاروان
کے تمام رات چلا تہا مین اور صبح کے وقت ایک جنگل کے
کنارے پر سویا تہا کہ ایک سودائی بہی اُس سفر مین ہمراہ
ہمارے تہا ایکبار اُسنے نعرہ کیا اور رستہ بیابان کا لیا غرض
ایکدم آرام سے کہین نہ ٹہرا جب دن نکلا تب اسے مین نے
کہا کہ یہہ کیا حالت ہے کہا اُسنے بلبلون کو دیکہا مین نے کہ نالان
تہین گلزارونمین اور کبک پہاڑون مین مینڈک دریا مین
اور وحشی صحرا مین تب سوچا مین کہ مروت سے بعید ہے
کہ سب تسبیح و طاعت مین ہون اور مین خواب غفلت مین
قطعہ گل سحر کو صداے مرغ سحر ؛ لیگئے اپنے صبر و طاقت و ہوش ؛
کان مین ایک دوست کے آخر ؛ جون ہین پہنچی میری صداے خروش ؛

بولا

بولا وہ دہیان مین نہ تہا کہ تجہے ؛ کرے یون طیر کی سدا مدہوش ؛
مین کہا جوش آگیا یہہ مجہے ؛ کہ وہ ذاکر ہون اور مین خاموش ؛ **ستائیسوین**
حکایت ایک وقت سفر حجاز مین کتنے ایک جوان صاحب دل
میرے ہمدم تہے اور ہم قدم اکثر اوقات زمزمے کرتے اور کتنی
بیتین محققانہ پڑہتے ایک عابد طریقہ درویشون سے منکر تہا اور درد سے
سینہ ریشونکے بے خبر کہ نخیل بنی ہلال مین پہنچے ہم اور ایک
لڑکا سیہ فام قوم عرب سے باہر آیا اور ایک اُنسی آواز کی کہ
طایر ہوا سے گر پڑا اور عابد کا اونٹ بہی ناچنے لگا ندان اُسنے
عابد کو گرایا اور بیابان کی طرف قدم اُٹہایا تب کہا مین نے کہ ای
شیخ حیوان مین اِس صدا نے اثر کیا پر تیرا دل عجب پتہر ہے
کہ نہ پگہلا **رباعی** کہتی تہی آہ یہہ مجہے ایک بلبل سحر ؛ انسان ہو کے
تو ہی محبت سے بے خبر ؛ شعر عرب سے اونٹ کی حالت ہوئی
تغیر ؛ تجکو ہوا نہ ذوق ذرا بہی ای جانور ؛ **بیت** شتر کے بہی دل مین
ہے شور و طرب ؛ نہو جسکو خر ہے وہ انسان ہے کب ؛
شعر جنبش درخت بان کو ہو ڈالیون سمیت ؛ گلشن
مین تک بہی تند جو چلنے لگے ہوا ؛ کتنے ہی زور و شور سے گر بار
چلے ؛ لیکن نہ سنگ سخت جگہہ سے ہلے ذرا ؛ **مثنوی** ہے اسکے ذکر

مین ہر شے ہر ایک آن ؛ وہ دل سمجھے اسے جس دلکو ہو کان ؛؛؛؛

اٹھائیسوین حکایت ایک پادشاہ کا وقت آخر پہنچا اور
قایم مقام اسکا کوئی نہ تہا وصیت کی اسنے کہ علی الصباح جو کوئی کہ پہلے
شہر مین آوے تاج پادشاہی کا اسکے سر پر دہرین اور مملکت
حوالے اسکے کرین اتفاقاً اول وہ فقیر ملک مین وارد ہوا کہ رات دن
ٹکڑے مانگتا اور پیوند پر پیوند گانٹھتا ارکان دولت اور سرداران
مملکت نے شہریار کے کہنے پر عمل کیا یعنے ملک و خزانہ اسکے
تصرف مین دیا درویش نے ایک مدت پادشاہت کی اور بہت
دنون ریاست آخر بعضے امیران دولت اسسے باغی ہوئے
اور کتنے ارکان سلطنت طاغی بسبب اسکے پادشاہ ہر ایک
دیار کے مستعد کارزار کے ہوکر فوجین اسپر چڑہا لائے اور اسکی
سپاہ و رعیت کے بہی کتنے لوگ شورش مین آئے غرض کچہہ
ایک ملک اسکے تصرف سے نکل گیا درویش صدمے سے
اس سانحے کے اکثر دکہہ اپنے دل پر سہتا تہا پر منہہ سے کچہہ نکہتا
مثل مشہور ہی کہ قہر درویش بجان درویش کہ اتنے مین ایک
دوست قدیم اور ہمنشین ندیم اسکا کہ حالت فقر مین نزدیک
اسکے رہتا تہا سفر سے آیا اور اسکو مرتبہ سلطنت مین

پایا

پایا تب بولا شکر ہے پادشاہ دو جہان کا کہ تیرے بخت نے
مدد کی اور اقبال نے یاوری غنچہ دل تیرا خار کدورت سے اور خار
صعوبت تیرے پاؤن سے نکلا اور اس درجے کو تو
پہنچا **بیت** شکوفہ خشک ہی ایک رت مین اور ایک رت
مین ہی پہولا ؛ کبہی پوشش رکھے ہے پیر اور ہیگا کبہو ننگا ؛ کہا اسنے
ای برادر میرا ماتم کر کہ جاے تہنیت نہین جسوقت کہ تو دیکہتا تہا
مجھے غم ایک نان کا تہا اور آج اندیشہ ہے ایک جہان کا **نظم**
؛ دنیا اگر نہووے تو مین دردمند ہون ؛ اور ہو تو اسکی مہر سے پہر پاے
بند ہون ؛ ایک آفت عظیم ہے دنیاے بے ثبات ؛ یہہ ہووے
یا نہ ہووے پہ دکہہ سے نہین نجات ؛ **قطعہ** ہے قناعت گوارا دولت
بس ؛ جاہ و حشمت کیئین طلب متکر ؛ گر غنی زر سے پر کرے دامن ؛
کر نہ اسکے ثواب پر تو نظر ؛ کہ بزرگان دین سے اپنے ؛ یہہ سخن ہمنے
ہے سنا اکثر ؛ اہل دولت کے خرچ و ہمت سے ؛ صبر محتاج
ہے کہین بہتر ؛ **مثنوی** وہ تدی کا ایک پاؤن چیونٹی نے ؛ جو دیا تہا
بمنت سلیمان کو ؛ سبہی گور و خر بہونے بہرام گو ؛ پر اسکے
برابر وہ ہرگز نہو **انتیسوین حکایت** کسی شخص کا ایک
دوست تہا کہ دیوانی کا کاروبار دن رات کرتا سواے معاملے

کی گفتگو کے مطلقا نہ بات کرتا اسی مشغلے مین گذرتی اسکی اوقات
تہی اور آشناونسے ایک لخت ترک ملاقات تہی ایکدن اس
شخص سے کسی نے پوچہا کہ فلانے دوست تیرا سنتے ہین کہ مدت
سے تیرے پاس نہین آیا اور اپنا دیدار تجہکو نہین دیکہایا کہا
اسنے کہ فی الواقع یونہین ہے لیکن یہان بہی کسیکو اسکی پرواہ
نہین اور اسکی ملاقات کی چاہ نہین اتفاقا کوئی علاقہ مند اسکا
وہان موجود تہا اسبات کو سنکر بول اٹہا کہ کس خطا پر وہ ایسا
تقصیر وار ہوا جو اس مرتبہ تو اسے بیزار ہوا کہا اسنے کچہہ نہین پر اہل
خدمت کو جسوقت خدمت سے تغیر پائیے تبہی اسکی ملاقات
کو جائیے **قطعہ** جب کہ ہووے دولت و خدمت انہین آشناونسے
ذرا بیٹہین نہ مل جس گہڑی مفلس ہون اور چہٹ جاے کام پہر
کہین انسے ہی آکر درد دل **تیئسوین حکایت** ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ ہر روز خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی آتے اور وہ حضرت انکو یہہ فرماتے اگر چاہتا ہے
ازدیاد محبت تو ہر روز مت آ ایک صاحبدل سے لوگون
نے پوچہا باوجود اس حسن و خوبی کے کہ آفتاب عالمتاب رکہتا ہے
پرستے مین نہین آیا کہ کسی نے اسکو چاہا ہو یا کوئی اسکے درد و غم

سے

سے کراہا ہو کہا اسنے اسواسطی کہ ایکدن مین اگر چاہیے تو
سو بار دیکہئے مگر جاڑونمین مرغوب ہے اس لئے کہ کچہہ ایک محجوب
ہے **قطعہ** نہین ہی عیب ملنا مردمان سے پر اتنا جسمین وہ
جاوین نہ اگتا نہین سننے کا لوگون کی ملامت ملامت آپکو
جو تو کریگا **اکتیسوین حکایت** ایک بزرگ کے پیٹ مین باد
مخالف پیچ کہانے لگی ہرچند اسنے روکا پر نرکی اثر نکل گئی تب
کہا اسنے ای دوستو مین اسبات مین بے اختیار تہا بلکہ
نپٹ ہی ناچار باد کو بہی کسی نے پکڑا ہے اور ہوا کو بہی کسی نے
باندہا اور گناہ بہی اسکا مجہپر نہ لکہا گیا بلکہ آرام مجہے ہوا پس
تم بہی اس پر ملامت نکرو اور اپنے کرم سے معذور مجہے رکہو
قطعہ ای عاقل وہ اسکا قید خانہ نرکہنا پیٹ تو باد زنہار ٹہہرنے
دیجو مت اسکو شکم مین کہ رہنا تک بہی اسکا دلپہ ہے بار
ہمنشین ہو تیرا جو بدکردار جانے دے روک مت اسے زنہار
بتیسوین حکایت یار دمشق کی صحبت سے ایک
گونہ دلپر ملال آیا تہا بنا بر اسکے بیابان کوہ قدس مین گیا
مین اور حیوانونسے انس پکڑا مین نے اسوقت تلک
کہ قید فرنگ مین پہسا اور خندق طرابلس مین یہودون

کے ساتہہ مجکو مٹی گاریکا کام سپرد کیا قضارا ایک رئیس حلب کا
کہ سابقہ آشنائیکا مجمین اسمین تہا وہان وارد ہوا اور مجہکو
پہچان کر کہا اسنے ای دوست کیا ماجرا ہے کیون تجپر ایسا دکہہ پڑا
ہی تجھے دیکہہ کر میری سرت بسرتی ہے کہہ تیری کیونکر گذرتی
ہے یہہ سنکر بولا مین **قطعہ** طرف اجاڑ کی بہاگا تہا یونمین لوگو
کہ اس غور کی مجکو نہ تہی بجز داور ؛ قیاس کر تو میرا حال ہوگا کیا اسوقت
کہ غیر جنس کے ہون ساتہہ بلکہ ایک ہے کہر ؛ **بیت** پاؤن مین بیڑی
بہلی ہے روبروے دوستان ؛ ساتہہ بیگانون کے لیکن
حد برا ہے بوستان ؛ میرے احوال پر رحم کیا اسنے غرض دس
دینار دیکر قید فرنگ سے چہڑایا اور اپنے ساتہہ مجکو حلب مین
لایا آخر کار اپنی بیٹی کا سو دینار مہر پر میرے ساتہہ نکاح کر دیا
اور سر کو بالین صعوبت سے اٹہا کر زانوے عشرت
پر دہر دیا بعد ایک مدت کے عورت بدخو ناسازی و زبان
درازی کرنے لگی کہ میرے عیش کو منغص کر دیا اور گرد کدورت
سے شیشہ دلکو بہر دیا **مثنوی** زن بد ہو جو مرد نیک کے گہر ؛
ہووے اسکو نہین نصیب سقر ؛ بدمزاجون سے دور رہ ہر آن ؛
قرب انکا نچاہ مانگ امان ؛ اور کہا کر بعجز رکہیو نگاہ ؛ ہمکو دوزخ

کی آگ

کی آگ سے اللہ ؛ غرض عیب میرے اکٹنے لگی اور زبان طعنون پر یون
کہول دی کہ کیا تو وہ نہین کہ میرے باپ نے تجکو قید فرنگ سے
دس دینار دیکر مول لیا اور زنجیر کو تیرے پاؤن سے کہول دیا کہا
مین نے سچ ہی دس دینار دیکر وہانسے چہڑایا اور سو دینار پر
تیرے ہاتہہ مین پہر پہسایا **مثنوی** بہیڑ کو ایک بزرگ نے ہے سنا ؛
دست و دندان سے بہیڑئے کے چہوڑا ؛ شب کو رکہہ دی گلے پہ
اسکے چہری ؛ تب یہہ فریاد گوسفند نے کی ؛ میرے تئین بہیڑئے کے
پنجے سے ؛ ایکدم مین چہڑا لیا تو نے ؛ پہر یہہ انجام کار مجہپہ کہلا ؛ کہ میرے
حق کا گرگ تو ہی تہا ؛ **تیتیسوین حکایت** کسی بادشاہ نے
ایک عابد سے پوچہا کہ اوقات شریف آپ کی کیونکر کٹتی ہی
کہا اسنے کہ تمام رات مناجات مین اور صبح دعاے حاجات
مین اور دن فکر اخراجات مین بادشاہ نے فرمایا کہ خرچ
روزمرہ اسکا مقرر کر دین تا عیال کا بوجہہ اسکے دل سے اٹہہ
جاے اور اس امر کا اندیشہ اسکو ہرگز نہ آئے **قطعہ** قید و بند
عیال مین پہسکر ؛ پہر تو آزادگی پہ دہیان نہ دہر ؛ غم اولاد و فکر جامہ
و قوت ؛ تجسے کہو دینگے سیرت ملکوت ؛ دن کو دلپر یہی
ہون ٹہہراتا ؛ شبکو طاعت ہی مین گذارونگا ؛ نیت اس وقت

پر ہون یہہ کرتا میرے فرزند صبح کہا ینگے کہا چونتیسوین حکایت
ایک عابد رہنے والا شام کا جنگلو نمین برسون عبادت کرتا اور
درختونکے پتے کہاتا پادشاہ اُس طرف کا اُسکی زیارت کے واسطے
گیا اور بعد اُسکے کہا اُسسے کہ اگر صلاح اپنی دیکھو تم تو فرماؤ کہ ایک
مکان واسطے تمہارے بود و باش کے شہر مین ہم اسوضع سے
درست کروادین کہ فراغ عبادت کا تمکو یہانسے بہتر میسر ہو اور
لوگ بہی تمہارے نفسہاے پاکیزہ کی برکت سے فایدہ مند
ہون یعنے اعمال نیک کی تمہاری پیروی کرین اور افعال بد سے
باز رہین زاہد نے اسبات سے انکار کیا ارکان دولت نے
اُسسے کہا مصلحت یہہ ہے کہ براے پاس خاطر پادشاہ چندے
شہر مین رہیے تو اگر وقت عزیز تیرا ضایع ہونے لگے اور آئینہ
دلکی صفا غبار صحبت اغیار کہونے لگے تو اختیار باقی ہے القصہ
عابد شہر مین آیا اور ایک خانہ باغ خاص مین پادشاہ نے اُسسے
رہنے کو فرمایا وہ مکان نہایت دلکشا و پرفضا تہا مثنوی رخ
خوبان سا لال وہان کا گل لالہ رویونکی زلف سنبل ہے وہ
ہر ایک ہنوز جیا تہا اپنی صورت پہ اور تر و تازہ تک بہی
چلنکے جاریکا صدما ایک کو اُنمین سے نہین پہنچا اور تراکت کو

کیا

کہا بیان کیجیے شیر ناخوردہ طفل ہوجیے بعضونکے نزدیک معانی
بیت ثانی کے یہے ہس مثنوی چلیکے جاریکا انہن صدما فی الحقیقت
کچہہ ایک ہے پہنچا پر نزاکت کہون ہر ایک کی کہا شیر ناخوردہ
طفل ہوجیا شعر نمایان تہینون پر اسطرح گلنار ہین ہر جا درخت
سبز پر جسطرح انگارے لٹکتے ہین پادشاہ نے اُسی وقت
ایک کنیزک خوبرو اور سمن بو کہ نزاکت اُسکے بدن گلرنگ سے
ٹپکتی تہی اور کمر اُس نازنین کی مانند چیتے کی دل صید دل پر لپکتی تہی
حسن مین نہایت کہری تہی اور ادا سے بہری رباعی چاند کا ٹکرا یہہ
یے کہیئے جسے عابد فریب مدرشک حوران جنان اور سب پری
زاد و نگارزیب اُسے ہی جانا ہے بعد از اسکے ایک نظارے
پارسا یون کے دلون سے دفعتاً صبر و شکیب اور اسطرح
سے بعد اُسکے ایک غلام بہی خوبصورت و خوش سیرت
اُسکی خدمت کے لئے بہیجا غرض اُسکے حسن و ادا کا بیان
محال ہے اور زبان اہل بیان اُسکے وصف مین لال شعر
آدمی گرد اُسکے سب پیاسے موئے بہر مند ایک کہونٹ
سے بہی نے ہوئے ساقی وہ ایسا ہے پیالے دکنین
نت دیکہا تا ہے پلاتا پر نہین بیت دیدار سے نہووے کبہو اُسکے

چشم سیر مستسقی جیسے آب سے بحر فرات کے عابد نے
لقمہ لذیذ اور میوہ لطیف کہانے اور لباس پر تکلف و ملایم پہننے عطر
ہر ہر قسم کے پاکیزہ ترین لگانے شروع کیئے اور جمال کنیزک و غلام
کا مدام پیار کی آنکہہ سے دیکہنا اختیار کیا عقلمندون نے کہا ہے
کہ زنجیر پاے عقل زلف بتان گل اندام ہے اور مرغ دل دانا کا دام
قطعہ دل و دین اپنے تجسے کر سر و کار کہو دیئے دونو ہین بعقل تمام
مرغ دانا تو واقعی مین ہون لیک ای دلربا ہے تو بہی دام حاصل
کلام یہہ ہے کہ اسکے کمال کو زوال آیا جیسا کہ کہہ گئے ہین قطعہ
شیخ و پیر و مرید اور فقیہ جتنے صاحب زبان ہین پاک نفس جب
کہ دنیا ملی تو اسمین ہی پہنس رہین جیسے شہد بیچ مگس
ایکدن پادشاہ کو اسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی گیا عابد کو
دیکہا پہلی ہیئت سے پہرے ہوئے رنگ بحال چہرہ لال تازہ
و توانا دیبا کا تکیہ لگائے بیٹہا ہے اور غلام گل اندام مورچہل طاوس
کا لیئے اسکے پیچھے کہڑا ہے یہہ حال دیکہہ کر حضرت جہان پناہ کو
بشاشت و فرحت نہایت ہوئی القصہ ہر ایک مقام کا ذکر
درمیان لاکر آخر یون فرمایا کہ عالمون اور زاہدون کے ساتہہ
اپنے تئین دوستی دلی ہے وزیر فیلسوف بہی حاضر تہا کہنے لگا

حضرت

حضرت شرط دوستی کی یہہ ہے کہ مناسب دونو گروہ کے آپ
سلوک کرین عالمون کو روپے دیجیئے تا وے زیادہ پڑہین
اور زاہدون کو زر نہ دیجے تو وہ اپنے زہد ہی مین رہین بیت دام درہم
کیا کریگا زاہد پاکیزہ خو اور جو وہ لیوے تو زاہد اور کوئی ڈہونڈہہ تو
قطعہ جو ہی با سر حق اور نیک باطن وہی زاہد ہے نکہاوے وقف
کی روٹی نلے گو بھیکہہ کا ٹکڑا جو انگلی ہووے نازک کان کا نرما ہو
خوبصورت درو خاتم نہووے گو کہ اسمین لیک ہے زیبا قطعہ پاک باطن
ہو گدا یہہ چاہیئے ہے گو نکہاے نان لنگر کی وہ اور لقمہ گدائی کا کبہو
گو نہ آرایش کرے کہنا نہ پہنے ہے روا فی الحقیقت جو کوئی ہو خوبصورت
خوبرو کانٹہہ مین ہوتے ہوئے طالب اگر ہوں مال کا گر مجھے زاہد
نجانین لوگ تو ہیگا بجا پینتیسوین حکایت مطابق اسی بات
کے سنا گیا ہے کہ کسی پادشاہ کو ایک مہم درپیش ہوئی کہا
اسنے کہ اگر انجام اسکا میرے حسب دلخواہ ہو تو کتنے ایک درم زاہدون
کو دون مین جب حاجت اسکی برآئی وفا نذر کی اسکو بموجب
شرط کے لازم ہوئی تب ایک بندۂ خاص کو اپنے کیسہ درم
کا دیا کہ زاہدون کو تقسیم کر دے کہتے ہین کہ غلام نہایت
ہشیار اور عیار تہا تمام دن پہرنے مین گنوایا اور رات کے وقت

خدمت مین بادشاہ کے پہر آیا در ہمونکو چوم کر حضور معلی مین
رکہہ دیا اور عرض کی کہ ایک زاہد بھی فدوی نے نیا یا حضرت نے
ارشاد کیا کہ یہہ کیا گفتگو ہے موافق میری دانست کے بہی اس
شہر مین چار سو زاہد ہین عرض کی اسنے ای خداوند جہان
وہ کوئی کہ زاہد ہے نہین لیتا ہی اور جو کہ لیتا ہے زاہد نہین
بادشاہ ہنسے اور ندیمون سے مخاطب ہوے کہ مجھے جسقدر
اس طایفہ خدا پرست سے ارادت اور اقرار ہے اس سو
چشم کو اسی قدر عداوت و انکار لیکن حق بجانب اسکی ہے

چہتیسوین حکایت ایک عالم قایم مزاج سے پوچہا کہ حق
مین نان وقف کے تم کیا کہتے ہو کہا اسنے اگر واسطے جمعیت
خاطر اور فراغ عبادت کے ہووے تو حلال ہے اور جو دل
جمعی روٹی سے کر کے بیٹہہ رہے تو حرام **فرد** اہل دل کنج عبادت
لے لیئے لیتے ہین نان گوشۂ طاعت نہین لیتے ہین روٹی
کے لیئے

سینتیسوین حکایت ایک درویش اس مقام
مین پہنچا کہ صاحب اس جگہہ کا کریم تہا کتنے ایک اشخاص گروہ
صاحبان فضل و بلاغت سے اسکی صحبت مین جیسا کہ قاعدہ
طرفین کا ہے بولتے تھے فقیر راہ جنگل کی بہت سی چل چکا تہا

مانده اور بہوکا تہا کہ انمین سے ایک شخص نے بطریق خوش طبعی کے
کہا کہ تجھے بہی کچہہ اسی قبیل سے کہنا لازم ہے فقیر نے جواب دیا کہ
مجکو فضل و کمال اور ولکا سا نہین اور کچہہ پڑہا بہی نہین مگر ایک بیت
پر جو مجھے قناعت کرو سبہون نے رغبت اور ارادت سے کہا
بہت اچہا تب پڑہی اسنے **بیت** رو برو کہانا ہے اور من گرسنہ
ہی حال یون ہے در پہ حمام زنان کے ایک مجرد ہوے جون سب
اشخاص نے پسند کیا اور دسترخوان اسکے آگے بچہا دیا صاحب
طعام نے کہا کہ ای یار توقف کر کہ خدمتگار میرے کو فتے پکانے ہین
درویش نے سر اتہایا اور یہہ شعر پڑہا **فرد** گو نہووے کوفتے
اب میرے دسترخوان پر کوفتے کو بہوک کے ہی نان خالی

اڑتیسوین حکایت ایک مرید نے اپنے پیر سے
کہا کہ ہجوم خلق سے رنج مین ہون لوگ بکثرت میری ملاقات
کو آتے ہین بسبب اسکے تردد و تشویش ہوتی ہے اور وقت
عزیز میرے رائگان جاتے ہین کیا فکر کرون اسنے کہا کہ تو نگر
سے کچہہ چاہ بلکہ لے اور محتاجان قرض دے کہ دوسرے بار
تیرے گردن آہین **فرد** جو گدا ہووے ہر اول لشکر اسلام کا
کافر اسکے مارنے کے ڈر سے بہاگے چین تک

انتالیسوین حکایت

ایک فقیہ نے اپنے باپ سے کہا کہ متکلمون کے سخن سراسر دلچسپ
و باکیفیت ہین پر ایک بہی میرے دل مین اثر نہین کرتا اس سبب
سے کہ چلن انکا موافق سخن کے نہین دیکہتا **مثنوی** ترک دنیا کا
سبکو حکم کرین ٭ مال اور غلہ اپنے گہر مین بہرین ٭ صرف باتین بنائے
عالم جو ٭ بات مین اسکی پہر اثر کب ہو ٭ نہو جس سے بدی ہے
عالم وو ٭ نہ کہ مانع فقط ہو لوگون کو ٭ **بیت** جو کہ عالم چاہے اپنا
مطلب و تن پروری ٭ آپہی وہ بہولا پہرے ہے کیا کریگا رہبری ٭ باپ
نے کہا کہ بیٹا فقط اس خیال باطل پر ناصحون کی تربیت سے منہہ پہیرنا
اور راہ کج کو اختیار کرنا لایق نہین الغرض عالم معصوم کی خواہش مین
علم کے فایدون سے محروم رہنا مانند اس اندہے کی ہے کہ ایک رات
کیچڑ مین جا پڑا تہا اور کہتا تہا ای مسلمانون ایک چراغ میری راہ پر
رکہہ دو ایک عورت ٹہٹول نے سنکر کہا ہرگاہ کہ تو چراغ کو
نہین دیکہتا تو چراغ سے کیا دیکہے گا جیسے کہ مجلس وعظ کی بزازون
کی دوکان کی مانند ہے جب تلک یہان نقد ندیگا پونجی نپاویگا
اور وہان جب تلک اعتقاد سے رجوع نکریگا سعادت سے
بہرہ نہ اٹہاویگا **قطعہ** جیسے عالم کی بات سن گرچہ ٭ نہوا سوضع
پر چلن اسکا ٭ جو تہہ ہے مدعی جو کہتا ہے ٭ سوتے کو کیا جگاویگا

سوتا

سوتا ٭ مرد وہ ہے کہ دل پہ نقش کرے ٭ پند دیوار پر بہی ہو
جو لکہا ٭ چہوڑ کر اپنے خانقاہ کئین ٭ مدرسے مین ایک اہل دل آیا ٭ ہی دی
عابدون کی ہمراہی ٭ انکی صحبت کے عہد کو توڑا ٭ تب کہا مین نے
عابد و عالم ٭ فرق رکہتے ہین کسقدر بتلا ٭ جب وہ بولا کہ سچ کہون
تجسے ٭ مجہپہ ہر ایک کا حال جو ہے کہلا ٭ کہینچ لے کملی اپنے موج سے
وہ ٭ پکڑے دو پے کو ہے یہہ قصد اسکا ٭ **چالیسوین حکایت**
ایک شخص کسی سر راہ مست سوتا تہا بیہوشی دارو اسنے
پی تہی اور باگ اختیار کی ہاتہہ سے دی تہی ایک عابد سرہانے
اسکے آکر حالت پر کراہت اسکی دیکہنے لگا جوان نے سر
اٹہا کر ایک آیت کو پڑہا کہ حاصل معانی اسکا یہہ ہی اور
جسوقت وارد ہو تم اس جاگہہ جہان سخن بیہودہ سنو یا فعل
ناشایستہ دیکہو پس لازم یہہ ہے کہ ملتفت نہو یعنے سنا
ان سنا کرو اور دیکہا ان دیکہا **شعر** دیکہے کسی بشر کو تو جسدم
گناہ گار ٭ مخفی کر اسکو خلق سے اور ہو تو بردبار ٭ ای وہ کہ دو کہتا
ہے میرے عیب لغو کو ٭ شیوہ کرم کا کیون نہین کرتا تو اختیار ٭
شعر نہ منہہ پہیر غصے سے ای متقی ٭ نظر عفو کی کر گنہ گار پر ٭ مین
نامرد ہون گرچہ فعلون مین لیک ٭ تو مردونکی مانند یہان کر گذر ٭

اکتالیسوین حکایت کتنے ایک رند منکر فقیر کے ایک درویش
پر غضب ہو کر نکلے اور کلمے پوچ و لغو اسکے حق مین کہنے لگے غرض
نہایت اسکو رنج دیا اور بہت سا آزردہ کیا فقیر نے پیر طریقت
کے حضور جا کر گلہ کیا کہ یہہ کچہہ حادثہ مجہپر گذرا کہا اسنے یہہ فرزند خرقہ
فقیرونکا جامہ رضا کا ہی جو کوئی کہ اس لباس مین تحمل مکروہات
سے نکریگا شریر ہے نہ فقیر فرد برادر یا نہ پتھر سے ہو گدلا
جو عارف ہو خفا وہ ہی تنک اب قطعہ دکہہ جو پہنچے تو صبر کر ہو گا
باعث عفو تو گناہ سے پاک ای برادر جو خاک ہے آخر خاک
ہونے سے پہلے ہو تو خاک بیالیسوین حکایت منظومہ
سن یہہ قصہ کشور بغداد کا یون نشان پردے مین جہکڑا پڑا
گرد رہ کا دکھہ سفر کا رنج سب پردیسے کہنے لگا یون ہو غضب
مین بہی اور تو بہی غرض دونو غلام شہ کے درگہہ کے ہین بندے لاکلام
چین سے واقف نہین مین عمر بہر وقت اور بے وقت نت ہیگا سفر
قلعہ کا دکہہ تو نے تک دیکہا نہین رنج جنگل سے کبہو کہینچا نہین
بے سموم دشت ہے تجکو لگی خاک رستے کی نہ تک تجپر پڑی
ہے بہت کوشش مین میرا ہی قدم کس لیئے پہر تو ہے اتنا محترم
پاس تیرے مہر و مہ سے ہین غلام اور کنیزین خوبصورت بہی مدام

ہاتہہ

ہاتہہ مین مین پاجیونکے ہون پڑا اور سفر کے بیچ سرگردان سدا
گفتگو جہنڈے کی وہ جب سن چکا تب تو پردہ اسے یون کہنے لگا
ہے ہمیشہ سر میرا اور آستان نے تیری مانند سر بر آسمان
گردن اونچی جو کہ بیہودہ کرے اپنی گردن کے وہ بہل آپہی گرے
تینتالیسوین حکایت ایک صاحبدل نے کسی زور آور کو غصے مین
اور کف منہہ مین بہرے ہوے دیکہا کہا اُنے کہ اس شخص کی
کیا حالت ہی کوئی بول اُٹہا فلانے شخص نے اسے گالیان دین
ہین عارف نے اسے یون کہا کہ یہہ کمینہ ہزار من کا پتھر اٹہاتا ہے
اور ایک بات کے بوجہہ کی تاب نہین لاتا قطعہ مردی کا چہوڑ
دعوی و قوت کی شیخیان عورت ہے یا تو مرد پہ عاجز ہے
نفس کا مردی یہہ ہے کہ منہہ کرے میٹہا کسی کا تو نے یہہ کہ منہہ
ہر ایک کا مکے سے دیے سجا قطعہ اگر ڈالے ماتھے کو ہاتہی کے
چیر نہو اہلیت تو نہین مردود ہے فرزند آدم کی بنیاد خاک
نہین آدمی جو کہ خاکی نہو چونتالیسوین حکایت ایک بزرگ
سے طینت صاحبان صفا کی پوچہی کہا اسنے ادنی فعل انکا
مقدم رکہنا یارونکے دلکے مراد کو اپنے مقصدون پر اور حکیمون نے کہا
ہے وہ بہائی کہ اپنے ہی بندوبست مین رہے نہ وہ بہائی ہے

نہ اپنا رباعی جو کوئی تجسے پھلے جاے چلا ساتہی ہرگز نہین ہے
وہ تیرا جو کہ بند ہوا نہ ہو تیرا دل سے چاہ مین اسکی دل کو تو نہ
پہسا بیت اگر نہ اپنے کو ہووے دیانت و تقوی تو اسے
ربط نکر بلکہ چہوڑ دے ملنا مجکو یاد ہے کہ اس بیت مین
مدعی نے مجپر اعتراض کی اسطرح سے کہ خدای جل جلالہ نے قطع
رحم کو منع کیا ہے اور اقربا کی دوستی کا حکم وہ مخالف اسکے ہے
جو کچہہ کہ تو نے کہا بولا مین کہ غلط رکہتا ہے تو موافق قران کے ہے کہ کہا
ہے خداے تعالے نے چنانچہ حاصل اسکا یہہ ہے اور اگر لڑین
پدر و مادر تجسے یعنے جبر کرین اوپر اسکے کہ شریک کرے تو
میرا اسکو جانتا نہو جسکو پس اطاعت انکی نکر بیت ہزار
اپنے جو بیگانے حق سے ہون وہ فدا گر اس بیگانے پہ جو ہووے
آشناے خدا پینتالیسوین حکایت منظومہ ایک
بڈھا لطیفہ گو یکتا تہا وہ پاکیزہ خو ظریف بڑہا اسنے
بغداد بیچ کی یہہ بات بیاہا بیٹی کو کفش دوز کے سات
ہونٹہہ اس نازنین کا یہہ کاٹا سنگدل مرد نے کہ خون ٹپکا
باپ نے اسکو دیکہہ وقت سحر پوچہا یون اپنے خویش سے جاکر
کاے کمینے یہہ دانت کسے کیا سخت چمڑا ہے یہہ بہی سلوکا

نہ مین

نہ مین تجکو ہنسی سے ہون کہتا اسکے لب کاٹنے سے تو باز آ
مسخرا پن نہین ہے ایسا خوب چہوڑ اسکو یہہ ہے بہت معیوب
خوے بد دل مین بیٹھے پر جسکے نہ چھٹے غیر مرگ پہر اسے
چہیالیسوین حکایت ایک فقیہ کی بیٹی تہی نہایت
بدصورت اور بہت کریہ طلعت باوجود جہیز اور دولت
کے کسیکو رغبت اسکے نکاح کی نہ تہی اور پوری عورت
ہو چکی تہی رباعی ہے لباس دبیقی و دیبا تر تکلف لطیف اور
اچہا لیک دلہن جو ہووے بدصورت تو نظر آئے وہ
بہی نازیبا حاصل کلام یہہ ہے کہ واسطے ضرورت کے ایک
اندہے سے بیاہ اسکا کر دیا کہتے ہین کہ اسی تاریخ ایک
حکیم سراندیپ سے آیا کہ اندہونکی انکہین روشن کرتا
تہا فقیہ کو لوگون نے کہا کسواسطے تو علاج داماد کا نہین
کرواتا کہا اسنے کہ ڈرتا ہون مین جو بینا ہووے اور
میری بیٹی کو طلاق دیوے مصرع خصم بدشکل عورت کا
جو اندہا ہو تو بہتر ہے سینتالیسوین حکایت
ایک پادشاہ چشم حقارت سے درویشونکی
گروہ کو دیکہا کرتا کہ ایک فقیر نے دانائی سے معلوم کیا

اور کہا ای پادشاہ ہم دنیا مین تجسے لشکر مین کمتر ہین اور عیش مین
برتر موت مین برابر اور قیامت مین بہتر مثنوی اگر شاہ ہر چند ہو
کامیاب گدا کو ہو روٹی کے بن اضطراب مرین گرچہ یونہین پہ
دونو کے تن نہ لیجاینگے کچہہ بغیر از کفن بیت اگر جہان سے کرنا ہے تجکو
جلد سفر تو سلطنت سے فقیری کہین ہے اولی تر ظاہر فقیر کا
چار ابروی کی صفائی اور خرقۂ کہنہ اور ماہیت اسکی دل زندہ اور
نفس مردہ قطعہ نہ یہہ کہ خلق مین بیٹھے وہ کرکے دعوا اور جو کوئی خلاف
کرے تو اٹھے وہ لڑنے کو لڑے پہاڑ سے گر مثل آسیا پتھر جو راہ
سنگ سے اٹھے نہین ہے عارف وہ طریق فقیرونکا ذکر و شکر ہے
اور خدمت و طاعت اور ایثار قناعت و رضا اور صفا توحید
و توکل تسلیم اور تحمل جو کوئی کہ یہہ صفتین رکہتا ہے حقیقتاً درویش
ہی گو کہ بظاہر قبا مین ہے لیکن ہرزہ گو اور بے نماز خواہش مند
و پر ہوس وہ کہ دنون کو رات کرے قید شہوت مین اور
راتوان کو دن کرے خواب غفلت مین اور فراموشی آخرت
مین کہاوے جو کچہہ کہ پاوے اور کہے جو کچہہ کہ زبان پر آوے
او باش ہے اگرچہ عبا مین ہی قطعہ خالی ہے زہد و تقوے سے
باطن تیرا تمام ظاہر کے بیچ پھنسے ہے تو جامۂ ریا پردے یہہ سات

انگ

رنگ کے دروازے پر نچہور رکہتا ہے اپنے گہر مین فقط تو تو بوریا
اٹہتالیسوین حکایت منظومہ کتنے ایک دستے گلونکے دہد ہے
ایک کنبد پر بندہے تہے گہانس سے رنگ یہہ جو نہین نظر انکا پڑا صاف مین
بہی بے تامل بول اٹہا لطف کیا رکہتا ہے جو ناچیز گہانس
اسطرح بیٹھے گلونکی صف کے پاس سنکے یہہ اسنے کہا با چشم تر
بول مت چپ رہ ادہر تک کان دہر اپنے ہم صحبت کئین اہل کرم بہولتے ہینگے ہر ایک
حالت مین کم کر نہین ہے مجہہ مین رنگت اور باس پر اسیکے باغ کی آخر ہون گہانس
مین بہی بندہ اس کریم خلق کا ہون نعیم جاودانی سے پلا
باہنر ہون یا نہین رکہتا ہنر پر ہون اسکے لطف کی امید پر
کچہہ نہین رکہتا عبادت کا نشان ہاتہہ ہین خالی میرے پونجی کہان
نے رہے جسدم وسیلہ کوئی یہان ہو اسی سے چارۂ بیچارگان
رسم ہے آزاد کرنے والے سب بندہ ہو جاوے جو بوڑہا انکا تب
دیتے ہین آزادگی کا خط اسے یعنے یہہ قابل نہین اب کام کے
تو بہی زینت دینے والے دہر کے اپنے بندے پیر کو اب بخش دے
سعدیا کیا راست ہے راہ رضا چل اسی رستے پہ ای مرد خدا
شوم طالع خلق مین ہے وہ بشر جو کہ اس درگہہ سے پہیرے اپنا سر
کیونکہ پہر ڈہونڈہیگا سارا جگ اگر تد بہی پانیکا نہین کوی اور در

انجاسوین حکایت ایک حکیم سے پوچھا کہ شجاعت
اور سخاوت مین کیا بہتر ہی کہا اُسنے کہ جسکو سخاوت
ہی شجاعت کی حاجت نہین بیت بہرام گور کی ہی ہی گور پر رقم
بہتر ہزار زور سے ہے بخشش و کرم قطعہ رہا نہ حاتم طائی ولیک
نیکی سے جہا نمین نام رہا اُسکا جسنے کی مشہور زکوۃ مال
کی دی باغبان جو تاک کیتین قلم کرے ہے تو لگتے ہین پھر
بہت انگور تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین
پہلی حکایت ایک سائل رھنے والا مغرب کا حلب کے
بزازون کی صف مین کہتا تہا کہ اگر تمکو انصاف ہو تو ای صاحبان
نعمت اور ہمین قناعت رسم سوال کی جہانسے اتہہ جاتی
قطعہ ائی قناعت مجھے تونگر کر کہ بگر تیرے کچھہ نہین کچھہ نعمت
صبر لقمان نے اختیار کیا صبر جسکو نہین نہین حکمت دوسری
حکایت شہر مصر مین دو امیرزادے تھے ایک علم سیکہتا
دوسرا مال جمع کرتا وہ علامہ عصر کا ہوا اور یہہ عزیز مصر کا پاس
یہہ تونگر چشم حقارت سے برادر فقیہ کو دیکہتا اور کہتا کہ مین
تو مقام سلطنت کا مکین ہوا اور تو ویسا ہی مسکین رہا
تب وہ یہہ جواب دیتا کہ ائی بہائی شکر حق تعالی کا مجہپر ہے

پیغمبرون کی میراث پائی مین نے یعنے علم اور تو نے میراث
فرعون و ہامان کی یعنے ملک مصر قطعہ قدم کے نیچے ملین مجکو مین ہون
وہ چیونٹی نہ تونکے کہا ہون مانند عقرب و زنبور کہ نیچے ہر کس و
ناکس کو جسکے باعث رنج ہر ایک کرنے یکے نالہ و فغان و شور
کہان تلک مین کرون شکر اپنے منعم کا کہ مجکو خلق یکے آزار کا نہ
بخشا روز تیسری حکایت ایک فقیر کو مین نے اسنا ہے
کہ فاقے کی آگ مین جلتا پیوند پر پیوند کا نتہا اور تسلی اسی
خاطر کی ان دو بیتون سے کرتا قطعہ لباس فقر و نان خشک
پر مین یہہ لازم ہے کہ کر بیٹہون قناعت ہر ایک کی منتون
کا بوجہ اتہانا ہے بہتر یا کہ اپنا بار محنت کسی نے کہا اُسے
کیا بیتہا ہے تو فلانا شخص اس شہر مین اب صاحب ہمت ہے
کہ دست کرم اپنا اُسنے کہول دیا ہے اور اپنی کمر کو آزادون
کی خدمت کے لئے باندھہ لیا ہے اگر صورت حال پر تیری اطلاع
پاوے تو اپنے پر منت رکھے اور تیری خدمت کرنی غنیمت
جانے کہا اُسنے چپ رہ کہ فقر کی نیستی مین مرنا اچہا ہے کہ
حاجت کسی کے آگے لیجانا چنانچہ کہہ گئے ہین قطعہ پیوند کا نتہا
صبر کا کونا کر اختیار پر اغنیا سے کر نہین جانے کی التجا مثل عذاب

نارے ہمسائکے سبب ۔ جانا تیرا جو گلشن فردوس مین ہوا ۔ چوتھی
حکایت ایک بادشاہ عجم نے کسی طبیب حاذق کیئیں خدمت
مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ کی بھیجا کئی برس دیار عرب مین
رہا پر کوئی واسطے آزمائش کے اسکے پاس نہ ایا اور کسی نے علاج
اسنے نکروایا ایک دن اس حضرت صلی اللہ علیہ والہ کی خدمت مین
ایا اور یہہ شکایت امیز باتین زبان پر لایا کہ بندے کو واسطے علاج
اصحاب کے بھیجا ہے کسی نے اتنی مدت مین میری طرف رجوع نکی
کہ جس خدمت پر معین ہوا ہون بجالاؤن حضرت نے فرمایا کہ ان
لوگون کا قاعدہ یہہ ہے کہ جب تلک اشتہا غالب نہو کچھہ نہین کہاتے
اور بھوکہہ کر کہانے سے ہاتھہ ہین اٹہاتے حکیم نے عرض کی کہ یہی
موجب تندرستی کا ہے تس پیچھے زمین خدمت کی چومی اور گیا
مثنوی کرے ہے جب سخن حکیم آغاز ۔ یا طرف کہا نیکی وہ ہاتھہ
دراز ۔ کہ نہ کھنے سے اسکے ہو نقصان ۔ یا نکہانے سے اسکی
نکلے جان ۔ پہر تو گفتار اسکی ہے حکمت ۔ اور کہانا ہے موجب
صحت ۔ پانچوین حکایت ایک شخص توبہ اکثر کرتا اور توڑتا
ایک بزرگ نے اسسے کہا یہہ جانتا ہون مین کہ عادت بہت
کہانے کی رکہتا ہے اور قید نفس کی بال سے باریک تر ہے

یعنے

یعنے توبہ اور نفس کو جسطرح سے کہ تو پالتا ہے اگر یون ہین پلے
تو زنجیر تو ریگا یعنے تیرے اختیار مین نرہیگا اور ایکدن درندے
کی طرح تجھے چیریگا حاصل یہہ ہے کہ ضرر کامل پہنچا یگا بیت یا لتا تہا
کوئی بچہ گرگ کا ۔ اسکو ہی پہاڑا غرض جب وہ پلے ۔ چھتہی حکایت
سترت بادشاہ اردشیر بابکان مین مذکور ہے کہ عرب کے
ایک حکیم سے پوچہا اسنے کہ ایکدن مین کسقدر طعام کہانا
چاہیئے کہا اسنے بوزن سو درم کے کافی ہے فرمایا اسنے
کہ یہہ وزن کہا قوت دیگا حکیم نے عرض کیا کہ اسقدر تجھے
بر پار کھیگا اور اسپر جو کچھہ زیادہ ہو یگا تو اسکا حمال تو ہے
بیت خورش جو ہے تو ہی بہر حیات ۔ وذکر و کلام ۔ تجھے نفین
ہے کہ جیانا ہے بس برائے طعام ۔ ساتوین حکایت
دو فقیر خراسان کے رہنے والے ہمنے اپس مین صحبت
تھے اور سیر کیا کرتے انمین ایک ضعیف تہا درمیان دو رات
کے ایک مرتبہ افطار کرتا اور دوسرا قوی ایک دن مین تین
بار کہاتا اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی
تہمت مین پکڑے گئے دونو کو ایک گہر مین قید کیا اور دروازے
کو چن دیا بعد دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ بیگناہ ہین دروازہ کہول

کر جو دیکہا تو قوی مردہ تہا اور ضعیف زندہ اس حالت سے متعجب ہوے
ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے ہوتا تو عجب تہا کہ یہہ قوی پر خون تہا طاقت
فاقے کی نرکہتا تہا ہلاک ہوا اور دوسرے نے کم کہانا معمول کیا تہا
اپنی عادت پر صبر کر سکا سلامت رہا قطعہ پڑی ہو جسکو کم کہانیکی
عادت ؛ اسے فاقے کی سختی سہل ہووے ؛ کشایش میں کرے
تن پروریے جو ؛ وہ تنگی دیکھتے ہی جان کہووے ؛ اٹہوین حکایت
ایک حکیم اپنے بیٹے کو بہت کہانے سے مانع ہوا کہ سیری
مرد کو بیمار رکہتی ہے عرض کی اسنے کہ ای قبلہ بہوکہ بہی انسان
کو مار رکہتی ہے نہین سنا ہے آپ نے کہ ظریفو نے کہا ہی سیر ہو کر
مرنا بہتر ہے بہوکہے رہکر جینے سے تب کہا اسنے کہ اندازے کا
بہی نگاہ رکہنا ضرور ہے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر حاصل ایک
ایہ کا اور وہ یہہ ہے کہاؤ پیو اور اسراف نکرو بیت حق نے کہا گرچہ
کلوا واشربوا ؛ پیچھے کہا اسکے ولا تسرفو نظم قے ہووے جس سے
کہا یو مت اسقدر طعام ؛ نے اتنا کم کہ ضعف سے ہو کام بہی
تمام ؛ الحق کہ حظ نفس کا باعث طعام ہے ؛ پر دکھہ ہی دیے
وہی جو قدر سے ہو بیشتر ؛ گلقند بہی مضر ہو جو خواہش بغیر
کہاے ؛ اور روکھی روٹی بہوکہ مین ہو جاے گلشکر ؛ نوین

حکایت

حکایت ایک بیمار سے پوچہا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا اسنے
یہہ چاہتا ہے کہ کچہہ نچاہوں بیت درد اٹہا پیٹ میں وو نہین
جو معدہ بہر گیا ؛ کام اب آتا نہین کوئی سبب اصلاح کا ؛ دسوین
حکایت ایک بنئے کے کئی درہم صوفیان پر آتے تھے ہر روز
انسے طلب کرتا اور ہزارون انکو نام دہرتا اکثر اوقات کلمے
نالایق زبان پر لاتا اور بدسلوکی سے پیش آتا بیچارے اسکی
پوچ گوئی سے نہایت خستہ خاطر تھے اور سواے تحمل کے کچہہ
چارہ نہ تہا کہ ایک صاحبدل نے اسوقت یون کہا کہ اپنے نفس
سے کہانے کا وعدہ کرنا آسان تر ہے کہ بنئے سے درہم کا
قطعہ احسان اغنیا سے ہے اولی جو ہاتہ اٹہاے ؛ سہی
نہین ہے خوب پہ دربان کی جفا ؛ جو آرزوے گوشت مین
مرجاے خوب ہے ؛ قصاب کا تقاضا ولے ہے بہت برا ؛
گیارہوین حکایت ایک جوان کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم
گدہپ لگا کسنے کہا کہ فلانے سوداگر پاس نوش دارو ہے
اگر مانگے تو تو شاید تہوڑی سی دیوے کہتے ہین کہ وہ
سوداگر ایسا بخیل مشہور تہا کہ اگر نہار منہہ اسکا نام
صبح کو زبان سے جسکے جاے نکل تو شام تلک کہانے کا

کہا ذکر ہی منہہ مین اسکی اڑ کر بہی نجاے ایک چانول بیت اسکے
سفرے مین جو ہوتا نان کی جا افتاب حشر تک دن کو نہ
کوئی دیکہتا الا بخواب اس مرد سخی نے کہا اگر نوش دارو چاہون
مین دیوے یا نہ دیوے اور اگر دیوے منفعت کرے یا نکرے
بہر حال اسسے کچہہ چیز چاہنی زہر قاتل ہے بیت شخص ادنے سے
طلب کچہہ جسنے کی جسم مین کی زیادتی جان مین کمی اور
حکیمون نے کہا ہے کہ اگر آب حیات کو مثلاً بدلے ابرو کے
بیچین دانا نہین لینیکا کہ مرنا غیرت سے بہتر ہے اس جینے سے
جو ذلت سے ہو بیت گر نیک خو کے ہاتہہ سے حنظل بہی کہائے
تو بہتر ہے اس مٹہائی سے جو دیوے ترش رو بارہوین
حکایت ایک عالم کہانے والے بہت آمدنی تہوڑی رکہتا تہا
اور ایک بڑے آدمی کو اسسے اعتقاد نہایت تہا غرض یہہ
احوال کسی پردے مین عالم نے ظاہر کیا لیکن اسکو
خواہش بکنا یہ بہی اہل تمیز سے پسند نہ آئی چنانچہ سنتے ہی
تیوری بدلی اور شکل غصے کی بنالی قطعہ بخت سے تہوڑی
چڑہائے منہہ بناے دوست پاس جا نہین ہرگز تو اسکی
عیش کو مت تلخ کر کام کو جاری کریگی جلد پیشانی کشاد

خندہ

خندہ لب جا واسطے حاجت کے جاتا اگر قصہ مختصر تونگر نے اسکی
وجہ معاش مین تہوڑی سی زیادتی کی اور ارادت مین بہت سی
کمی چند روز کے بعد عالم نے جو ارادت اور محبت جیسی کہ تہی ویسی
ندیکہی تب کہا شعر حد یرے کہانے ہین جو تو خستگی مین لے انہین
دیک گو برپا ہوئی پر مرتبہ تو گر گیا بیت روٹی زیادتی کی پر آبرو گہٹائی
ذلت کے چاہنے سے بہتر ہے بینوائی تیرہوین حکایت
ایک فقیر کو ضرورت درپیش ہوئی کسی نے کہا کہ فلانا شخص
نعمت بیقیاس رکہتا ہے اگر تیرے حالت پر مطلع ہوے تو
اسکے برلانے مین مطلقاً توقف نکرے درویش نے کہا کہ
مین اسسے واقف نہین وہ بولا کہ مین تجہے لے چلون چنانچہ
ہاتہہ اسکا پکڑا اور اس شخص کے گہر مین لایا فقیر نے وہان
ایک شخص کو دیکہا تیوری چڑہائے ہونٹہہ لٹکائے بیٹہا ہے
کچہہ نکہا اور اولٹا پہرا کہا اسنے کہ یہہ کیا کیا تو نے فقیر بولا کہ عطا
سے اسکی درگذرا مین دیکہئے دیدار ماریئے بیزار قطعہ
ترش رو کے کنے حاجت نہ لیجا کہ اسکی خو سے تو تنگ
آئیگا اور جو غم کہتا ہے تو ایسے سے کہیو کہ آسودہ
کرے دیدار اسکا فی الفور چودہوین حکایت اسکندریئے

مین ایسا قحط پڑا کہ فقیرونکے بہی صبر کا پاؤن ڈگمگایا اور قدم تحمل
کا لڑکھڑایا آسمان کے دروازے بند ہوئے یعنے منہہ مطلق نبرسا
فریاد خاکیونکی آسمان پر پہنچی بلکہ عرش کے بہی اُدہر گذر گئی **قطعہ** نہ مور
وماہی و وحش و طیور مین باقی ؛ کوئی رہا کہ فلک پر گیا نہ اسکا فغان ؛
عجب نہین کہ دل خلق کا دہوان ہو جمع ؛ کہٹا کی شکل بنے سیل دیدہ
ہو باران ؛ اسی سال مین ایک مخنث دور از دوستان کہ اسکی
تعریف کرنی ترک ادب ہے خصوصاً بزرگون کے حضور اور یون چہوڑ
دینا بہی اسکا لایق نہین مبادا کتنے لوگون کو یہہ گمان ہو کہ گوینده اسکے
بیان سے عاجز تہا اس لئے انہین دنو بیتون پر بس کرتا ہون کہ
تہوڑا دلیل بہت کی ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین مشتے نمونہ از
خروارے **قطعہ** تتری کو نمار اسکے عوض ؛ ہیجڑے کو اگرچہ مارے
تتر ؛ پل بغداد کی طرح کب تک ؛ پانی نیچے ہو اسکے مرد اوپر ؛
شخص کہ تہوڑی سی تعریف اسکی سنی تو نے اس برس
بہت سی نعمت رکہتا تہا تنگ دستون کو روپیے اشرفیان
دیتا اور مسافرونکے آگے دسترخوان بچہاتا کتنے ایک
فقیر فاقہ کشی سے عاجز آئے تھے انہون نے اسکی دعوت
کا قصد کیا اور مشورہ مجہسے چاہا مین نے اسبات مین انسے

موافقت

موافقت اور کہا **رباعی** جہوٹھا کتنے کا شیر کہاوے کب ؛ بہوکھ
سے گو کہ جاے غار مین مر ؛ ہاتہہ سفلے کے آگے مت پہیلا ؛
سختیان کہینچ بلکہ فاقے کر ؛ آدمی بے ہنر کو کچہہ نہ سمجہہ ؛ مال و
دولت سے ہو فریدون گر ؛ پرنیان و نسیج کا جامہ ؛ ایسا ہے
بیوقار کے تن پر ؛ جسطرح ہووے لاجورد طلا ؛ کسی دیوار خام
کے اوپر ؛ **پندرہوین حکایت** حاتم طائی سے پوچہا کہ ہمت
مین اپنے سے بڑا کوئی جہان مین تو نے دیکہا ہے یا سنا کہا اسنے
کہ ایکدن چالیس اونٹ قربان کئے تھے مین نے اور عرب کے امیرون
سمیت ایک جنگل کے کونے سے باہر گیا تہا مین وہان ایک
لکڑہارے کو دیکہا کہ ایک گٹہا لکڑیونکا باندھ رہا ہے تب
کہا مین نے کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کہ ایک خلق
اسکے گہر مین جمع ہے کہا اسنے **بیت** اپنی محنت سے
کہاے جو روتی ؛ کب وہ منت کرے ہے حاتم کی ؛ مین نے
اسیکو اپنے کرم و ہمت سے برتر دیکہا **سولہوین حکایت**
ایک درویش کو موسی علیہ السلام دیکہا کہ بسبب عریانی
کے اپنے بدن کو ریت مین چہپائے رکہتا تہا جو اسکی نگاہ
ان پر پڑی کہا اسنے یا حضرت میرے حق مین دعا کرو جو رزاق

مطلق مجھے ایک وسعت دیوے کہ تکلیف سے نہایت عاجز
ہون اُس نبی کو احوال پر اُسکے ترحم آیا حق تعالی کی جناب
مین اُسکی فراغت کے لئے دعا کی اور وہ قبول ہوئی بعد چند روز
کے وہ حضرت مناجات کر کے جو اُدہر پہر آئے تو دیکہا کہ وہ پکڑا
گیا ہے اور ایک خلق کا اُسپر بلوا ہے لوگون سے پوچہا یہہ
کیا ماجرا ہے انہون نے کہا کہ اسنے شراب پی ہے لڑا ہے اور
کسیکا خون کیا ہے اب اسکو قصاص کرتے ہین بیت جو اپنے
جسم مین پر رکھتی کربہ مسکین ؛ تو تخم چڑیا کا جگمین نرہنے دیتی
کہین ؛ بیت شخص عاجز یک بیک جو پاے زور اور کہات کو ؛
بس دو ہین اُٹہہ کر مروڑے عاجزون کے ہات کو ؛ غرض موسی
علیہ السلام نے حکمت پر حکیم مطلق کی اقرار کیا اور اپنی دلیری پر
استغفار فی الواقع دال ہے اسپر ایک آیت کا حاصل معنی
اور وہ یہہ ہے اگر وسعت رزق کی دیتا خدا تعالی اپنے بندون
کو تو ہر آینہ نافرمانی کرتے بیچ زمین کے شعر ای پر غرور تجھے
کسنے سوچ مین ڈالا ؛ یہہ وسوسے مین پڑا تو کہ بس تمام ہوا ؛
نہ اُڑتی چیونٹی جہان مین ادہر اُدہر ای کاش ؛ نہ ہوتے پر جو کبہی
اُسکے تو یہہ بہتر تہا ؛ رباعی پاس جب سفلے کے آیا سیم و زر ؛

دہول

دہول کی خواہش کریگا اُسکا سر ؛ یہہ مثل کیا جہوٹھ کہتے
ہین حکیم ؛ ہے بہلا جب تک نہو چیونٹی کے پر ؛ پر حق تو یہہ ہے کہ
خدا رجالے کو ناخون ندے جو اپنا سر کہجا سکے بیت جو شخص
تجکو جگمین کرتا نہین تو نگر ؛ وہ تیری مصلحت کو جانے ہے تجسے
بہتر ؛ سترہوین حکایت ایک اعرابی کو دیکہا مین نے
کہ بصرے کے جوہریون مین یہہ نقل کرتا تہا کہ ایک وقت جنگل مین
راہ بہولا تہا مین اور زاد راہ بہی میرے پاس کچہہ نرہا تہا غرض
اسوقت مرنا ہی دلمین ٹہانا تہا کہ یکایک ایک تھیلی
موتیون سے بہری ہوئی مین نے پائی عجب طرح کی خوشی ہوئی
مجکو اس گان پر کہ اسمین بہونے ہوئے گہیون ہین لذت
اُسکی کبہی نہ بہولونگا اور وہ تلخی و مایوسی بہی تا زیست
یاد رہیگی جب کہ یقین ہوا مجکو کہ اسمین موتی ہین قطعہ
خشک جنگل مین اور ریتل مین ؛ آدمی ہو اگرچہ تشنہ
جگر ؛ فایدہ کچہہ نہین برابر ہے ؛ منہ مین اسکے خذف ہو یا
گوہر ؛ مرد پے توشہ بہوکہہ سے جو گرا ؛ بن غذا کے نہو یکا وہ
جانبر ؛ کیا حصول اُسکے تین مساوی ہے ؛ پٹکے مین تہیکری ہو
یا ہو زر ؛ اٹہارہوین حکایت ایک عرب جنگل مین

نہایت تشنگی سے کہتا تہا شعر آرزو یہہ ہے کہ پہلے موت کے
اپنے مقصد کو پہنچتے کاشکے نہر ہوتی موج زن کہتون تلک
مشک اپنی نت ہی بہرتے آپ سے اسی طرح سے کسی پتہر
میدان مین ایک مسافر بہول گیا تہا قوت نرکہتا تہا او قوت نرہی
تہی لیکن کتنے درم اسکے پٹکے مین بندھے تھے ہر چند پہرا پر مقصود
کو نہ پہنچا اور سختی سے ہلاک ہوا کتنے شخص جو وہان پہنچے درمون
کو دیکہا اسکے منہ کے سامھنے دہرے ہین اور خاک پر یہہ
شعر لکہا ہے قطعہ زر خالص گرہ مین ہو لیکن مرد بے توشہ
کا نہ نکلے کام بنمین بہوکے فقیر کو بہتر شلغم پختہ ہے کہ نقرۂ خام
انیسوین حکایت زمانے کے دور سے ہرگز نالان نہین
ہوا ہو نمین اور نہ گردش آسمان سے رنجیدہ مگر ایک وقت
کہ پاؤن میرے ننگے تھے اور پاپوش پہننے کا مقدور نتہا کوفے
کی جامع مسجد مین ایا مین نہایت تنگدل اور ایک شخص کو
دیکہا مین نے کہ پاؤن نرکھتا تہا تب شکر نعمت حق کا بجالایا مین
اور اپنے پاؤن کی برہنگی پر صبر کیا اور کہا قطعہ ہے تیرا تیزک
سے کمتر خوان پر مرغ کا سالن بہی آگے سیر کے جسکو
وسعت ہو نہین اسکے حضور شلغم پختہ کباب مرغ سے

بیسوین

بیسوین حکایت ایک پادشاہ اپنے کتنے مخصوصون سے کسی
شکارگاہ کے بیچ جاڑے کے موسم مین شہر سے دور رہ گیا
رات کے وقت ایک کسان کا گہر نظر ایا پادشاہ نے فرمایا
کہ رات اس جگہہ کاٹین ہم تو جاڑے کی اذیت نہ پہنچے ایک وزیر
نے عرض کی کہ گہر مین ایک کسان ناکس کے التجا لیجانا مرتبۂ پادشاہی
کا لایق نہین بہتر ہے کہ یہین خیمہ کرین اور آگ جلاوین اتنے مین
دہقان کو خبر ہوئی جو کچہہ کہ کہانا اسکے پاس حاضر تہا ایک آئین
سے پادشاہ کے حضور لایا زمین خدمت کی چومی اور عرض کی کہ
پادشاہ کا بلند مرتبہ اسقدر سے نہ کہتا لیکن لوگون نے نچاہا کہ
قدر دہقان کی بلند ہو پادشاہ کو سخن اسکا نہایت پسند
ایا اسکے گہر مین رات کو ارام فرمایا صبح کے وقت خلعت و مال
بہت سا اسکو بخشا اور سوار ہوا تب دہقان ہمراہ رکاب
ہوا اور یون کہنے لگا قطعہ کہتی نہ شوکت سلطان ایک
ذرا بہی گو وہ میہمان ہوا مہمان سراے دہقان کا فلک
پہ مہر کے پہنچی کلاہ دہقان کی کہ سایہ سر پہ پڑا اسکے تجسے
سلطان کا اکیسوین حکایت نقل کرتے ہین کہ ایک
فقیر پر سوال بہت سی نعمت و مال رکہتا تہا پادشاہ عصر نے

فرمایا اُسے کہ بندگان حضور پر متمول ہونا تیرا ثابت ہی اور درینولا
ایک مہم درپیش ہے اگر اسوقت قدرے مال سے تو مدد کرے
تو بہتر ہے جسوقت کہ تحصیل ملک سے اویگی دیا جائیگا عرض کی
اُسنے کہ مجھے گدا کے مال سے دست آلودہ کرنا خداوند جہان
کو لایق نہین کہ ایک ایک جو اکٹھا کر کے اسقدر مال جمع کیا ہے
مین نے گدائی کہان اور پادشاہی کہان جہان پناہ نے کہا کچھہ
غم نہین کہ کافرونکو دیا جائیگا اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ شعر گو
نجس ناپاک ہے پے شبہ سرگین کا خمیر ٭ پر کرینگے بند اُسے
چھید ہم سند اس کا ٭ بیت کوئے کا پانی نصاریٰ کے گو ہوا ناپاک
٭ جو دہووے مردہ یہود یے تو پھر نہین کچھہ باک ٭ سنا ہے
مین نے کہ کہنا پادشاہ کا نمانا حجتین لایا اور شوخ چشمی کرنے
لگا آخر پادشاہ نے ملازمون کو فرمایا کہ مال کو ملامت و سرزنش
سے لیکر اسکو چھوڑ دین مثنوی لطف اور مہر سے نہ نکلے جو کام ٭
٭ اُسکا بیحرمتی ہی ہے انجام ٭ پاس اپنا نہووے جسکو ذرا ٭ گر نہ
٭ بخشے اسے کوئی ہے بجا ٭ بائیسوین حکایت ایک سوداگر
دیڑھہ سو اونٹ بوجھہ کے رکھتا تھا اور ایک جزیرہ فارس کے
جزیرون مین کہ نام اُسکا کیش ہے وہان وارد تھا مجھے اپنے

حجرے

حجرے مین لے گیا تمام رات نسوا اور نسوانے دیا اُس بک بک
مین کہ فلانا انبار میرا ترکستان مین ہے اور فلانی پونجی میرے
ہندوستان مین ایک زمین کا قبالہ یہہ کاغذ ہے فلانی چیز کا
وہ شخص ضامن ہے اور کبھی یہہ کہتا تھا کہ ارادہ اسکندریے
کا رکھتا ہون کہ وہانکی آب و ہوا خوب ہے اور کبھی کہتا کہ ملک
عرب پریشان ہے ای سعدی ایک سفر درپیش ہے اگر
وہ کر چکون تو باقی عمر ایک گوشے مین بیٹھہ کر کاٹون اور تجارت
چھوڑ دون پوچھا مین نے وہ کونسا ہے کہا اُسنے کہ پارس
کی گندہک چین مین لیجایا چاہتا ہون کہ وہان گران قیمت ہے
اور وہان سے چینی کے پیالے روم مین لیجاؤنگا اور دیباے
رومی ہند مین اور فولاد ہندی حلب مین اور آینہ حلبی یمن مین
اور برد یمانی پارس مین بعد اسکے سوداگری ترک کرونگا
اور ایک دکان مین بیٹھہ رہونگا قصہ مختصر اتنا بکا کہ آگے اُسکو
طاقت کہنے کی اور مجھے سُننے کی نرہی تب مجبور ہو کر کہا اُسنے
کہ ای سعدی تو بھی کچھہ باتین کر کہ کیا دیکھا ہے تو نے اور کیا سُنا ہے
تب یہہ رباعی مین نے پڑھی قطعہ وہ سُنا ہے تو نے ای غافل کہ
دشت غور مین ٭ گر پڑا جسوقت ایک سالار کا گھوڑے سے بار ٭

تب کہا اُسنے کہ چشم تنگ دنیا دار کو ؛ یا بہرے صبر و قناعت یا بہرے
خاک مزار ؛ قطعہ وہ سنا ہے تو نے ایک جنگل کے بیچ ؛ جی سے گذرا
ایک تاجر مالدار ؛ بولا چشم تنگ دنیا دار کو ؛ پر کرے ہے صبر یا خاک
مزار ؛ تیئسوین حکایت ایک مالدار کو مین نے سنا ہے
کہ خسّت مین ایسا مشہور تہا جیسا حاتم سخاوت مین نعمت
دنیا سے اُسکا آراستہ ظاہر حال تہا اور باطن نحوست خلقی
سے مالا مال ایک روٹی کسی جاندار کو ہاتہہ سے نہ دیتا اور ابوہریرہ
کی بلّی کو ایک نوالا نکہلاتا بلکہ اصحاب کہف کے کتّے کے آگے ایک
ہڈّی چوس کر بہی نہ ڈالتا غرض اُسکے گہر کا دروازہ نہین دیکہا
کسی نے کہلا اور دسترخوان اسکے آگے بچہا قطعہ ایسا منحوس
جسکے کہانیکی ؛ باس بہی سونگتے نہین فقرا ؛ روٹی کہانے کے
بعد اُسکے ہاے ؛ کبہو ایک ریزہ مرغ نے نہ چنا ؛ ایکدن کیا
سنتا ہون کہ مغرب کی دریا کی راہ سے مصر کو دل مین خیال
فرعونی لئے روانہ ہوا یکایک باد مخالف نے کشتی کو لیا اور
تباہ کیا جیسا کہ کہتے ہین فرد ساخت دل طبع غمگین سے تیری
کرتا ہے بجبر ؛ باد کشتی کے موافق ہر گہڑی ہوتی نہین ؛ ندان
مضطرب ہو کر ہاتہہ واسطے دعا کے اٹہاے اور فریاد بیفایدہ کرنے

لگا جیسا کہ حاصل معنی ایک آیہ کا ہے جسوقت کہ سوار ہوتے
ہین ناؤ مین دعا کرتے ہین اللہ سے اُس حال مین کو یا خالص کرنے والے
ہین دین کو واسطے اُسکے فرد زاری کے ہاتہہ سے کیا محتاج
نفع پاوے ؛ پیش خدا دعا مین وقت کرم بغل مین ؛ قطعہ سیم و زر
سے خلق کو آرام دے ؛ اور اُسکا نفع تو خود بہی اُٹہا ؛ گہر بنا کر
چہوڑ جاتا ہے تو پہر ؛ سونے اور روپے کی اینٹون سے بنا ؛ کہتے ہین
کہ مصر مین اقربا اُسکے محتاج تھے بقیہ مال سے اسکے تونگر ہوئے
پر اُنے جایے اُنہون نے اُسکی موت کے غم مین ٹکڑے
اُڑائے اور نیئے کپڑے قیمتی بینوتوائے اُسی ہفتے مین
ایک رشتہ دار کو اُسکے دیکہا مین نے ایک گہوڑے بیش قیمت
پر سوار اور غلام پری پیکر اُسکی جلو مین دو چار تب اپنے
جی مین کہا مین نے قطعہ قدرت اللہ سے مردہ کوی ؛ جسکے پہر اپنون مین
آجاتا اگر ؛ وارثون کو ہوتا اُسکی مرگ سے ؛ پہیرنا میراث
کا دشوار تر ؛ غرض بسبب سابقۂ معرفت کہ مجہہ مین اُسمین
تہا آستین اُسکی پکڑے مین نے اور کہا بیت ای نکو طالع
خجستہ مرد تو کہا اور کہلا ؛ اُس نگون طالع نے کچہہ کہا یا نہ پر
اکٹہا کیا ؛ چوبیسوین حکایت ایک صیاد ناتوان کے دام مین

ایک مچہلی قوی پہنسی طاقت اسکے تہامنے کی نرکھتا تہا اس لئے
مچہلی اسپر غالب آئی اور دام اسکے ہاتہہ سے کہینچ لے گئی قطعہ
لاتا تہا آب جو کتئیں ایک غلام نت ؛ آب جوے لیگئی آخر غلام کو
مچہلی کو دام کہینچ کے لاتا تہا بار بار ؛ ابکے کہینچ لیگئی مچہلی دام کو
ماہی گیرون نے بہت تاسف کیا اور دو کہا اسکو کہ ایسا شکار
تیرے ہاتہہ لگا اور تو اسکو نروک سکا کہا اسنے ای بہائیو کیا کہجے
ہماری روزی نہ تہی اور مچہلی کا رزق باقی تہا صیاد پے روزی دجلے
مین مچہلی نہین پکڑ سکتا اور مچہلی پے اجل خشکی مین نہین مرتی
پچیسوین حکایت ایک دست و پا بریدہ نے ہزار پاؤن
والے کو مارا اتفاقاً ایک صاحبدل جو ادہر گذرا کہا اسنے سبحان اللہ
باوجود ہزار پاؤن کے کہ یہہ رکہتا تہا جب کہ اجل اسکی پہنچی پے دست
و پا سے نہ بہاگ سکا قطعہ لینے کو جان پیچہے عدو آلگے ؛ دوڑاک
کو بہی روکے اجل پاؤن باندھکر ؛ پہنچے عدو کے بعد عدو متصل ہی جب
اسوقت پر کمان کیانی کہینچے ہے کب ؛ چہبیسوین حکایت
مین نے ایک احمق کو دیکہا نہایت موٹا تازہ اور گلے مین اسکے
خلعت بیش قیمت مرکب تازی پر سوار قصب مصری کی سر پر
دستار کسی نے پوچہا ای سعدی یہہ دیباے نگارین ساتہہ ارس

حیوان

حیوان پے تمکین کے کیونکر دیکہتا ہے تو بولا مین ایک خط بد ہے
کہ سونے کے پانی سے لکہا ہے شعر ظاہر مین آدمی کا مشابہہ
بنا گدہا ؛ گو سالہ ہے بجسم فقط ہے اسے صدا ؛ قطعہ کبہو نہوویگا
انسان کی مثل یہہ حیوان ؛ مگر یہہ جامہ و دستار و چہریکا نقشا
ہزار مرتبہ پہر اسکی ملک ہستی مین ؛ چہٹ اسکا خون نکچہہ تو حلال
دیکہیگا ؛ شریف کتنا ہی ہووے ضعیف لیک کبہو ؛ نہ پست
ہوویگا رتبہ بلند تک اسکا ؛ گر آستانہ ہو روپے کا میخن سونیکی
یہودی ہوگا نہ ہرگز ولے شریفون سا ؛ ستائیسوین حکایت
ایک چور نے فقیر سے کہا تجہے شرم نہین آتی کہ واسطے جو بہر روپے
کے آگے ہر کس و ناکس کے ہاتہہ پہیلاتا ہے جواب دیا اسنے
قطعہ واسطے ایک رتی روپے کے ؛ ہاتہہ پہیلائے تو ہے بہتر ؛ نہ کہ
اشخاص کاٹین اسکیتئین ؛ ہے غضب ڈیڑھ دانگ کے اوپر ؛
اٹہائیسوین حکایت نقل کرتے ہین کہ ایک پہلوان زمانے
کی دشمنی سے تنگ آیا تہا اور حلق کشادہ و دست تنگ
سے عاجز ناچار باپ کے پاس جاکر گلہ کرنے لگا اور اجازت
چاہی کہ قصد سفر کا رکہتا ہون تا قوت دست و بازو سے
دامن مقصود کا پکڑون کب تک مانند ضعیفون کی ناچاری سے

ایڑیان رگڑون بیت چہپا دین تو ضایع ہے فضل و ہنر ؛ کہین مشک
رکھ دین اگر آگ پر ؛ باپ نے کہا ای فرزند اس خیال محال کو اپنے
دل سے نکال اور پاے قناعت پر دامن سلامتی کا ڈال کہ
بزرگ کہہ گئے ہین قطعہ ہات کب آوی دامن دولت ؛ پیش جاتی
نہین زبردستی ؛ کوشش اسکے لئے ہے لا حاصل ؛ وسمہ ابرو پہ
جیسے اندھے کی ؛ بیت ہر ایک بال مین دو سو ہنر تیرے ہون
گو ؛ ولے نہ ایک بہی کام آئے بخت گر بد ہو ؛ بیت شہ زور
کیا کریگا اسمین جو ہے مقدر ؛ بازوے سخت سے ہے بازوے
بخت بہتر ؛ لڑکے نے کہا ای حضرت سفر مین فایدے بہت ہین
سرور خاطر دلگیر کا حصول فواید کثیر کا دیکھنا عجایب کا سننا غرایب
کا سیر دریاؤن کی ملاقاتین یارونکی حاصل کرنا جاہ و ادب کا
زیادہ ہونا مال و کسب کا شناخت اپنے بیگانے کی آزمایش زمانے
کی جیسا کہ صاحبان مسافرت نے اور رہروان طریقت نے ارشاد
کیا ہے رباعی باہر اگر نہ نکلا گھر اپنے کی دکان سے ؛ ای خام آدمی تو
ہو ویگا پہر کہان سے ؛ جا جگمین دید کر لے اس روز سے تو پہلے ؛
جسدن تجھے ہے اٹہنا اس کشور جہان سے ؛ باپ نے کہا ای بیٹا
اس قسم کے فایدے کہ تو نے بیان کئے سچ ہے کہ سفر مین

لا انتہا

لا انتہا ہین لیکن پانچ گروہ کو پہلے سوداگر کہ قدر و نعمت اور غلام و کنیزین
با جمال و خوش پوشاک اور شاگردان چست و چالاک رکھتے ہین
ہر روز ایک ملک مین اور ہر رات ایک مقام مین ہر لحظہ نعمت
دنیا سے فایدہ مند ہوتے ہین قطعہ پہاڑ اور بن مین عاجز صاحب
نعمت نہین ہرگز ؛ بنا لے خوابگہہ خیمے سے اپنے چاہے وہ جس جا ؛
نہین ہی دست رس جسکے تئین مقصود دنیا پر ؛ وطن ہی مین وہ
اپنے ہے غریب و اجنبی گویا ؛ دوسرے عالم فصیح و بلیغ کہ گفتار شیرین
اور کلام نمکین رکہتا ہو جس جاگہہ جاوے رہنے والے وہانکے
خدمت اسکی سعادت جانکر کرین بلکہ اسکے تلوون کے
تلے اپنے انکہین دہرین قطعہ شعور مند ہے دنیا مین جون گھر ان سونا ؛
جہان وہ جاے کرین قدر و قیمت اسکی سب ؛ بزرگ زادہ نادان
ہے کہوٹے روپے سا ؛ عوض کسی کے اسے لیوین غیر شہر مین
کب ؛ تیسرے خوبصورت کہ صاحبدل جیسے اسکی آمیزش
کی خواہش کرتے ہین اور اپنا نقد دل آگے اسکے دہرتے
ہین غنیمت جانتے ہین اسکی صحبت و خدمت دل سے کرتے
ہین اسکی طرف رغبت چنانچہ کہتے ہین کہ تہوڑا سا جمال
بہت سے مال سے بہتر ہے صورت خوب مرہم ہے دلہاے

زخمی کی اور بند دروازون کی کنجی یعنے کوئی اسکا مانع نہو جہان چاہے
وہان جاے قطعہ جس جا شکیل جاے وہین ہووے وہ عزیز دیوین
نکال گو اسے ماباپ اقربا قران مین نظر پڑا طاؤس کا جو پر پوچہا مین
یہہ مقام تیرے قدر سے بڑا کیونکر ملا تب اسنے کہا چپ کہ خوش
جمال جون چاہے اپنے پاؤن دہرے ہاتہہ دین بڑہا لڑکا اگرچہ ہووے
طرحدار و دلربا کچہہ غم نہین جو ہووے وہ ماباپ سے جدا موتی ہی
وہ نہووے اگر سیپ مین نہو ہر ایک لینے والا ہے دُرِ یتیم کا چوتھے
وہ خوش آواز کہ گلوے داؤدی سے پانی کو بہنے سے اور پرندون
کو اڑنے سے باز رکھے پس وسیلے اس فضیلت کے آدمیونکے دلون
کو گرویدہ اور فریفتہ کرے صاحبان درد اسکی ہمنشینی کی خواہش
اور صحبت کی رغبت کرتے ہین شعر اچھے کانے کی طرف اب
ہے میرا کان لگا کون ایسا ہے کہ وے جلد دو تاریکو بجا آواز نام حزن
بہری سوزناک چین ہینگی شراب صبح کے مستونکے کانکا بہتر ہے
روے خوب سے آواز خوش کہین وہ نفس کا ہے قوت یہہ ہے
جان کی غذا پانچوین اہل ہنر کہ کوشش بازو سے خرچ روزمرہ
حاصل کرتا ہے اسواسطے کہ آبرو اسکی بسبب روٹی کی
احتیاج کے نجاوے جیسا کہ شعور مندون نے کہا ہے قطعہ گر سفلہ کو

جاے

جاے اپنے شہر سے محنت و سختی نکھینچے پارہ دوز ملک سے جاکر
خرابے مین پڑے سوے بہوکہا پادہ شاہ نیمروز غرض ایسی
حقیقتین کہ بیان کین مین نے سفر مین سبب جمعیت خاطر اور باعث
خوشی طبیعت ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ انمین سے ایک بہی نہین رکہتا
بسبب اپنے خیال باطل کے اگر تمام جہان مین پہریگا کوئی کس و ناکس اسکی
خواہش نکریگا بلکہ اسکے نام و نشان سے بہی اطلاع کسیکو نہوگی
جیسا کہ کہہ گئے ہین قطعہ خصومتون سے جسے گہیر لی یہہ گردش چرخ
کرے ہے کب اسے پے چیز رہبری ایام جو طیر پہر نہ دیکھے کا آشیانے
کو قضا کہینچتے ہے اسکو ہی سوے دانہ و دام لڑکے نے کہا ای
حضرت حکیمون کے قول سے کیونکر مخالفت کرون کہ کہہ گئے ہین
رزق اگرچہ مقسوم ہے پر اسکے اسباب حصول سے تعلق شرط
ہے اور بلا اگرچہ مقدر ہے لیکن اسکی امد و رفت کے دروازون سے
احتراز واجب قطعہ گرچہ بے شبہہ رزق پہنچیگا ڈہونڈہنا شرط
عقل ہے ہر جا گو کہ مرتا نہین کوئی بن موت لیک تو منہہ مین اژدہے
کے نجا اس حالت مین کہ مین مست ہاتی سے لڑون اور شیر
غضبناک سے پنجہ کرون مصلحت یہہ ہے کہ کسیطرف نکل جاؤن
اور کچہہ فایدہ اٹھاون زیادہ اسسے طاقت بینوائی کی اور قدرت

شکیبائی کی نہین رکہتا قطعہ ہر ملک اسکی جاگہہ ہے کیا غم وہ اور
کہاے ۔ اپنے مقام و رتبے سے جو شخص گر گیا ۔ ایک گہر مین شبکو جاے
ہے ہر ایک مالدار ۔ جس جا گدا کو رات ہوئی ہے وہی سرا ۔
یہہ کہکر ہمت باندھی اور باپ کو وداع کرکے چلا اور اپنے چلنے
کے وقت سنتے ہین کہ یہہ بیت پڑھتا تہا بیت ہو جس اہل ہنر
کا بخت ناکام ۔ وہان وہ جاے جس جاگہہ ہو گم نام ۔ تاکہ ایک دریاو کے
کنارے پہنچا کہ اسکی موج کے زور سے پتہر سے پتہر ٹکرین کہاتا
تہا اور اسکی آواز کا شور کوسون تک جاتا تہا قطعہ اسطرح
کا تہا وہ چشمہ پر خطر ۔ جسمین مرغابی نرہتی تہی نڈر ۔ اسکی چہوٹی
سی لہر لیجاتی کھینچ ۔ آسیا ہوتی کنارے پر اگر ۔ اور آدمیونکے
ایک گروہ کو دیکہا کہ ہر ایک اسمین سے سونیکے زیزی لیکر اور رخت
سفر کا باندھ کر پار اترنے کے واسطے کہاٹ پر بیٹہا ہے جوان
تنگدست تہا مدح و ثنا کرنے لگا بہتری منت و زاری کی پر کسی
نے نہ یاری کی بلکہ یہہ کہا بیت پے زر کسی پہ زور نہ تک کر سکیگا
تو ۔ اور زر جو پاس ہے تو نہین احتیاج زور ۔ ملاح بے مروت
اسپر ہنسا اور اسکی طرف سے پہر کر گیا بیت پارین زر بحر
کے کب جا سکیگا زور سے ۔ زور دس مردونکا تج اور زر تولا

ایک

ایک مرد کا ۔ اس طعن و کنایہ سے جوان کو غصہ آیا چاہا کہ اسنے
بدلا لیوے لیکن کشتی چل نکلی تہی پکارا کہ یہہ جامہ گلے کا حاضر ہے
اگر اسپر قناعت کرے ملاح اس طمع پر ناؤ کو پہر لایا بیت خواہش
انکہونکو خردمندون کی سی لیتی ہے ۔ مرغ و ماہی کیتئین حرص پہسا دیتی
ہے ۔ قصہ کوتاہ جوان نے ہاتہہ دراز کیا اور وہ ملاح کی ریش و گریبان
تک پہنچا کہ اسکو اپنی طرف کہینچا او بلا توقف مارنے لگا یار اسکے
واسطے پشتی کے کشتی سے اترے پر اس مرتبے جو درشتے
دیکہی پیٹہہ پہیر کہڑے رہے غرض صلاح یہہ پڑی کہ اسے صلح کرین
اور کشتی کی مزدوری اپنے ذمے لین مثنوی اگر جنگ دیکھے تحمل تو کر ۔
کہ باندھے ہے نرمی لڑائی کا ڈر ۔ تیقن تجھے ہو جہان جنگ کا ۔
سہولت تلطف سے وہان پیش آ ۔ جو کیسی ہی تلوار ہو آبدار ۔
پہ کاٹے نہ او نرم ریشم کے تار ۔ خوشی و مدارا و الطاف
سے ۔ تو ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ لے ۔ حرکات گذشتہ کے
عذر کے لئے قدموں پر اسکے گرے اور مکر و نفاق سے سر اور
آنکہین اسکی چومین غرض ناؤ مین اسکو بٹہا کر روانا ہوے
اتنے مین جس جاگہہ کہ پانی مین یونان کی عمارت کا ایک ستون
کہڑا تہا وہان پہنچے ملاح بولا کہ ناؤ کو یہان خلل ہے تم مین سے جو کوئی روز اور

اور دلدور ہووے چاہئے کہ اس ستون پر جاوے اور کشتی کا
گن پکڑے تاہم درست کرلین جوان ازبسکہ غرور و ریکا اور کہند
بہادر ریکار کہنا تہا دشمن آزردہ دل سے اندیشہ نکیا اور حکیمونکے
قول پر متوجہ نہوا کہ کہہ گئے ہین جس کسی کے دلکو ایک رنج پہنچاوے
تو اگر پیچھے اسکے سو راحتون سے پیش آئے تدبہی اس ایک رنج
کے بدلے سے بدر نہو کہ پیکان زخم سے نکل آتا ہے اور آزار دلمین
رہ جاتا ہے بیت کیا خوب ایک سردار نے اپنے رفیقونسے کہا
غافل نہو دشمن کو جو آزردہ ہے تو نے کیا قطعہ بے غم نہو کہ تو بہی کبہو
ہو گا تنگدل گر دل کسیکا ہاتہہ سے تیرے ہوا ہے تنگ بہتر
نمار جانے دے دیوار قلعہ پر شاید وہان سے آہی پڑے
تجہہ کو کوی سنگ الغرض گن کو پہلوان نے لیکر اپنے بازو پر
جتناکہ چاہا پیتا اور ستون پر چڑھ گیا ملاح نے کہات جو دیکہی
جہت سے اسکے ہاتہہ سے وہ رسی کھینچ لی اور ناؤ کہید ی بچارہ
منہہ دیکہتا رہ گیا دو دن تلگ مصیبت اور محنت دیکہی اور اذیت
بہت سی کہنچی تیسرے دن نیند نے کریبان اسکا پکڑا اور
دریا مین ڈال دیا شبانہ روز کے بعد دو بتا اچہلتا کنارے
سے جا لگا ایک مرد زندگی کا اسمین تہا کہ پتے درختون کے

کہانے لگا اور جڑین کہانسکی اکہارنے جون نون تہوڑی سی
قوت بدن مین آئی اور پاؤن مین طاقت چلنے کی پاؤن نیچے
جنگل کی راہ لی اور چلا یہان تلگ کہ بہوکہہ اور پیاس سے طاقت
ہوا ہزار خرابی اٹہتے بیتہتے ایک کوئے کے کنارے پر پہنچا وہان
ایک قوم جمع تہی اور ایک ایک کوڑی پر آدمی پانی پلاتے تہے
جوان پاس کوڑی نہی پانی بوہت مانگا پر کسی نے ذرا نہ سنا ہاتہہ
ظلم کا دراز کیا کتنے آدمیونکو خوب مارا تب تو وہان کے لوگون نے
بہی غلبہ کیا بے تامل اسکو بہی مارا اور نکال دیا قطعہ جمع ہون
مجہپر تو مارین بیل کو گووہ ہے مردی و سختی کا بیمار چو نتوانی کہ
جوا بکا کرین پوست کن کاشیر کے بہی دالین بیمار ناچار ہو کر ایک
کاروان کے ساتہہ ہو لیا اور چلد رات کیے وقت ایک مقام
پر پہنچے کہ وہان چورون کا ڈر تہا سوداگرونکو دیکہا اسنے کانپتے ہین
اور مرنے پر مستعد بولا کہ فکر مت کرو تم مین ایک ہون کہ پچاس مردون
سے نڈرونگا بلکہ تنہا مقابلہ کرون سوای میرے جتنے جوان ہین
مددگار رہین نہ شریک کارزار مردم کاروان کو اسکی لاف زنی
سے اطمینان کمال ہوا اور اسکی صحبت سے ہر ایک خوشحال رفاقت
اسکی دلپر تہانی اور آب و نان سے دستگیری واجب جانی غرض وے

معدے مین بہوکہ کی اگ لگی تہی اور باگ طاقت کی ہاتہہ سے
جا چکی تہی کتنے ایک لقمے رغبت سے کہاے پانی پیا اور دیو درونی
کو آرام بخوبی دیکر آرام کیا ایک پیر مرد جہان دیدہ اُس کاروان
مین تہا کہا اُسنے اے جماعت اس تمہارے نگہبان سے مجکو
اندیشہ زیادہ تر چورون سے ہے چنانچہ ایک نقل ہے کہ ایک محتاج
نے کتنے درہم جمع کئے تھے اور رات کو چورون کی تشویش سے
گہر مین اکیلا نہ سوتا تہا ایک اپنے دوست کو بلایا اسنے کہ تنہائی
کی وحشت کو اور دزدی کی دہشت کو بسبب اُسکی مصاحبت کے
دور کرے غرض کئی راتین اس سے صحبت تہی تاکہ وہ درہمون
سے آگاہ ہوا لیا اُنکو اور کہایا بلکہ کسی طرف چلا گیا صبح کو
لوگون نے دیکہا اسکو روتے ہوئے اور ننگے
کسی نے پوچہا کہ کیا حال ہے شاید تیرے درہم کوئی چور لیگیا کہا اسنے
واللہ نہین بلکہ نگہبان **قطعہ** سانپ کی حالت تہی مخفی جب تلک
تب تلک اسسے نتہا کچہہ مجکو ڈر ؛ زخم اُس دشمن کے دانتون کا برا
آدمی کو دوست جو اوے نظر ؛ کیا جانیے کہ یہہ شخص بہی چورونمین
سے ہو اور عیاری سے ہم مین آیا ہو کہ اپنے فرصت کے وقت
یارون کو خبر کرے مصلحت یہہ ہے کہ اسکو سوتا چہوڑین ہم اور چل

نکلین

نکلین جوانون کو تدبیر پیر کی پسند آئی اور ہیبت اُسکی اُنکے
دلمین سمائی اسباب سفر کا اٹہایا اور جوان کو نجگایا جب کہ صبح ہوئی
اور آفتاب بلند ہوا دہوپ اُسکے شانے پر آکئی چونک پڑا اور سر
اٹہایا کاروان کو اُس جاگہہ نپایا بیچارہ بہت پہرا پر کہیں کہوج نملا
بہوکہہ اور پیاس کی شدت سے منہہ ماٹی پڑا اور دل ہلاکی
پر رکہا اور اپنے حسب حال یہہ اشعار پڑہنے لگا **شعر** گیا وہ قافلہ
کسے کرون مین اب گفتار ؛ نہین غریب کا غیر از غریب مونس و یار ؛
بیت کرے ہے سختیان وہ شخص یار و اہل غربت سے ؛
کہ جو آگاہ ذرہ بہی نہین رنج و مصیبت سے ؛ وہ اُس حالت مین تہا
کہ ایک شاہزادہ فوج سے جدا شکار کے پیچہے لگا ہوا اُسکے
سر پر آن پہنچا کلام اُسکا سُنا جمال اُسکا پاکیزہ و مطہر دیکہا
اور حال اسکا ابتر پوچہا اسسے کہ کہانکا رہنے والا ہے تو اور کدہر
سے آیا ہے اور اس جگہہ کیون پڑا ہے تب تہوڑی سی سرگذشت
اپنی اُسنے کہی شہزادیکو رحم آیا خلعت و نعمت اُسے دیکر
ساتہہ اُسکے ایک شخص معتبر کو کیا اور اُسکے ملک مین
بہجوا دیا باپ نے اُسکو دیکہا شاد ہوا اور سلامتی حال پر اُسکی
شکر کیا رات کے وقت جو کچہہ کہ اوپر اُسکے گذرا تہا صعوبت

کشتی اور جور ملاح سے جفاے دہقان اور بیوفائی کاروان سے
باپ کے آگے جون کا تون بیان کیا سنکر اسکو باپ نے کہا کہ بیٹا تیرے
جانے کے وقت نکتا تہا مین نے کہ تہی دستونکا دست دلیری بندہا ہے
اور پنجہ شیر کا توتا بیت اُس تہی دست سپاہی نے ہے کیا خوب کہا
پانچ من زور سے جو پہر کہیں زر ہے اچہا بیٹے نے کہا کہ ای پدر جب
تلک رنج نکہینچیگا تو گنج نہ پائیگا اور جب تلک دانے نہ بکہیریگا
مالک کہلیان کا نہوگا نہین دیکہتا ہے تو کہ تہوڑا سا رنج اٹہا
کر مین نے کیا کچہہ حاصل کیا اور ایک نیش کہا کر کسقدر شہد لایا
بیت اگرچہ رزق سے ہم زیادہ کہا نہین سکتے یہ ہاتہہ اٹہانا بہی
لایق نہین ہے کوشش سے بیت گر فکر غوطہ خور کو ہووے نہنگ کا
چنگل مین لاے کیونکہ وہ موتی گران بہا نیچے کا پتہر چکی کا جو حرکت
نہین کرتا لاچار بہاری بوجہہ اٹہاتا ہے قطعہ نہ نکلے غار سے گر شیر
خشکمین خشکمین کہا کہاے گرا جو باز رہے طعمہ پاے پہر کیونکر
شکار گہر مین ہی کرنا ہے تجکو تو ہونگے یہہ دست و پا تیرے مکڑی
کے دست و پا سے بتر جواب دیا اُسنے ای بیٹا ایکے مرتبے
آسمان نے تیرے یاری کی اور اقبال نے بہی یاوری کہ پہول تیرا
کانٹے سے و کانٹا تیرے پاؤن سے نکلا اتفاقاً ایک صاحب دولت

تجسے

تجسے ملگیا اور تیری شکستہ حالی و بے پر و بالی پر اُسنے رحم کیا
ایسی واردات نادر ہین اور نادر پر حکم نہین ہوسکتا بیت صیاد
نہ کیدڑ ہکو ہر ایک مرتبہ لیجاے چیتا اُسے ایکروز یہہ ہوسکتا ہے جو
کہاے جسطرح سے ایک پادشاہ ملک فارس کا واسطے سیر اور خوشی
کے کتنی ایک مصاحب ساتہہ لیکر مصلاے شیراز مین گیا اور ایک
بیش قیمت نگ کی انگہوٹہی اسوقت پاس تہی فرمایا کہ اسکو
عصد کی گنبد پر رکہہ دین جو کوئی ایسا تیر لگاے کہ اُسکے حلقے مین
ہوکر نکل جاے تو پہر انگوٹہی اُسیکی ہے اتفاقاً چارسو حکم انداز
اسکی خدمت مین حاضر تہے سب نے تیر لگائے اور نشانہ چوکے
مگر ایک لڑکا مسافر خانے کے کوٹہے پر بطور کہیل کے تیر پہینکتا تہا
ہوا نے تیر اُسکا انگوٹہی کے حلقے مین سے نکال دیا پادشاہ نے
انگشتری اسیکو عنایت کی اور بہت سے نعمت بہی بخشی
لڑکے نے اُسکے بعد تیر و کمان کو جلا دیا اور دہیان تیر اندازی
کا دل سے اٹہا دیا لوگون نے پوچہا کہ یہہ کیا کیا تو نے تب کہا
اُسنے چاہتا ہون کہ پہلی رونق برقرار رہے اور اُسکی شہرت
پایدار قطعہ یہہ بہی ہوتا ہے حکیم خوب سے بن نہین پڑتی کبہو
تدبیر ایک گاہ ہوتا ہے کہ لڑکا بیوقوف مارتا ہیگا ہدف پر تیر ایک

انتیسوین حکایت ایک فقیر کو دیکہا مین نے غار مین بیٹھے
اور جہان سے کنارہ کئے پادشاہون اور امیرون کی شان و شوکت
اسکی نظر ہمت اور دیدۂ قناعت مین نرہی تہی قطعہ جس شخص نے
جہان مین مالگا کبہو نہ کچہہ ؛ تا اپنے وقت مرگ نہوگا نیازمند ؛
حرص و ہوس کو چہوڑ تو شاہی جہان مین کر ؛ گردن جسے طمع نہین
اسکی ہے نت بلند ؛ اسطرف کے ایک پادشاہ نے اشارت
کی کہ توقع کرم و اخلاق درویشون سے یہہ ہے کہ موافقت ہمسے
ساتہہ نان و نمک کے کرین شیخ راضی ہوا کہ قبول کرنا دعوت کا
سنت ہے دوسرے دن پادشاہ درویش کے پاس اسکے
عذر خدمت کے واسطے گیا عابد اٹہا پادشاہ سے بغل گیر ہوا اور
مہربانی کی جب کہ پادشا گیا کسی ہم صحبت نے شیخ سے پوچہا کہ اسقدر
تپاک و الطاف پادشاہ سے خلاف عادت تھے اسمین کیا
حکمت ہے کہا اسنے نہین سنا ہے تو نے قطعہ فرش پر تو جسکے
بیٹہا ہو گیا واجب تجھے ؛ اسکی خدمت کے لئے اٹہنا ہمیشہ دمبدم ؛
گر نہو حاجت ہمین تو کیون امیرونکے حضور ؛ گاہ ہون سیدہے
کہڑے اور گاہ ہووین پشت خم ؛ خیر کا بدلا تو کر سکتے نہین پہر اس
لئے ؛ کرتے ہین بیچارگی کا انسے اپنی عذر ہم مثنوی کان کو مقدور یہہ البتہ

ہے ؛ نے سنے آواز دف و چنگ و نے ؛ آنکہہ کرے صبر نہ دیکھے وہ باغ ؛
غنچہ و گل بن رہے چندے دماغ ؛ تکیہ پرونکا جو ہووے نہو ؛ سر کے
تلے سنگ کو دہر رہئے سو ؛ دلبر محبوب نہ سووے جو ساتہہ ؛
رکھئے بس آغوش ہی مین اپنے ہاتہہ ؛ غیر غذا پر شکم رودہ دار ؛ صبر کسی
پر نکرے زینہار ؛ چوتہا باب خاموشی کے فائدونمین پہلی
حکایت ایک دوست سے مین نے کہا کہ چپ رہنا مین نے
اس سبب اختیار کیا ہے کہ بولنے مین اکثر اوقات نیک و بد کا
اتفاق ہو جاتا ہی اور آنکہہ دشمن کی سواے بدی کے کچہہ نہین
دیکہتی بولا وہ کہ ای برادر دشمن و وہی بہتر ہے کہ نیکی نہ دیکھے فرد ہی بڑا
عیب و ہنر دشمنی کی انکہون مین ؛ پہول ہے سعدی پہ ہی انکہہ
مین دشمن کی خار ؛ شعر مدعی کا ہو گذر صالح کی جانب سے اگر ؛ تو
اشارہ یون کرے یہہ ہے بڑا جہوٹا شریر ؛ بیت گو جہان
روشن ہے سورج سے سدا ؛ پر چہچہوندر کی نظر مین ہے برا دوسری
حکایت ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان ایا اپنے بیٹے
سے کہا اسنے لایق نہین ہے کہ ہر ایک سے یہہ بات کہے
تو عرض کی اسنے کہ بموجب ارشاد نکہونگا مین لیکن مجھے اطلاع بخشئے
کہ اسکے چہپانے مین کیا فایدہ ہے اور کیا مصلحت کہا اسنے

تا ایک مصیبت دونہون یکے تقصان مایہ و دگر شماتت ہمسا
بیت دیکہہ اپنا نکبہ دشمنون سے کبہی کہ لاحول پڑھہ کر ہنسے خوشی
تیسری حکایت ایک جوان صاحب شعور فضیلتون سے بہرہ
کامل رکہتا تہا اور طبع بہی اسکی لطیف تہی لیکن مجلسون مین عقل مندونکے
جب تلک بیٹہتا کچہہ بات نکہتا اکیدن اسکے باپ نے کہا ای بیٹا تو
بہی جن جن چیزون سے واقف ہے کچہہ کچہہ انکا ذکر کیون نہین کرتا
بولا وہ در تا ہون مین کہ احیانا وہ بات پوچہین کہ جسکو نہین جانتا
تب کہا کرون مگر انفعال کیہون کہا نہین سنا ہے تو نے قطعہ ابیتی بغلیس
مین کئی میغن تہے نکتا تہا بیچارہ ایک صوفی اسکو دیکہا جو کام یہہ
کرتے ایک ہرا دل نے استین پکڑی کہ نیچے آو نگا تجکو ایدہرا
ہاندہ گہورتے کی میرے چوبندی بیت جو تو نے لب نہیں کہولے
تو کچہہ نہین دعوا وے کہا ہے اگر کچہہ تو پہر دلیل بہی لا چوتہی حکایت
ایک عالم معتبر سے اور ایک ملحد سے بحث ہوئی اور وہ عالم اس
ملحد سے بدلیل عہدہ برا نہوا سر جہکا لیا اور پہر کسی نے پوچہا اسے
کہ تو باوجود اس علم وادب کے اور فضل وحکمت کے ایک بیدین
پر غالب آیا جواب دیا اسنے کہ علم میرا قرآن وحدیث اور قول
مشائخ وہ انکا معتقد نہین بلکہ سنتا بہی نہین پہر مجہے سنتا اسکے

کفر کا کیا ضرور ہے بیت قرآن اور حدیث سے جسے نہو بہات
ہمت دے جواب اسکو نہ سن اسکی ایک بات پانچوین حکایت
جالینوس نے کسی احمق کو دیکہا کہ ایک عقلمند کے گریبان مین ہاتہہ ڈالے
ہوے ہیرمتی کر رہا ہے کہا کہ اگر یہہ دانا ہوتا کام اسکا نادانون
کے ساتہہ اس حد کو نہ پہنچتا مثنوی ممکن نہیں جہ ہووے دو عاقلون
مین جہگڑا ہیو قر سے لڑتے ہے کب باوقار دانا ہیگانگی سے نادان
کتنا ہی سخت بولے نرمی و دلدہی سے دانا لب اپنے کہولے ایک
بال کو مقرر دو اہل دل بچالین مغرور و صلح جو بہی ایک بل نہ اسمین
والین کہا چیز بال ہیگا گر ہووین دونو جاہل زنجیر تو ڑ والین جسوقت
ہون مقابل ایک آدمی کو گالی دی ایک پوچ گو نے اسنے بصد
تحمل اسسے کہا یہہ سن لے جو کچہہ کہا ہے تو نے بدتر مین اسسے ہونگا
مانند میری کب تو جانے ہے عیب میرا چہٹی حکایت سحبان
ابن وایل کو فصاحت مین بے نظیر جانتے ہین چنانچہ یہہ قوت
گویائی کی اسکو تہی کہ ایک مجمع مین سال بہر کلام کرتا اور لفظ مکرر
نہوتا اگر احیانا اسی لفظ کا اتفاقا پڑتا تو واسطے اور معنی کے
تکلم کرتا یہہ بہی بادشاہ کے ندیمون کا ایک ادب بعضے آداب
سے ہے مثنوی سخن کیا ہے ہو دلبند و شیرین سزا بالدلیق

کہ

تصدیق وتحسین ہے جو تونے ہے کہا تو پہر نکہنا کہ ہے ایک بارس
کہالین تو صلوا ساتوین حکایت ایک حکیم کو مین نے سنا ہے کہ
کہتا تہا کوئی شخص اپنے جہل کا مقر نہین مگر وہ شخص جو کلام کسی کا تمام
نہوا ہو اور بولنا شروع کر دے مثنوی رکھے ہے سخن ابتدا انتہا
سخن مین سخن کہہ نہین مطلقا جو ہی صاحب عقل وتدبیر وہوش
نگویا ہو جب ملک ندیکھے خموش آٹھوین حکایت بندگان
سلطان محمود سے کتنے شخصون نے حسن میمندی سے پوچہا
کہ بادشاہ نے آج تجہہ سے فلانی مصلحت مین کیا کہا کہا اسنے
کہ تمہیں بہی چہپانا رہیگا بولے وے کہ تو وزیر ہے جو کچہہ کہ تجہہ سے
کہیگا ہم سے نکہیگا اسنے اسپر اعتماد پر کہ کسی سے نکہولیگا پس کس واسطے
پوچہتے ہو تم بیت ہر ایک بات سنی کب کہے ہے اہل تمیز وہ سر
شاہ نکہولیگا جسکو سر ہے عزیز نوین حکایت ایک حویلی
کے مول لینے کے معاملے مین متردد تہا مین جو ایک جہودنے کہا کہ
مین رئیس قدیم اس محلے کا ہون اس گہر کی خوبی جو کچہہ کہ ہے مجہہ
سے پوچہہ اور مول لے کہ کچہہ عیب نہین رکہتا کہا مین نے سوا
اسکے کہ تو ہمایہ اسکا ہے قطعہ جکہا یہ تو ہووے
وہ گہر دس درم روپے کو بہی منگا ہے پر یہہ امید ہے جو تو رجا

پہر تو دس سنو کو بہی وہ سستا ہے دسوین حکایت ایک شاعر
چورون کے امیر پاس گیا اور اسکی تعریف کی حکم کیا اسنے کہ جامہ
اسکا چہین کر گاؤن سے باہر کر دین کتنے اسکے پیچہے لگے چلا اسنے
کہ پہر اتہا دے زمین پر بستہ بہی عاجز ہو کر کہنے لگا کہ جہان کے لوگ
کہا حرامزادے ہین کہ کتون کو کہول دیا ہے اور پہرونکو بند کیا امیر
کہڑکی مین بیٹہا تہا سنکر ہنسا اور بولا کہ ای حکیم کچہہ مجہہ سے چاہ
کہا اسنے اپنا جامہ چاہتا ہون اگر حضور سے انعام ہو شعر مین راضی
ہون تیری بخشش سے بس تو جانے دے قطعہ اس سرای جہان مین
ہر کوئی اسرا ہر کسی سے ہے رکہتا پر مجہے خیر سے تیری ہرگز نہین امید
شر تو مت پہنچا چورون کے سردار کو رحم آیا جامہ اسکا اسنے
ایک قبا دبوسنین کے حوالے کیا اور کتنے درہم بہی دئے گیارہوین
حکایت ایک بنیا اپنے گھر مین آیا جورو کو دیکہا کہ ایک بیگانے
مرد کے ساتہہ ملی بیٹہی ہے گالیان دین اور برا کہا غرض ایک
فتنہ برپا ہوا اور شور اتہا کسی صاحبدل نے اس بات سے واقف ہو کر
یہہ کہا بیت کون ہے گہر مین نہیں تیری بہی جب تجکو خبر پہر تو کیا جانے
کہ کیا ہیگا فلک کے اوج پر بارہوین حکایت ایک خطیب بلاواز
اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا اور شور بیفایدہ اتہاتا تہا کہ لوگ اوازکو

کی اُسکے الحان کے پردے مین ہے یا ایک یہ کہ حاصل معنے اُسکا
یہہ ہے یعنے بدترین اوازون کی آواز گدہے کی ہے وہ اُسیکی
مین ہے شور جنبیب بوالفوارس غل اتہاوے مثل ضرب اُستخر فارس
کا شور اُسکا گراوے لشکر لوگ گاون یکے لبسبب مرتبہ وجاہ کے
کہ رکہتا تہا اُسے کھینچتے تہے اور اذیت اُسے نہ دیتے غرض ایک خطیب
اُس اقلیم کا کہ اُسکے ساتہہ پوشیدہ عداوت وبظاہر محبت رکہتا تہا
اکیدن واسطے پرسش احوال کے آیا اور کہا اُسنے کہ ایک خواب دیکہا
ہے مین نے خوب ہو بولا وہ کیا دیکہا ہے تو نے تب کہا اُسنے
یہہ دیکہا ہے کہ تو خوش آواز تہا اور کہا کیا مبارک خواب دیکہا ہے تو نے
کہ مجہے میرے عیب سے آگاہ کیا معلوم ہوا کہ مین بداواز ہون اور خلق
میرے آواز سے دکہہ مین ہے قطعہ دوستونکی صحبتون سے بچ
مین رہتا ہون مین ہے خوب ہی جگو جتاتے ہین یہہ خلق بدمیرا عیب
کو میرے ہنر سمجہین ہین نقصان کو کمال ہے خار کو میرے دکہاتے ہین
گل رنگین بنا ہے کدہر وہ دشمن جانگداز تیر اور شوخ چشم جو کہ میرے
عیب کو جلدی مجہے دیوے دکہا ہے تیرہوین حکایت ایک شخص
سنجار کی جامع مسجد مین پے اُجرت اذان دیتا تہا ایسی آواز سے
کہ سُننے والون کو مفرت پہنچتی تہی صاحب مسجد امیر عادل نیکو خصایل

اور ادنی ترین اصوات سے اعتقاد مین کم تہے
خطیب اُسکو شکر اندکہ انوار سے کیا اور ۱۲

تہا

تہا نچا ہا اُسنے کہ وہ آزردہ دل ہووے کہا اُسے ای جوانمرد اس مسجد
مین اذان دینے والے قدیم ہین کہ ہر ہر شخص کے ائمین سے پانچ
پانچ دینار مقرر ہین اور تجکو دس دینار دیتا ہون مگر اور جگہہ جاے
تو راضی ہوا اور گیا بعد ایک مدت کے امیر پاس پہر آیا اور عرض
کی ای خداوند آپ نے مجہپر ظلم کیا کہ دس دینار پر اس مقام سے نکال دیا
جس جگہہ گیا ہون نہین وہانکے لوگ بیس دینار تک راضی ہین اگر اور مکان
پر جاؤن لیکن مین قبول نہین کرتا امیر ہنسا اور کہنے لگا زنہار نلیجو
کہ پاس تجکو بہی راضی ہونگے بیت تیشے کوئی چہیلے نہ یون سنگ پر
سے گل جہیلے ہے تبرا شور صدا جسطرح سے دل چودہوین
حکایت ایک بدآواز اونچی آواز سے قران پڑہتا تہا کوئی
صاحبدل جو اُدہر گذر اکہنے لگا کہ تبرا درماہہ کیتا ہے کہا اُسنے خدا
کے واسطے پڑہتا ہون بولا وہ واسطے خدا کے مت پڑہہ بیت
پڑہیگا یون ہین جو قران نوالحق تو کہو ویگا مسلمانی کی رونق
پانچوان باب عشق اور جوانی مین پہلی حکایت
حسن میمندی سے پوچہا کہ سلطان محمود کیتنے غلام گل اندام
رکہتا ہے کہ ہر ایک ایمین سے نادر زمان اور جان جہان ہے
کیا باعث کہ انمین سے کسیکے ساتہہ چاہت اور محبت نہین کرتا

جیسے کہ ایاز کے ساتھہ ہے باوجود اُسکے کہ حسن مین اُسسے وہ بہتر
نہین کہا اُسنے جو چیز کہ دل مین سماتی ہے وہی آنکھو نمین سماتی ہے مثنوی
جو کہ سلطان مرید ہو جگا جو کرے فعل بد وہ ہے اچھا وے گدا
جلکو بادشاہ انام تنوازین پھر اُسکے گھر کے تمام قطعہ جو
دیکھے آنکھہ سے انکار کی سوئے یوسف بنا وہ شکل کا اسکی ہی
دیوے زشتی سے نگاہ چاہ کی چیتون سے گر کرے اُسپر نظر
اسکی انکھہ مین پھر تو فرشتہ دیو لگے دوسری حکایت ایک صاحب
کا غلام حسن مین نادر تھا اور وہ اُسپر نظر محبت کی رکھتا تھا کسی
دن ایک دوست سے کہا اُسنے افسوس کہ یہہ غلام رعنا میرا
زبان دراز و بے ادب ہے جو اُسپ نہوتا تو کیا خوب ہوتا بولا وہ کہ
ائی برادر جو اقرار محبت کا کیا تو نے توقع خدمت کی نرکھہ جب
کہ عاشق و معشوق درمیان آئی کہان رہی غلامی و آقائی قطعہ
صاحب اُسے پیار سے کہیلے ہنسے اور ہووے نازنین پھر کر
غلام کیا عجب وہ ناز جون خواجہ کرے مثل بندہ وہ اتہاوے لاکلام
تیسری حکایت ایک متقی کو دیکھا مین نے محبت مین ایک
شخص کی گرفتار اور بہید اُسکا پر دیسے آشکار جسقدر
کہ مصیبت دیکھتا اور زحمت کھینچتا لیکن ترک اشتیاق نکرتا بلکہ کہتا

قطعہ

قطعہ دامن سے تیرے ہاتھہ نکھینچو لگا نگ تو قتل شمشیر تیز سے بہی
کریگا مجھے اگر تیرے سوا کہین نہین جائے پناہ اب بہاگون بہی
مین تو بہاگون اُدہر ہووے تو جدہر اکیدن مین نے ملامت کی
اسکو اور کہا کہ تیری عقل لطیف پر کیا آفت پڑی کہ نفس کثیف
تیرا غالب ایا اکیدم تامل کیا اُسنے اور کہا قطعہ شہ عشق آئے
جس جگہہ نر ہے زور تقوے کے ہاتھہ کا اُس جا پاکدامن
بیچارہ کیونکہ جیئے کہ وہ کیچڑ مین جنیب تگ ہے پنہا چوتھی حکایت
ایک شخص اپنا دل گنوایا تہا اور جان سے ہاتھہ اتہایا تہا منظور
نظر اُسکا مقام خوف و خطر بلکہ دریاے ہلاکت کا بہور نہ لقمہ
جو یہہ تصور ہو کہ حلق مین آئیگا نہ پرندہ جو وہان نہو کہ دام مین پھنس
جائیگا بیت زرا نکہہ مین سماے نہ محبوب کی اگر نزدیک تیرے
پھر تو ہے یکسان خاک و زر یار ون نے نصیحت سے کہا اُسکو
کہ اُس خیال محال کو ترک کر کہ ایک خلق اُسی خواہش مین اسیر
ہے اور پاے بزنجیر نالہ کیا اُسنے اور کہا قطعہ اُسکی خواہش پر
مین راضی دل سے ہون دوستو بس مرے تم ناصح نہو قوت
بازو سے اپنی تیغ زن دشمنو کو مار بن خوبان دوست کو
شرط محبت کی نہین ہے کہ جان کے اندیشے سے دل کو محبت

جانان سے اٹہائے مثنوی جب تلک ہنگے خودداری ہیگی جہوتی تیری
گرفتاری دوست تک گر نہو پہنچ اپنی دوستی کی ہے شرط پہر تو یہی
تک نہ دم لے جدہر تدہر جاوے جستجو مین اسکی مرجاوے رباعی
باقی نرہی کوئی بہی تدبیر اگر گو مارے عدو جنگ و شمشیر و تبر استین پکڑ
لونگا جو پہنچیگا ہات مرجاونگا ورنہ اسکے در پر جاکر علاقہ مندون کی
اسکے نظر از بسکہ اسکے اطوار پر تہی اور شفقت اسکے حال زار پر بند
اسے دیئے اور بند اسے کیا پر کچہہ فایدہ نہوا بیت کہا ایلوے کو حکم یہی
ہے طبیب کا نفس حریص ہاے مٹہائی ہے چاہتا مثنوی ہے سنا تونے
چہپ کہ ایک دلبر اپنے عاشق سے کہتا تہا اکثر جب تلک اپنی
قدر ہے تجکو میری قدر انکہون مین تری کیا ہو غرض وہ پادشاہ زادہ
کہ منظور اسکا تہا خبر کی اسکو کہ ایک جوان اس میدان مین ہمیشہ
رہتا ہے نہایت خوش طبع ہے اور شیرین زبان باتین لطیف
لطیف اور نکتے عجیب عجیب اسسے سنتے ہین ہم ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ شور سر مین اور سوز دلمین رکھتا ہے شیدا و بیخبر نظر آتا ہے
ایکدم مین سو بار آپ سے جاتا ہے لڑکے نے جانا کہ وہ میرا ہی گرفتار
ہے اور میرے ہی سبب ذلیل و خوار گہوڑیکو اسکی طرف چہیڑا
جوان نے جو دیکہا کہ شہزادہ اسکے پاس آنیکا قصد رکہتا ہے

رو دیا

رو دیا اور کہا بیت پہر آیا وہ جسنے مجکو ہے قتل کیا دل اسکا بہی
شاید اپنے کشتے پہ جلا القصہ بہتری مہربانی شہزادے نے
کی اور پوچہا کہ کہانکا ہے تو کیا نام ہے تیرا اور کیا کسب جانتا ہے
جوان محبت کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا تہا کہ مجال سانس
لینے کی نرکھتا تہا جواب دینا ایک طرف بیت پڑہا قرآن سارا
یاد گو تونے پہ حاصل کیا الف پے تے ثے بہی واقف نہین جو
ہو گیا شیدا شہزادے نے پہر کہا کہ مجسے کیون نہین
بولتا کہ مین بہی درویشونکے سلسلے سے ہون بلکہ حلقہ بگوش
انکا ہون اسوقت محبوب کی قوت دوستی کے سبب
محبت کے دریا کی لہرون سے سر نکالا اور بولا بیت ہے عجب
کہ تیرے ہوتے رہے جان میری تن مین مجھے بات کی ہو قدرت
تو ہو جسکھڑی سخن مین اس شعر کو پڑھ کر ایک نعرہ کیا او
تمام ہوا بیت موا جو دوست کے در پر عجب کیا ایسے مردیکا
تعجب ہیگا اس زندے کا جو جیکو بچا نکلا پانچوین حکایت
ایک طالب علم صاحب جمال تہا اور استاد اسکا بسبب
حسن بشری کہ اس مقام مین مقصود فقط انکہہ ہے اسکی شکل
زیبا کا ناظر اور مایل تہا اسی واسطے اکثر اوقات ہم کلام اسی سے

رہتا قطعہ ہے دہیان تجہہ مین شب و روز ای بہشتی رو پہر اپنے دلمین
کرون یاد مین کیونکر نہ انکہہ بند کرون تیرے دید سے گرچہ لگین
ہزار خدنگ ستم میرے منہہ پر ایکدن لڑکے نے کہا جیسے کہ طور
پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ مین حکم کرتا ہے توجہ فرما اگر میری خوؤن
مین کوی بد ہووے اور مین اسے خوب جانتا ہون اسپر مجھے
آگاہ کرتا اسکو بدل ڈالون فرمایا اسنے ای لڑکے یہہ بات کسی
اور سے پوچہہ وہ نگاہ کہ مین تجپر رکہتا ہون اسمین سوا ہنر کے
کچہہ نظر نہین آتا قطعہ انکہہ بد اندیش کی ہو جاے کور عیب
ہنر آئے ہے اسکو نظر عیب ہون سو تجمین ہنر گو ہو ایک
دوست نہ دیکہیگا کبہو جز ہنر چھٹی حکایت یاد ہے مجکو
ایک رات یار عزیز میرا دروازے سے در آیا اس مرتبے
بے اختیار ہو کر اٹہا مین کہ چراغ میری آستین سے بجہہ گیا شعر
شب اسیکا دہیان مجکو آگیا تہا خواب مین شکل سے
جسنے اندہیرے کو اجلا کر دیا تعجب آیا بخت سے مجکو کہ یہہ دولت
کہان اور مین کہان بارے بیٹہہ گیا وہ جھنجلایا کہ تو نے مجھے
دیکہتے ہی چراغ گل کر دیا کہا مین نے کہ گمان یہہ ہوا کہ آفتاب
نکلا اور ظریفون نے بہی کہا ہی قطعہ شمع کے آگے آے گر بدرو

اٹھ

اٹھ کے مار اسکو دیر تک نہ لگا اور جو آجاے کوئی مہ طلعت پکڑ
آستین اسکی شمع بجہا ساتوین حکایت ایک شخص
مدتون سے اپنے دوست کو نہ دیکہا تہا یکایک آگیا کہا اسنے کہان
تہا تو کہ نہایت مشتاق ہون جواب دیا اسنے کہ مشتاقی
بھلی کہ غمناکی قطعہ دیر مین آیا ہے میرے پاس تو اے مست ناز
ہاتہہ سے اپنے نچہوڑونگا تیرا دامن ابہی مدتون کے بعد معشوقہ
کو دیکھے کوئی جو اسقدر تو ہو کہ دیکھے خواب اپنا بہر کے جی وہ معشوق
کہ ساتہہ رقیبون کے اوے ظلم کرنے آیا ہے نہ رحم اسواسطے
کہ غیرت اور ضد سے خالی نہین شعر غیرون کے ساتہہ ملنے
کو آیا جو میرے تو گرچہ بصلح آیا ولیکن ہے جنگ جو قریب ہے
کہ مجھے مارے جانسے غیرت کہ ساتہہ غیرون کے کیون ایکدم
بہی یار ملا کہا یہہ ہنسکے مین ہون شمع بزم ای سعدی جلے
جو آپ سے پروانہ پہیر مجکو کیا اٹہوین حکایت یاد ہے
مجھے کہ اگلے دنونمین اور ایک دوست جیسے دوگانہ بادام بیک
پوست صحبت رکھتے تھے یک بیک اسے اتفاق سفر کا پڑا
ایک مدت کے بعد جو پہر آیا تو مجپر غصے یعنے اتنی مدت مین ایک
قاصد بہی نہ بہیجا تو نے کہا مین نے کہ رشک و تاسف آیا مجکو کہ انکہین

قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہووین اور میری محروم قطعہ
مجھے توبہ کو زبان سے نکھے یار قدیم کہہ یکے تاب نہو نگا اسپہ
کھینچے گو شمشیر رشک آتا ہے جو کوئی سیر نظر تجہہ کرے پھر پھر یہہ
کہتا ہون کبھو کوئی نہ ہو ونگا سیر نون حکایت ایک
فقیہ کو دیکھا مین نے کسی شخص کی بند محبت مین بند اور فقط
بانو نہین پر اُسے رضامند جور و جفا سے بہت دکھہ بھرتا اور
پے نہایت تحمل کرتا وقت پاکر مین نے بطور نصیحت یکے
کہا اسکو یہہ یقین ہے کہ محبت مین تجھے اس محبوب کی
مقصود شکستگی نفس کی ہے نہ خواہش نفسانی واقعی بیا
اس دو رستی کی واسطے حرکت بیجا کے نہیں لیکن باوجود اس
قصد کے بھی لایق مرتبہ علما کے نہین کہ خلق مین متہم رہین اور
ستم پے ادبو نکا سہیں کہا اُسنے ای یار ہاتہہ غصے کا
میرے دامن روزگار سے کھینچ کہ اکثر اوقات ایسی مصلحت
مین کہ تو دیتا ہے اذیت کرتا ہون لیکن صبر اسکے ستم
پر سہل معلوم ہوتا ہے اور اُسے مشکل چنانچہ حکیمون نے
بھی کہا ہے کہ دلبر صعوبتو نکا سہنا آسان تر ہے کہ چشم
کو دیدے کے وقت بند رکہنا مثنوی ہاتہہ مین دلبر کے جسنے دل

دیا اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا پاون یا گردن مین جب باندہی
رسن ہر طرف پھر چل سکے ہے کب ہرن دوست سے پرہیز
مین ایکدن کیا صیغہ توبہ پر تا پھر بارہا دوست سے کب دوست
کو پرہیز ہو رکہہ دے آگے اسکے اپنے دلکو دو رحم یا اسپر کرے
وہ یا ستم اسکے مرضی پر رہے مارے نہ دم جسکے بن دیکھے
نہو ویگی صبر کر تحمل اسکے ہر ایک جور پر گر بلا دے مہر سے
اسکے رضا اور نکالے قہر سے تو بھی بھلا دسوین حکایت
بیچ ابتداے جوانی کے گو اب نمانیگا پر جو تجربہ ہویگی تو جانیگا
ایک خوبصورت لڑکے کو مین نے ہمراز و دمساز کیا تہا اسواسطے
کہ خوش اواز تہا اور مہہ اسکا چودہون رات کا چاند بیت نت
اسکے گال کا سبزہ پیئے ہے آب حیات الب اسکے شہد سے
دیکھے وہ کہاے ہے جو نبات اتفاقاً خلاف طبیعت یکے
ایک حرکت اُسے دیکھی مین نے اور وہ مجکو خوش نہ آئی صاف
اُسے کنارہ کیا اور محبت کو اسکی دل سے اُٹہا دیا اور کہا
بیت جو کچہہ کہ ہے تیری خواہش سو کر یہان سے جا ہمارا دہان
جو تجکو نہین پکر رستا وہ مستعد چلنے کا ہو کر سنتا ہون کہا
کہ یہہ بیت پڑہنے لگا بیت شپرک کو گرچہ سورج خوش نہ آوے

ایکدم ۔ لیک اُسکی گرمی بازار کب ہوتی ہے کم ۔ یہہ پڑھکر اُسنے
سفر کیا اور پریشانی اُسکی مجمین اثر کیا شعر وصل کے دن
کہو دیئے انسان سے غافل قدر سے ۔ ایسی راحت کے مزے کی
دکھہ سے ہو جو پیشتر ۔ بیت تو قتل مجھے شوق سے کر پر پھرا
۔ تجھہ بن ہے ہنر مرگ سے مجکو جینا ۔ لیکن شکر ہے نعمتِ پروردگار
کا کہ ایک مدت کے بعد پھر آیا وہ پرخلق داؤدی اُسکا متغیر اور
جمال یوسفی کمال ناقص سیب زنخدان مانند بہی کی گرد الودہ بہار
خوبی پر خزان بازار حسن بے رونق و ویران متوقع تہا کہ ہمکنار
اُسے ہون لیکن کنارہ کیا مین نے اور کہا قطعہ جیدن
خط سبز نازنین نہا ۔ عاشق سے جدا ہوا نہا لر کر ۔ اب آیا
تو صلح کرنے اُسے ۔ جب داڑھی نکل چکی سراسر ۔ نور زرد ہوا
آب رخ گلگون تیرا ۔ گرمی نکر سرد ہے اب دل میرا ۔ ایندیکے
چلتا ہے عبث اسقدر ۔ دولت سابق کا تصور نکر ۔ اُسکے
جا جکو تیرا دھیان ہو ۔ ناز کر اُسپر ہی جو خواہان ہو ۔ قطعہ
کہتے ہین سبزہ باغ مین خوب ۔ پر کہے وہی جانے جو یہہ سخن
بیشتر مہہ پہ مہ رویونکے ۔ بہاتی ہے عاشقون کو خط کی پھبن
جب اکہاڑے ہے تو وہ اکتاہے ۔ گندنے کا ہے کہیت تیرا جمن

قطعہ

قطعہ کر جبر تو یا موے بنائے گوش اکہاڑاب ۔ خوبی کے دلون
کی نرمیگی پہ یہہ دولت ۔ جون ہا نہہ تو دار ہی پہ دہریے ہے جو
مین جی پر ۔ دہر نا تو نکلتا نہ یہہ پہر نا بقیامت ۔ قطعہ خط اُسکے چہرے
پہ جب خوب پہر چکا تب جال ۔ جمال وحسن کا اُسکے مس اُسے یون
پوچہا ۔ سبب بنا مجہی آفت یہہ پر گئی کیسی ۔ کہ چاند چودہوین کا
چیوتیون نے گہیر لیا ۔ تو نہسکے بولا خدا جانے کیا ہوا مجہہ کو ۔ جو مرے
حسن کے غم مین سیاہ پوش ہوا ۔ گیارہوین حکایت ایک
متوطن بغداد مشرب سے یعنے وہ عرب تہا اور بنا تہا سوال
کیا کہ امردون کے حق مین کیا کہتا ہے تو بولا وہ کہ ایمین خوبی مطلق
نہین جب تلک کہ شخص ایمین نازنین و سادہ رو ہے درشت خو
ہے اور جب کہ مہہ اُسکا پر خار ہوا یعنے ریش دار یا کینہ خو ہوا
اور مہر جو ۔ باہی جب تلک تہا طفل امرد خوب رو ۔ تلخ باتین اُسکی
تہین تہا تند خو ۔ جب ہوا پورا جوان اور خط بہرا ۔ تب لگا ملنے
ووہی ہو مہر جو ۔ بارہوین حکایت ایک عالم سے پوچہا
اگر ادمی سا تہہ ایک ماہ رو کے خلوت مین بیتہا ہو اور دروازہ
بند و رقیب بند مین ہیجر نفس طالب اور شہوت غالب بقول خ
کے چہارے پکے ہوے اور نگہبان مانع نہین تو جانتا ہے کہ سبب

تقوے کے اُسے بچ رہیگا کہا اُسنے جو ماہ روؤن سے بچا پر
بدگوون سے نہ بچیگا **فرد** بدی سے نفس کی انسان بچ سکتا بہی
ہے لیکن ؛ نہین محفوظ رہ سکتا عدو کی بدگمانی سے ؛ **بیت** کنارہ
گیر ہو مقصود سے محال نہین ؛ زبان خلق کیتئین باندھے یہ مجال نہین ؛
تیرہوین حکایت ایک طوطی کو ساتہہ ایک کوے کے پنجرے
مین بند کیا تہا طوطی اُسکے دیدار بد سے رنج کہینچتی تہی اور کہتی تہی
کہ یہہ کیا بہونڈی صورت ہے اور بدہیئت جل جاے یہہ لعنتی جمال
اُڑ جاے کہین یہہ جیکا کال کاشکے اِس کوے مجمن تجمن ایسا فاصلہ
ہو جیسا مشرق و مغرب مین ہے **قطعہ** جو کوئی صبح کو مہہ دیکہہ
کر تیرا اُٹھے ؛ سلامتی کی سحر آہ شام ہنوا سپر ؛ سیاہ بخت
کوئی تجسا چاہیئے تجہہ پاس ؛ یہ مثل تیرا نہین ہے جہان کے
اندر ؛ عجیب تر یہہ ہے کہ کوا بہی طوطی کی ہمسایگی سے نہایت
بتنگ آیا تہا لاحول پڑھہ کر گردش گیتی سے نالہ کرتا اور تاسف
سے ہاتہہ مل کر یہہ کہتا کہ یہہ کیا بخت نگون ہے اور طالع زبون
و ایام بوقلمون لایق میرے رتبے کے یہہ تہا کہ ساتہہ کسی
کلاغ کے ایک باغ کی دیوار پر آہستہ آہستہ چلتا **بیت** متقی کو
ہے بس بہی زندان ؛ کہ رہے وہ بحلقۂ رندان ؛ کیا گناہ کیا

مین

مین نے کہ زمانے نے مجکو ایسی احمق خود پسند اور ناجنس بے بند کی
صحبت مین واسطے عذاب کے پہنسایا **قطعہ** کہینچین جس دیوار پر
صورت تیری صورت گران ؛ کوئی اُس دیوار کے نیچے نجاوے بہول
کر ؛ بیچ جنت کے جگہہ تجکو ملے گر حشر مین ؛ جا کے دوزخ مین رہنگے
اور جتنے ہین بشر ؛ یہہ مثل اسواسطے لایا ہون مین تا جانے
تو کہ جتنی دانا کو نادان سے نفرت ہے نادان کو بہی اُسے
اتنی ہی وحشت **قطعہ** محفل رندان مین ایک زاہد کو دیکہہ ؛ بول اٹہا یون
بلخ کا ایک نازنین ؛ ہمسے گر آزردہ ہے مت بیٹہہ ترش ؛ بلخ
ہے ہم مین بہی اب تو جا کہین ؛ **قطعہ** جون لالہ و گل ہین گئی بیٹھے
ایکجا ؛ تو انمین ہے جیسے ایک سو کہا کانٹا ؛ جون باد مخالف ہے
زبون برد سا بد ؛ مثل یخ و برف تو تو جمکر بیٹہا ؛ **چودہوین حکایت**
ایک رفیق رکہتا تہا مین کہ ہم وہ برسون ہمسفر رہے تھے
اور ہم طعام غرض حقوق صحبت کے لا انتہا طرفین پر ثابت ہوئے
آخر بسبب تہوڑے سے نفع کے آزردگی چاہی اُسنے
اور دوستی چہوڑ دی باوجود اسکے علاقۂ دلی دونو طرف
باقی تہا بسبب اسکے کہ سنا مین نے ایک دن دو بیتین میرے
کلام سے وہ کسی جلسے مین پڑہتا تہا **قطعہ** جو خندۂ نمکین سے

وہ دلربا آوے نمک زیادہ کرے زخمیونکے زخمونپر گداز کے ہاتھہ
مین جو آستین کریمون کی جو ہاتھہ اوسے تو کیا ہووے کامل دلبر
ایک گروہ دوستونکا نہ لطف پر اس کلام کے بلکہ اپنی خوبی سیرت
سے گواہی دیتا تہا اور وہ بہی تعریف مین مبالغہ کرتا تہا بلکہ صحبت
قدیم کے جانے پر بہی سف اور اپنی خطا پر اقرار معلوم کیا مین نے کہ
اسکی طرف سے رغبت ہے تب یہہ بیتین لکھہ بہیجین اور صلح
کی قطعہ نہ تہا عہد وفا کیا جسنے تجہین پہر تو عہد سے آخر جفا کی لگایا
تجسے دل اب جگ کو چہوڑا نہ سمجہا یہہ تو پہر جا ویکا جلدی جہانسے
صلح اب بہی ہے تو پہرا وہی چاہت ہے بلکہ اسسے دونی
پندرہوین حکایت ایک شخص کی جورو نہایت خوبصورت
تہی اور وہ مرگئی ساس اسکی بڑہیا کبڑی اپنی بیٹی کے مہر کے
سبب گہر مین اسکے قایم رہی مرد اسکی گفتگو سے جی
سے آزردہ ہوتا لیکن مہر کی جہت سے پاس اسکا چہوڑ نہ سکتا کتنے
آشنا ملکر اسکی ملاقات کو آئے انمین سے ایک شخص نے کہا
کیا حال ہے تیرا یار جانی کی جدائی مین بولا وہ نہ دیکہنا جو روکا آپ
مجہپر دشوار نہین جیسا کہ دیکہنا ساس کا ہے مثنوی لٹ گیا پہول اور
بچا کانٹا انہہ گیا گنج اور سانپ رہا چشم کا دیکہنا سنان اوپر دید سے

دشمنون کے ہے بہتر چہوڑ دے خواہ مخواہ دوست ہزار ایک
دشمن کا بہی جو ہو دیدار سولہوین حکایت یاد ہے مجکو
کہ جوانی کے عالم مین ایک کوچے مین تنہا میرا گذر اور ایک خوبصورت
پر تہی میری نظر اسی گرمی مین کہ حرارت اسکی آب دہان
کو سکہلاتی تہی اور ہوا سے گرم اسکی مغز استخوان پگہلاتی
تہی ضعف بشریت اور کمی طاقت سے مین تاب آفتاب کی
نلا یا ملتجی ایک سایہ دیوار کا ہوا اس امید پر کہ کوئی شخص گرمی
آفتاب کی اور حرارت خورشید جہانتاب کی ایک قطرہ
آب سے دور کرے کہ یکایک گہر کے دہلیز کے اندہیرے مین
ایک روشنی چمکی اور بجلی سی انکہونکے آگے کوندہی جو غور کی
مین نے تو ایک جمال پر نور تہا کہ زبان فصاحت کی بیان صفاتی
صاحب اسکی سے عاجز اور قاصر کیا کہون مین کہ اندہیری رات
مین جیسے سفیدہ صبح دمکے یا آب حیات غار تاریکی مین چہلکے
ایک پیالہ تہندے پانی کا ہاتہہ مین لئے اور شکر و گلاب
اسمین ملائے نہین جانتا ہون کہ گلاب سے اسکو معطر
کیا تہا یا عرق رخ گلرنگ کی بوندون سے بہ یا تہا القصہ مین
نے شربت اسکے دست رنگین سے لیا اور جا پھرنے سر سے زندگی کو

تازہ کیا اور یہہ کہا شعر پانی کے کہونٹون سے کب بجھتی ہے اپنے
دلکی پیاس ؛ گر پیوں دریا وہی تو بہی اُسے تسکین نہو ؛ قطعہ
شاد ہے وہ نیک طالع جسکی انکہہ ؛ ایسے مکہرے پر پڑے نت
ہر سحر ؛ مست مے جاگے ہے ادہی رات کو ؛ مست ساقی
حشر تک ہے بیخبر ؛ سترہوین حکایت جس برس کہ سلطان
محمد خوارزم شاہ نے لشکر ملک خطا سے واسطے مصلحت کے
صلح کی اُسی سال مین مسجد کاشغر مین وارد ہوا ایک لڑکا وہان
بکمال رعنائی و زیبائی دیکہا چنانچہ اُسکے نظیرون کے حق
مین یہہ کہہ گئے ہین رباعی معلمون سے تو سب طرز دلبری سیکہا ؛
عتاب و شوخی و ناز و ستمگری سیکہا ؛ یہہ چال ڈہال کہان آدمی
کہان شاید ؛ کسی پری سے چلن تو یہہ ای پری سیکہا ؛ چند ورق
زمخشری کی نحو کے ہاتہہ مین اور یہہ پڑھتا تہا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا
وَکَانَ الْمُتَعَدِّیْ عَمْرًا ترجمہ اسکا یہہ ہی مارا زید نے عمر کتیان
اور عمر ظالم تہا کہا مین نے ای لڑکے خوارزم و خطا مین صلح ہوی
لیکن زید و عمر مین ہنوز خصومت باقی ہی ہنسا وہ اور میرا
وطن پوچہا کہا مین نے شیراز پہر بولا کہ کلام سعدی سے تجھے
کیا یاد ہے تب مین نے یہہ شعر پڑھے شعر بُلِیْتُ بِنَحْوِیٍّ

یصول

یَصُوْلُ مُغَاضِبًا ؛ عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعَمْرِو ؛ عَلٰی
جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ؛ وَھَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ
الْجَرِّ ؛ ترجمہ اسکا یہہ ہی قطعہ مبتلا ہون جسپہ وہ نحوی ہے یون
حملہ کنان ؛ ہو کے سنمکہہ زید جون حملہ کرے ہے عمر پر ؛ کھینچے ہے دامن
کو اور سر کو نہین کرتا بلند ؛ واقعی ہو رفع کب اُسے عمل ہے جسکا
جر ؛ سنکر اسکو قدرے تامل کیا اور کہا اکثر اشعار اُسکے
فارسی اس سرزمین مشہور ہین اگر تو بہی ویسے ہی پڑھے
تو مبتدی جلدی سمجھے تب مین نے یہہ بیتین پڑہین نظم طبع تیرا
تا ہوس نحو شد ؛ صورت عقل از دل ما محو شد ؛ ای دل عشاق
بدام تو صید ؛ ما بتو مشغول و تو با عمرو زید ؛ معنی اسکے اسی نظم مین ہین
نظم ہوس نحو جب سے تجکو ہوئی ؛ صورت عقل میرے دل سے
گئی ؛ ایک ہیگا وہ تیری زلف کا دام ؛ دل دیوانون کے جسمین
صید مدام ؛ دہیان ہے تیرا مجکو لیل و نہار ؛ تجکو ہے عمرو زید سے
سروکار ؛ بعد چندے قصد سفر کا ہوا غرض جس صبح کو چلنا
ٹھرا شاید کسی کاروانی نے اُسے کہہ دیا کہ فلانا شخص
سعدی ہے دوڑا ہوا آیا مہربانی بہت سی کی اور بچھڑنے
پر تاسف کہ ایام گذشتہ مین کیون نکہا تو نے کہ مین ہون تا بزرگون

Library Digitised Collections

Author/s:
Sad

Title:
Bagh-i Urdu

Date:
1226 [1811]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23309

File Description:
Part 2